

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالحمید چشتی صاحب (مہتمم مدرسہ عربیہ جامع العلوم علیہ السلام خاندان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلم لا مہ اللہ حفظ علی خلق اللہ کا شریعت طہرہ میں وہوں پر عمل کرنے کے لیے ان کے مسائل کا جاننا ضروری ہے۔ نبی پاک ﷺ کے فرمان اذا اولد اللہ بعدہ خیر ایفقیہ للذین علیہم السلام عزیموا ان حافظ محمد شہباز قادری صاحب خوش نصیب ہیں جن کو نہ صرف خود شریعت کی کچھ ہے بلکہ انہوں نے نہایت آسان، مدلل اور خوبصورت انداز میں مسائل کرامت مسلمہ پر احسان فرمایا ہے۔ یہ کتاب "فیضان شریعت" اسم ہاسکی ہر گھر تک پہنچا کر سکول کالج، یونیورسٹی کی دینی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

محمد علیہ چشتی

خادم مدرسہ عربیہ جامع العلوم خاندان

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامدی صاحب (مہتمم اہل جامعہ مدینہ خاندان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

اطلب العلم ولو کان بالھلین "علم حاصل کرو اگرچہ جہنم جتن کا پڑے"
العلم نور "علم نور ہے" ہے تم شخص اللہ کریم کو بھی نہیں پہچان سکتا۔

الحمد للہ عزیز القدر حافظ محمد شہباز قادری عطاری (مہتمم جامعہ مدینہ خاندان) نے بڑی کاوش، محنت و لگن اور محبت کے ساتھ کتاب "فیضان شریعت" کی ایف کی ہے اور ان مضامین مسائل کو شامل اور تحریر کیا ہے جن کی پہلے ہی کی طرح آج بھی اندر ضرورت ہے۔ مثلاً وضو، غسل، نماز، نماز زکوٰۃ، روزہ، قربانی، نکاح، میہر، طلاق اور کچھ متفرق مسائل کا ذکر بھی بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں خوالہ جات سمجھ میں جو کفر آں وعدہ ہے اور بزرگائی دین کی خوبصورت آفت سے حاصل کئے ہیں۔ دوسری اس کی خوبی یہ ہے کہ

سوال و جواب کی صورت میں تحریر کی ہے کہ قاری شروع سے آخر تک دل چسپی سے پڑھتا ہے اور بہت کچھ حاصل بھی کرتا ہے۔ یہ کتاب ہر مرد و عورتوں اور نوجوانوں کیلئے بہترین تھ ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ عزیز القدر حافظ محمد شہباز عطاری کا یہ شوق اس کو بہت بڑا مؤلف اور مصنف بنادے گا۔ اگر نوجوان ایسے نیک کاموں کا طرف مال ہو جائیں تو معاشرہ قرون الہی کا منہ چٹش کرکے ہر طرف امن و سکون ہوگا۔ نظام مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ اور حتم مصطفیٰ ﷺ کا تنظیف ہوگا۔ دین سے آگاہی ہوگی۔

میں دعا کروں، اللہ کریم سید عالم ﷺ کے مدد سے حافظ محمد شہباز عطاری کے اس شوق و جذبہ سے کہ وہ قائم رکھے اور اس سے مزید ترقی دے، اللہ کرے اس کا زور قلم اور یاد ہو آمین فتح محمد حامدی

عہدہ اہل جامعہ مدینہ خاندان

حضرت علامہ مولانا مفتی رفیع القادری صاحب

(جامعہ مدینہ خاندان)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر نے عزیز القدر حافظ محمد شہباز قادری کی ایف کردہ کتاب "فیضان شریعت" کے بعض صفحات کا مطالعہ کیا ہے اور اس کتاب کو کام کیلئے ایک خوبصورت اور مفید کتاب پائی ہے۔ مؤلف موصوف نے اس کتاب کو الہی جوا تحریر کر کے اسکو آسان بنادیا ہے اللہ تعالیٰ عوام اہلسنت کو اس کتاب سے متقین ہونے کی توفیق عطا فرمائے آخر میں فقیر دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ بظہیل مصطفیٰ کریم ﷺ مؤلف کتاب جہد ازیم حافظ محمد شہباز قادری کو جو کہ جامعہ مدینہ خاندان کے فیضان یافتہ ہیں، کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید العوسلین

محمد رفیع القادری الطاہری

نائبہ جامعہ مدینہ خاندان

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شہباز صاحب

(قاری اخصیل دارالعلوم قادیان و مدرسہ جامعہ مدینہ خاندان)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر نے مؤلف کی کتاب "بوموم فیضان شریعت" کا مطالعہ کیا۔ بے حد مسرت ہوئی کہ فاضل و قابل نوجوان

سوال	جواب
68	یہودیوں کی دکان کی بیچینا دکانوں سے اصرار ہے کہ صورت
69	میں نہ لائے گئے
70	62
71	63
72	64
73	65
74	66
75	67
76	68
77	69
78	70
79	71
80	72
81	73
82	74
83	75
84	76
85	77
86	78
87	79
88	80
89	81
90	82
91	83
92	84
93	85
94	86
95	87
96	88
97	89
98	90
99	91
100	92

[illegible]

[illegible][illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
227	انہوں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	216	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
228	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	217	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
229	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	218	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
230	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	219	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
231	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	220	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
232	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	221	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
233	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	222	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
234	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	223	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
235	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	224	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
236	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	225	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
237	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	226	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
238	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	227	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا
239	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا	228	اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے دھرم کے لئے جان قربان کر دے گا

☆ ☆ ☆ وضو کا بیان ☆ ☆ ☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
(پوروں کے لئے) (پوروں کے لئے) (پوروں کے لئے) (پوروں کے لئے)

☆ ☆ ☆ وضو کی نصیحت کے بارے میں چند احادیث مبارکہ ☆ ☆ ☆

- (1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک میری امت کو وضو کا ذکر کیا جائے گا، جس قسم میں سے جو شخص اپنی غفیرتی کو کھول دیتا ہے وہ ایسا کرے۔
(صحیح بخاری کتاب الوضوء جلد 1 صفحہ 138 حدیث 508)
- (2) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھنے کے لیے اچھی طرح کا وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الصلاہ جلد 1 صفحہ 457 حدیث 877)
- (3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان بندہ یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے تو وہ دو حصے بنتی ہے، پانی یا اس کا آخری قطرہ کے ساتھ یا اس کی شل (کچھ فرمایا) اس کے منہ سے دو تمام گناہ بچر جاتے ہیں۔ جن کا ارتکاب اُس نے آنکھوں سے کیا اور جب وہ ہاتھ دھوئے تو پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ دو تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں سے کیے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 2، حدیث 78)
- (4) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن جس وقت وضو کرتا ہے تو پانی کرتے وقت اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ نہ پاؤں پانی ڈالتا ہے تو اس

کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پیکوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے گناہ اس کے دونوں ہاتھوں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ جب وہ مرکاب کھڑے کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں پھر اس شخص کا گھر سے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب اس کے لیے ملے گا ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ 1 جلد 1 صفحہ 103)

(5) حضرت عتبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمہ اونٹوں کو چرانے کا تھا جب میں اپنی باری پر اونٹوں کو چرانے کا شام کے وقت آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے تھے کہ جو مسلمان ابھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑے ہو کر وضو کا پورا پورا باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 461)

(6) حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا وحی مقام عدنان سے لے کر مقام ایلہ تک، کے خلاصہ سے زیادہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اپنے وحی سے دوسرے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح کوئی شخص میرے آئے اونٹوں کو اپنے وحی سے دور کرتا ہے، ہمایہ کرام (علیہم السلام) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ہم کو پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم میرے وحی پر آؤ گے تو تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں آکا اور خوشنودی اور چمکدار ہوں گے اور یہ علامت تمہارے سوا کسی میں نہیں ہوگی۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 491)

(7) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے وقت، ہم اللہ پڑھے تو اس سے اس کا سارا جسم پاک ہو جائے گا اور جو وضو کرے وقت، ہم اللہ نہ پڑھے تو اس کے وضو داغ ہی جسے پاک ہو سکے۔ (سنن دارقطنی 1 جلد 1 صفحہ 230)

(8) نبی کریم ﷺ نے حضرت سعید بن مسعود ؓ سے فرمایا: چنانچہ اگر تم ہمیشہ وضو کرنے کی استطاعت

(طاقت) رکھو ایسا ہی کرو کیونکہ ایک ایک اللہ جس بندے کی روح حالت وضو میں قبض کرتے ہیں تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔ (کنز العمال جلد 9 صفحہ 28060)

(9) حدیث پاک میں ہے کہ وضو نہ کرنے والا روزِ کھڑک وضو کرنے والے کی طرح ہے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 25994)

(10) حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ) تو اس کے لیے جنت کے آنکھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (سنن ابی داؤد 1 جلد 1 صفحہ 461)

(11) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ وضو فرمائیں کہ آپ نے وضو نہ کیا اور آپ کو کوئی مصیبت پہنچی تو اس پر صرف اپنے نفس کو ملامت کرنا۔ (امجد ابن جبریل 1 جلد 1 صفحہ 15)

(12) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص ابھی طرح وضو کرے مسجد میں جائے اور اس کا مسجد میں جانا صرف نماز کے لیے ہو تو اس کے لیے چر قدم کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ (سنن ابی داؤد 1 جلد 1 صفحہ 276)

☆ وضو کا طریقہ ☆

وضو کے فرضیں:-

وضو کے چار فرض ہیں: (1) چہرہ دھونا (2) کھنکھیں سمیت ہاتھ دھونا

(3) چوتھی سر کا مسح کرنا (4) پنجوں سمیت پاؤں دھونا

(تذاتی مائے 1 جلد 1 صفحہ 187)

مسجد اللہ شریف کی طرف مندر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضو کے لیے نیت کا سنت ہے۔ نیت دُل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ دُل میں ارادہ ہوتے ہوئے زبان سے اس طرح نیت کہتے ہیں کہ میں علم

ﷺ بجالا نے اور پاک حاصل کرنے کے لیے وضو کر رہا ہوں پھر بسم اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے بلکہ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیجئے کحد بیٹ پاک میں ہے کہ جب تک با وضو ہیں غرضتہ نیکیاں کھینے رہیں گے۔ (مجم الزوائد جلد ۱، صحتہ ۱۱۱۲، صفحہ ۵۱۳)۔ دوں ہاں ہاتھ تین بار چوتھوں تک وضو ہے پھر نوئی بند کر کے دوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے کہ اگر تم میں بار دہائیاں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے (کہ حدیث پاک میں مسواک کر کے نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے)۔ (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز نماز جو مسواک کر کے چھٹی جائے اس نماز پر جو بغیر مسواک کئے چھٹی گئی ہو سے ستر گنا زیادہ بدرجہ صحی ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱، کتاب الہیات صفحہ ۱۱۵) (۲) حضرت سعید بن ابی سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جب بندہ مسواک کرتا ہے اور نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو ایک طرف شہدائے جہنم کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قراءت کے قرب ہے پھر اس کے قرب ہے یہاں تک کہ اپنا مناس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اب جو بھی قرآن کا لفظ اس کے منہ سے نکلتا ہے غرضتہ کے جہنم میں چلا جاتا ہے لہذا قرآن پڑھنے کے لیے اپنے منہ پاک کر دو۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱، کتاب الہیات صفحہ ۱۱۵) حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قراءت اور ذکر اللہ ﷻ کیلئے من پاک کرنے کی نیت کرنی چاہیے۔ (اجامہ طحاوی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲) مسواک کرنے کے بعد ہر بار اسے وضو یا جائے اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مانجھ (یعنی صاف کر) لیے جائیں کحد بیٹ پاک میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں۔ (اشناس الکبریٰ جلد ۱، صفحہ ۴۱) اصل حدیث کا قصہ دو ہے کہ سلمان اپنے دانت صاف کر رکھیں اس لیے اگر نینچن اور ٹوٹھہ جیٹ وغیرہ سے بھی دانت صاف کر لیے جائیں پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل ہو جاتا ہے اور اس سے سنت کا ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۹۱۴) اب سید ہے ہاتھ کی تین چوڑا (ہر باؤ نوئی بند کر کے) اس طرح تین کیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پڑے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرضہ بھی کیجئے پھر سید ہے ہاتھ کے تین چوڑا (ہر باؤ نوئی بند کر کے) تین بار پاک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو پاک کی جز تک پانی پہنچائیے اب اٹلے ہاتھ سے ناک

صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالے تین بار بار بار بار اس طرح وضو ہے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اٹھنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی او سے دوسرے کان کی نو تک ہر چگ پانی بہ جائے۔ اگر دائی ہے اور اترام بائیں ہاتھ سے نوئی میں تو نوئی بند کرنے کے بعد اس طرح خلال کیجئے کہ انگلیوں کی گٹھ کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف سے نکالے پھر پہلے سید ہاتھ انگلیوں کے سر سے وضو شروع کر کے کہیں سمیت تین بار وضو ہے اسی طرح پھر اٹاٹا ہاتھ وضو کیجئے دوں ہاتھ ڈھے ازو تک وضو مستحب ہے۔ اگر ٹھوڑی چلو میں پانی لے کر پیچھے سے تین بار چھوڑ دینے کے کہ کبھی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کھانگی کی کڑوں پر پانی نہ پڑے گا نہ پیر سے۔ لہذا بیان کر دوہرے کے مطابق وضو ہے اب چلو پھر تین تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ بغیر اجازت بھیج دیا کر پانی کا سراغ ہے۔ (ابو نوئی بند کر کے) سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ دوں ہاتھوں اور ٹھوڑی کی انگلیوں کو چھوڑ کر دوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کے سر سے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کیجئے ہوئے گڈ کی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر گڈ کی سے ہتھیلیاں کیجئے ہوئے پیشانی تک لے آئے ٹھکی کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل نہیں ہونے چاہئیں۔ پھر ٹھکی کی انگلیوں کے کانوں کی اندر نوئی کا مساج اور انگوٹھوں کے کانوں کی باؤی کا مساج کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے کچھلے حصہ کا مساج بعض لوگ ٹھکی اور ڈھلے ہاتھوں کی انگوٹھوں کا مساج کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مساج کرنے سے نوئی ٹھکی اسی طرح بند کرنے کی عادت مانجھئے باؤی نوئی ٹھکی چھوڑ دینا یا اخروی بند کرنا کہ پانی کھیتا ہے ہر گاہ ہے۔ اب پہلے سید ہاتھ اٹاٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پڈلی تک تین تین بار وضو کیجئے۔ دوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران نوئی بند کر کے) اس کا مستحب طریقہ ہے کہ اٹلے ہاتھ کی پھٹنگیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے سید سے پاؤں کی پھٹنگیا کا خلال شروع کر کے انگوٹھے سے ختم کیجئے اور اٹلے ہاتھ کی پھٹنگیا سے اٹلے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے پھٹنگیا پر ختم کیجئے۔ (مضامین ہدایت جلد ۱ صفحہ ۲۸۸: تین چھوٹی ہر صفحہ ۱۲۰: ناک کے اگلا صفحہ ۸: وضو کرنے کے بعد کل شہادت پڑھ لیجئے کہ حدیث پاک

میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو وضو کرے اور کال (یعنی اچھی طرح) وضو کرے پھر کلمہ شہادت پڑھے تو اس کے لیے جنت کے انھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (سنن ابی داؤد 1، حدیث 481، 164 اور ابن ابی شیبہ 1 ہوں انکو چاہئے کہ وضو کے بعد داؤد اسی میں کھنکھی کیا کریں کہ احادیث مبارکہ میں اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(۱) سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد داؤد اسیوں کو کھنکھی کر دو جہاں کی جنتی کو دودھ کرتا ہے۔ (کنز الدقائق 289) اور وضو کے بعد کھنکھی پینے کر کرنی چاہئے کہ (۲) حضرت وہبؒ فرماتے ہیں: جو شخص کھڑا ہو کر داؤد اسی میں کھنکھی کرے تو اس پر قرض چڑھے گا اور جو شخص بیٹھ کر کھنکھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قرض کو دور کر دے گا۔ (الماہی للنہی، جلد 1 صفحہ 39)

☆ ☆ ☆ بعد سورة القدر پڑھنے کی فضیلت ☆ ☆ ☆

(۱) حدیث پاک: جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دوسرے پڑھو وہ مجاہد، میں شام کیا جائے گا اور جو تیس مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ میدانِ محشر میں اسے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے ساتھ رکھے گا۔ (کنز العمال جلد 9 حدیث 26085 صفحہ 132)

(۲) جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورہ قدر پڑھ لیا کرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی بیانی کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن جلد 1 صفحہ 276)

☆ ☆ ☆ وضو کے مسائل ☆ ☆ ☆

سوال 1: وہ کون ہیں جن سے وضو نہ جاتا ہے؟

جواب: کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ شہریت مسلم نہ ہونے، قسطنطنیہ اور قسطنطنیہ میں نہ ہونے، یعنی ان میں سے اگر ایک بھی پانی پانی تو وضو نہ جاتا ہے ان میں بعض یہ ہیں (۱) آگے یا پیچھے کے مقام سے نجاست (پیشاب یا خاندہ دودی، مذی و غیرہ) یا کپڑے یا پتھر کی کاٹھنیاں اور مواکب پیچھے سے خارج ہونا کہ اس سے بھی وضو نہ جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی پاک

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کھڑے (بے وضو) لاق ہو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جب تک وہ وضو نہ کرے، ایک شخص نے کہا: اے ابو ہریرہؓ کھڑے کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بغیر آواز کے ہوا کا خارج ہونا، ہوا آواز سے ہوا کا خارج ہونا۔ (کنز العمال جلد 1، کتاب الوضوء، حدیث 135، صفحہ 505) (۲) خون، پیشاب یا زرد پانی جبکہ کہیں سے نکل کر ایسی جگہ بہہ کر چلا جائے کہ جس کا غسل میں وضو فرض ہے تب وضو ٹوٹ جائے گا اگر صرف چھپکا یا ابھرا لیکن باغی نہیں تو پھر نہیں ٹوٹے گا۔ (۳) آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ میں دان یا دانور یا کڑی یا کڑی ہوا اور اس سے جو آنسو، پانی، عرق یا تو وہ بھی وضو ٹوڑے گا۔ دھنکی ہوئی آنکھ سے جو آنسو بہے جس کا بھی یہی حکم ہے کہ پانی یا پاک ہے اور اس سے وضو نہ جاتا ہے (آنسو) آنکھ لوگ اس مسئلہ سے واقف ہوتے ہیں اور دھنکی آنکھ سے بوجہ مرض بہنے والے آنسو کو دوسرے آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آئین یا کپڑے کے واسطے وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے یا پاک کر ڈالنے ہیں۔ (۴) منہ بھر کے کھانے، پانی یا صفر (یعنی پیلے رنگ کا کڑا پانی) بھی وضو ٹوڑ دیتی ہے۔ جو

تے مختلف کے بغیر نہ روکی جا سکے اسے منہ بھر کہتے ہیں منہ بھر تے پیشاب کی طرح یا پاک ہوئی ہے اس کے پینے سے اسے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔ (۵) بے ہوشی، غشی، پاگل پن اور اتانفہ کہ چلنے میں پاؤں لٹھڑا جائیں تو ان چیزوں سے بھی وضو نہ جاتا ہے۔ (۶) نماز کے دوران اگر کسی بال شخص نے قہقہہ لگایا یعنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی ٹٹی۔ اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز ٹوٹ گئی لیکن وضو باقی ہے، مگر ان سے نہ نماز ٹوٹے گی اور نہ وضو ٹوٹے گا یہ دوسرے مگر ان میں آواز یا بال نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔ (۷)

سو جانے سے بھی وضو جاتا رہتا ہے مثلاً لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز کے سہارے بیٹھے بیٹھے آنگلی کہ اگر دو چیز نہ ہوتی تو گر جاتا تو وضو جاتا رہے گا۔ (۸) منہ سے خون کا ٹھکانا یا بھی وضو بے نیکن اس صورت میں جب کہ خون کو ٹوک پے غائب ہو اگر غالب نہیں ہے تو پھر وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(کنز العمال جلد 1، صفحہ 197، بارشیرت جلد 1، صفحہ 103، دارالایضاح جلد 50)

سوال 2: بے وضو قرآن مجید کو پھونکا کیا؟

جواب: بے وضو غشی شخص (جس پر غسل واجب ہو) اور غشی افلاس والی عورتوں کے لیے قرآن مجید یا اس

کی کسی آیت یا ترجمہ کا چھٹا حرام ہے۔ لیکن اگر قرآن مجید ایسے خلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو جیسے کوئی کپڑا یا درمال یا لکڑی جلد جو اس میں ملی ہو تو اس کے ساتھ چھونا جائز ہے۔ لیکن اگر اس سے متصل (یعنی ملی ہوئی) ہو تو جائز نہیں۔ اگر آیت یا ترجمہ، گاس یا کسی اور چیز پر لکھی ہو تو ان کو بھی بے وضو چھونا حرام ہے۔ (طحاوی تہذیب النبی ص 1، جلد 1، صفحہ 239، بہار شریعت جلد 1، صفحہ 326، تہذیبی تہذیب جلد 1، صفحہ 1074)

سوال 3:- بے وضو کسی حدیث یا فقہ اور دھرم اسلامی کتابیں چھو سکتے ہیں؟
جواب:- بے وضو کسی حدیث یا فقہ کی کتابوں کو چھونا مکروہ ہے اور جہاں قرآنی آیت لکھی ہو خاص اس جگہ پر ہاتھ لگانا حرام ہے۔ جاتی عبارت میں افضل یہ ہے کہ بے وضو ہو کر ہاتھ لگائے جائیں۔

(طحاوی تہذیب النبی ص 1، جلد 1، صفحہ 239، تہذیبی تہذیب جلد 1، صفحہ 1075، بہار شریعت جلد 1، صفحہ 327)

سوال 4:- کیا اپنی انیمیر کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب:- نہ اپنی انیمیر کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹتا۔ (بہار شریعت جلد 1، صفحہ 309) (تہذیبی تہذیب جلد 1، صفحہ 86)

سوال 5:- کیا جھوٹ بولنے یا کسی کی غیبت چٹھنی کرنے سے وضو ٹوٹتا ہے؟
جواب:- جھوٹ بولنا کسی کی غیبت چٹھنی کرنا سخت گناہ ہے اس سے بچنا چاہیے، اس سے وضو ٹوٹتا لیکن دودارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔ کیونکہ وضو کی حالت میں جھوٹ بولنے یا کسی کی غیبت کرنے سے اُکی اور نیت چٹھنی جاتی ہے۔ (طحاوی تہذیب النبی ص 1، جلد 1، صفحہ 972، تہذیبی تہذیب جلد 1، صفحہ 50)

سوال 6:- بعض لوگ تین بار گھبراہٹ سے وضو کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟
جواب:- نہیں۔ تین بار گھبراہٹ سے وضو کرنا درست ہے۔ لیکن اگر کسی نے وضو کرنا چاہا تو اسے تین بار گھبراہٹ سے وضو کر لینا مستحب ہے۔ کیونکہ جب تین بار گھبراہٹ سے وضو کر لیا جائے تو اس کے بعد دودارہ بارہ یا تین بار گھبراہٹ سے وضو کر لینا مستحب ہے۔

سوال 7:- کن صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے جیسے سونے سے پہلے، سونے کے بعد، میت کو پہنانے یا جواب:- ان صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے جیسے سونے سے پہلے، سونے کے بعد، میت کو پہنانے یا

اٹھانے کے بعد، بھراغ سے پہلے، جب نضرہ آجائے اس وقت، زبان قرآن عظیم پڑھنے کیلئے بعد بیٹ اور علم دین پڑھنے کے بعد، بھراغ سے پہلے، علاوہ بعد وید یا قرآنی کتابوں کے لیے، مستحب دینی چھونے کے لیے، ستر غلط چھونے کے بعد، جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ لگانے، کافر سے بدن چھو جانے، غصیب یا کھانے کو چھونے، گوری یا سپید داغ والے سے مس ہونے کے بعد بغل سمجھانے کے بعد، جب کلاس میں ہو، جو بقیہ لگانے اور اودھ کا گوشت کھانے کے بعد، کسی عورت کے بدن سے چٹا پینا یا جلا کر مس ہو جانے کے بعد، ہضم ماروہ کے درمیان دوڑ لگانے کے لیے، گوشت کھانے کے بعد، وضو پر وضو کرنے کے لیے، ان سب صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے۔ (طحاوی تہذیب النبی ص 1، جلد 1، صفحہ 302، نوران بیان صفحہ 47)

سوال 8:- کیا سوریا خیر کا نام لینے سے زبان پاک اور اگر وضو بوجھوٹو جاتا ہے؟
جواب:- سوریا خیر کا نام لینے سے نہ زبان پاک ہوتی ہے اور نہ ہی وضو بوجھوٹو ہے۔ سراسر لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ بخیر لفظ قرآن کریم میں بھی موجود ہے لہذا یہ لفظ بولنے سے نہ تو زبان پاک ہوتی ہے اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے۔ (ایضاح ص 1، جلد 1، صفحہ 363)

سوال 9:- چھوڑنے کے موزوں پر مس کرنا کیا ہے؟
جواب:- چھوڑنے کے موزوں پر مس کرنا جائز ہے مگر اس کی کچھ شرائط ہیں۔

(1) موزوں سے ننھوں کو تمام جائیوں سے ڈھکا (چھپایا) ہوا ہو۔ (2) موزوں سے پاؤں سے چھپے ہوئے ہوں تو اگر ان کو پہن کر چیلنے سے آسانی ہو۔ (3) کوئی موزا قدم کے سامنے کی جانب سے تین انگلیوں کے برابر پہنا ہوا ہو۔ (4) جب ان موزوں پر مس کیا جائے تو پاؤں کی خری پاؤں تک پہنچ جائے۔ (تہذیبی تہذیب جلد 4، صفحہ 349) (شرع مجملہ جلد 1، صفحہ 953) (بہار شریعت جلد 1، صفحہ 364)

سوال 10:- موزوں پر مس کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب:- موزوں پر مس کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سیدھے (سیدھے) ہاتھ کی انگلیاں، دھبے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر بیٹھ کر طرف کم سے کم بہتر تین انگلی کے سمجھنے کی جائے اور دست یہ ہے کہ انگلیاں پٹہ کی تک سمجھنے کی جائیں۔ (تہذیبی تہذیب جلد 1، صفحہ 230)

سوال: سچا پاؤں (Socks) پہن کر کیا؟

جواب: سوئی یا اونٹنی جرابوں پہن کر نہ جائز ہیں۔

(تذکرہ صوبہ 4 صفحہ 345) (شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 953) (زہد شریف جلد 1 صفحہ 384)

☆ ☆ ☆ فُغْسِلَ کا بیان ☆ ☆ ☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

(1) وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطْبُؤْا ۝

(2) لِمَاغْضٍ لَّوِ الْبَيْمَةِ فِي الْمَجْنِصِ وَلَا

تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ ۝

اگر تم جب (یعنی پاؤں) ہو تو خوب پاک ہو جاؤ

یعنی غسل کرو۔ (ماہرہ ص ۱۰۷، مکرہ ص ۵)

تو عورتوں سے الگ رہو جنس کے دونوں

(میں) اور ان سے نزدیکی (یعنی صحبت) نہ

کرو۔ یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی

طرح پاک ہو جائیں۔

(ماہرہ ص ۱۰۷، الفارۃ آیت 222)

اے ایمان والو! انشکری حالت میں نماز کے قریب

نہ جاؤ یہاں تک کہ گھٹنے لگو کر کہتے ہو اور نہ حالت

جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو مگر اگر حالت

میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل کے تیمم ہے

(ماہرہ ص ۱۰۷، الفارۃ آیت 43)

☆ ☆ ☆ غُسل کے متعلق چند احادیث مبارکہ - ☆ ☆ ☆

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو

دھوئے پھر اس طرح وضو کرتے جس طرح نماز کا وضو کرتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر کے

بالوں کی جڑوں میں خال خال کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو پانی لے کر سر پر بہاتے پھر اپنے تمام جسم

پہ پانی نہ بہاتے۔ (صحیح بخاری: کتاب غسل جلد 1، حدیث 248، صفحہ 728)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پال کے نیچے جنابت

(پاک) کے پتھر یا بالوں کو دو کوہڑیلہ کو صاف کرو۔ (سنن ترمذی جلد 1، حدیث 99، صفحہ 124)

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جنابت کی حالت میں

بالی برابر یک پیڑی ایسے نہ وضو یا تو اسے آگ کا شستہ خدا دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس وجہ سے میں اپنے بالوں کا دھونے ہو گیا اور انہیں کاٹ دینا تھا آپ ﷺ اس لیے بال کاٹ دیتے تھے

کہ کوئی جگہ سوچی نہ ہو جائے۔ (سنن ابی داؤد جلد 1، حدیث 590، صفحہ 199)

(4) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رخت کے فرشتے اس گھر میں

داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر کتاب یا غلطی ہو (یعنی جس پر غسل واجب ہو)۔

(سنن ابی داؤد جلد 1، حدیث 227، صفحہ 132)

(5) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سر کا رو کا عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاکمہ اور عقیلی قرآن

پاک سے کچھ نہ پڑھیں۔ (سنن ترمذی جلد 1، حدیث 123، صفحہ 135)

(6) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ

رات کو کھڑی (جس پر غسل واجب ہو) ہو جاتے ہیں تو کیا اس حالت میں سو سکتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا

استیجار کر کے وضو کر لو اس کے بعد سو جاؤ۔ (صحیح مسلم جلد 1، کتاب بھل ص 612، صفحہ 1003)

(7) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی

غضص اپنی بیوی کے ساتھ سو سوتر ہو، اور پھر دوبارہ غسل کرنا چاہے تو زیان میں وضو کر لیا کرے۔

(صحیح مسلم کتاب بھل جلد 1، حدیث 615، صفحہ 1004)

☆ ☆ ☆ غُسل کے فرائض اور ان کی تفصیل ☆ ☆ ☆

غسل کے تین فرائض ہیں۔ (1) کل کرنا (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام بخاری بدن پر پانی نہانا

(تذکرہ مائتہ ص ۱ جلد 1، صفحہ 202)

(1) کبھی کرتا: یاد رکھیں کہ منہ میں تمھوڑا سا پانی لے کر کھج کر کے ڈال دینے کا نام کب نہیں ہے بلکہ منہ کے ہر پر زے، گوشت، ہونٹ، سے خلق کی ہر تک ہر جگہ پانی کا بہہ جانا ضروری ہے۔ اسی طرح داڑھوں کے پیچھے کالوں کی تہہ میں، داڑھوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کوٹ پر ہر خلق کے کنارے تک پانی بہانا ضروری ہے اگر روزہ نہ ہو تو غرض بھی کھینچنے کا سنت ہے (بیکہ نکرہ دوسرے کی حالت میں غرضہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی کے خلق میں چلے جائے گا اندیشہ ہے) (داڑھوں میں چھالیا کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کا پھینکا جانا بھی ضروری ہے۔ ہاں کھنچاڑے میں ضرور (بیکہ نکرہ نکرہ) کا اندیشہ ہو تو محاف ہے۔ غسل سے غسل داڑھوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور دھو گئے اس حالت میں نماز پڑھ لی مگر بعد میں معلوم ہوا تو ان کو پھینکا کر پانی بہانا فرض ہے۔ اگر پہلے جہ نماز پڑھی وہ جو کئی جو ہوتا دانت مسالے سے بہا لیا گیا یا اندھا گیا اور تار یا مسالے کے پینے پانی نہ پہنچتا ہو تو محاف ہے۔ (2) ناک میں پانی چڑھنا: یاد رکھیں کہ یہاں جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی ڈال لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک و صلا ضروری ہے۔ اور یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے اور یہ خیال رکھیے کہ بال برابر بھی جگہ ڈھسٹے سے نہ دھو جائے ورنہ غسل نہ ہوگا ناک کے اندر اگر ریشہ سوکھ گئی ہے تو اس کا پھینکا بھی فرض ہے نیز کہ کے بالوں کا چھوڑنا بھی فرض ہے۔ (3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا: ہر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تھوکوں تک جسم کے ہر پر زے اور اور دھو گئے۔ پانی کا بہہ جانا ضروری ہے۔ بیکہ جسم کی بعض جگہاں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی جائے تو وہ کبھی رہ جاتی ہیں (طحاہ ہار شریعت جلد 1 صفحہ 316 تا 319 رضوی جلد 1 صفحہ 593 تا 608 نماز کے احکام جلد 1 صفحہ 104 تا 101)

بہاؤ اللہ... غسل کا طریقہ (حفظی) ... بہاؤ اللہ

بغیر زبان ہاں سے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لیے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو پانیوں تک تین تین بار دھوئے پھر اٹھتے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر جسم پر اگر نجاست ہو اسے دھو کر پھر ہر طرح نماز کا وضو کر کے ہیں اسی طرح وضو کیجئے۔ اگر پاؤں دیکھنے کی جگہ پر پانی جمع ہے پاؤں نہ دھوئے اور اگر سخت زمین ہے جیسا کہ کج کل جمو یا غسل خانوں کی

ہوتی ہیں اور ان میں پانی کی لکھی کا انتظام ہوتا ہے تو پھر پاؤں بھی دھو لیجئے پھر بدن پر غسل کی طرح پانی اچھی طرح مل لیجئے خصوصاً مسامروں میں (اور اس صاف بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار رسیدھے کندھے پر پانی بہانے پھر لگاتے دھوئے (تین بار) پھر سر پر اور تمام بدن پر تین تین بار پانی بہانے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر سر کھلا ہو تو قبلی کی جانب منہ یا پیچھے کا منہ ہے لیکن اگر تہہ یا منہ باندھا ہو تو حرج نہیں۔ تمام بدن پر پانی پھر پھر کر لگنا ہے۔ اس کی جگہ گنا ہے کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ دوران غسل کسی قسم کی گھنگھوڑ کیجئے اور نہ کوئی دعا پڑھے۔ نہانے کے بعد توبہ وغیرہ سے بدن پر پانی نہ لیجئے جس حرج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو درگت غسل ادا کرنا مستحب ہے۔ (طحاہ ہار شریعت جلد 1 صفحہ 319 تا 321 رضوی جلد 1 صفحہ 203 نماز کے احکام جلد 1 صفحہ 100)

بہاؤ اللہ... غسل کے مسائل ... بہاؤ اللہ

سوال 1: لیکن کن کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے اور کن کاموں کے لیے مستحب؟

جواب: چار کاموں کے لیے غسل کرنا سنت ہے (1) ہمدی نماز کے لیے (2) عید الاضحیٰ اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے (3) حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے (4) اور حج کرنے والوں کے لیے میدان عرفات میں زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

(فتاویٰ ماہنامی جلد 1 صفحہ 208 بہار شریعت جلد 1 صفحہ 324، نزول ایضاً صفحہ 59)

ان کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے: (1) توبہ عرفات (2) توبہ حرا (3) حاضری حرم (4) حاضری سرکار اعظم ﷺ (5) طواف (6) دخول منی (7) نبیوں (8) شیطاںوں پر ننگریاں مارنے کے لیے تینوں دن (8) شب براءت (9) قدر (10) غزوتی رات (یعنی 30 رات) (11) توبہ اور احرام کے غروب آفتاب تک 10 دن تک (11) مجلس مسیحا و شریف اور دیگر مجالس خیر کے لیے (12) مرد وہ نہاٹنے کے بعد (13) بیچون (یعنی پاگل) کو دھونے جانے کے بعد (14) غشی سے افاقہ (یعنی بے ہوشی ختم ہونے کے بعد (15) تشہ جانے کے بعد (16) گناہ سے توبہ کرنے کے بعد (17) نئے کپڑے پہننے کے لیے (18) سفر سے آنے والے کے لیے (19) استافہ (یعنی عورت کو مرض کی وجہ سے آنے والا خون) کا خون بند ہونے کے بعد (20) نماز رکوع (سورج گہن، منوف، چاند گہن)

استحقاق (طالب بارش) اور خوف و تارکی اور سخت آزمی کے وقت (21) بدن پر نچاست لگی اور یہ معلوم نہ ہو کہ جس جگہ لگی ہے ان سب کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

(طہطا بہار شریعت جلد 1 صفحہ 324، رد المحتار جلد 1 صفحہ 330، نور الایضاح صفحہ 61)

سوال 2: وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟

جواب: غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں۔ (1) خنی کا اپنی جگہ سے ثبوت کے ساتھ الگ ہو کر عضو سے نکلتا (لینڈا اگر مٹی ثبوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا پاندی سے گرنے کے سبب نکلی، جیسے چپا سب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے یا ثبوت نکلتے آئے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوگا۔ البتہ وضو نہ جانے گا)۔ اور اسے تاحہ سے بھی مٹی نکلے گی غسل فرض ہو جاتا ہے۔ جسے مشقت زنی کرنا بھی کہتے ہیں اور یہ غسل حرام ہے۔ فقیر، ابواللیث شرمذی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث پاک میں سات گنا پاک راغرا کے خدا کا ذکر ہے ان میں ایک مشقت زنی کرنے والا بھی ہے کہ بروہ وقت امت اس پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا، بلکہ اسے سیدھا جہنم میں جانے کا حکم دیا جائے گا (حبیب الاولین صفحہ 137) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: مشقت زنی کرنے والا گناگار ہے عاصی ہے۔ اسرار کے سبب مریم کتبہ ہے فاسق ہے۔ مزید فرماتے ہیں جو مشقت زنی (یعنی Hand Practice) کرتے ہیں اگر وہ بغیر ہرے کے سرگئے تو بروز قیامت اس حال میں آئیں گے کہ ان کی ہتھیلیاں یا گھٹن (یعنی حاملہ) ہوں گی جس سے لوگوں کے جمع کثیر میں ان کی رسوائی ہوگی۔ (مختصا تدریسی رہنمویہ جلد 22 صفحہ 244) (2) احکام میں تبدیلی سے پیدا ہونے کے بعد اگر بدن یا کپڑے پر تری پانی پانی جائے تو غسل فرض ہوگا۔ اگرچہ خواب یا دماغ پر یقین ہے کہ یہ مٹی ہے نہ مٹی بلکہ پسینہ یا چپا سب یا ودی یا کچھ اور ہو تو اگرچہ احکام یا دماغ پر یقین ہے انہی میں ہو تو غسل واجب نہیں اور اگر مٹی نہ ہوئے پر یقین ہے اور مٹی کا شک ہے تو اگر خواب میں احکام ہو یا دماغ میں تو غسل نہیں اور اگر یاد ہے تو غسل فرض ہے۔ (3) کھٹ (یعنی سر ذکر) کا عورت کے آگے چھپے یا مرد کے پیچھے داخل ہو جانا۔ (4) خواہ ثبوت ہو یا نہ ہو اور انزل ہو یا نہ ہو (دووں صورتوں میں غسل فرض ہو جائے گا۔ (5) یعنی غسل (عورتوں کے مخصوص لباس) سے فارغ ہونا۔ (6) غسل (یعنی بچہ پیدا

ہونے پر جو خون آتا ہے) اس سے فارغ ہونا۔

(طہطا تدریسی رہنمویہ جلد 1 صفحہ 240، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 321، نور الایضاح صفحہ 55)

سوال 3: تپا کی کی حالت میں درود شریف اور دعا میں پڑھنا کیسا؟

جواب: تپا کی کی حالت میں درود شریف اور دعا میں پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا نکلی کر کے پڑھیں۔ (طہطا تدریسی رہنمویہ جلد 1 صفحہ 238، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 327)

سوال 4: بوی ہمدی اور مٹی کے کپے میں حرج ہے یا حرج ان کے جسم سے نکلنے پر غسل فرض ہوگا یا نہیں؟

جواب: قوی: یہ وہ گاڑھا مادہ ہے جو مٹی کے شاپا ہوتا ہے یہ بعض اوقات چپا سب کے بعد، اونچائی پر جڑھنے، پیٹ پر بوجھ پڑنے یا وزن کے اشاعت سے وقت مٹانے پر دیا و پڑنے کی وجہ سے ایک وقت و قیام کی صورت میں بغیر ثبوت کے خارج ہوتا ہے۔

ہمدی: یہ ایک رقیق (یعنی چلا) اور سفید مادہ ہوتا ہے جو اکثر اوقات تیزی سے ہوس و کناری یا مٹی مذاق کے وقت شرمگاہ سے نکلتا ہے یا جب ثبوت کا غلبہ ہو اس وقت یہ خارج ہوتا ہے۔

مٹی: یہ لٹیکہ گاڑھا اور سفید مادہ ہوتا ہے جو ثبوت و لذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو قاسل کو نرم کر دیتا ہے ان تینوں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ صرف مٹی کے نکلنے پر غسل فرض ہوتا ہے ودی اور ہمدی کے نکلنے پر غسل فرض نہیں ہوتا۔ البتہ وضو نہ جانے گا۔ (ودی یا ہمدی نکلنے پر عضو قاسل کو چھس طرح حوالیا جانے اگر کپڑوں پر لگی ہو تو کپڑوں کو اچھی حوالیا جائے۔ (تدریسی رہنمویہ جلد 1 صفحہ 198، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 88)

سوال 5: حجاب چہارت میں بال ٹوکنا اور نہ شستن تراشنا کیسا؟

جواب: حالت جنابت (تپا کی کی حالت) میں بال ٹوکنا اور نہ شستن تراشنا مکروہ ہے۔

(تدریسی رہنمویہ جلد 9 صفحہ 89)

سوال 6: غسل کرتے وقت کلمہ اور درود شریف پڑھنا کیسا؟

جواب: غسل کرتے وقت کلمہ اور درود شریف پڑھنا منع علت ہے کہ اس وقت کسی قسم کا کلام کرنے اور دعا پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔

(تدریسی رہنمویہ جلد 1 صفحہ 204، تدریسی رہنمویہ جلد 1 صفحہ 69، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 320)

سوال 7: ناپاک کپڑوں سمیت غسل کرنا کیسا؟

جواب: ہاں! کبڑ وں سمیت غسل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ پانی سے گرنے کے بعد حجامت پھیل جائے گی بلکہ ہاتھ میں بھی لگ جائے گی اس طرح بے احتیاطی میں سارا بدن بکنے لگے پانی وغیرہ بھی جنس (ناپاک) ہوجائیں گے لہذا ایک کپڑے سے چہن کر غسل کرنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی دوسرا ایک کپڑا موجود نہ ہو تو پہلے اس کی حجامت دوسری کپڑے پھر اگر حجامت والے کپڑے نہ چہن کر پانی کے باہر غسل کیا اور جب پانی ڈالا تو اب وہ کپڑا ایک ہوجائے گا کیونکہ ریزہ پانی ڈالنا عین بار حوضو نہ نچوڑنے کے کام میں مقام ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 75)

سوال 8: اگر رات کو احتلام ہو جانے یا دیگر صورتوں میں غسل فرض ہو جائے تو کیا فوراً غسل کرنا واجب ہے یا کچھ تاخیر بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: غُسل فرض ہونے کی صورت میں فوراً پہنا، مگر ضروری نہیں تاخیر کر سکتے ہیں مگر اپنی تہ نہیں کر لے کر مگر وقت یا نکل جائے۔ حدیث پاک میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ رات کو بچھلی (ٹاپاک) جو جاتے ہیں تو اس صورت میں کیا دوبارہ غُسل کر کے سونا ضروری ہے؟ فرمایا: وضو کر کے غُسل کرنا ضروری ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۱ کتاب ۱ فصل حدیث ۲۹۰ ص ۷۷۵) اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت علامہ (مفت محمد شفیع رحمتہ اللعالمی) لکھتے ہیں کہ: یعنی غُسل فرض ہونے کے بعد اگر سونا چاہے تو مستحب ہے کہ وضو کرے فوراً غُسل کرنا واجب نہیں البتہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نماز کا وقت یا نکل جائے اس حدیث سے یہی مراد ہے۔

(نور اللیاق فی شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۷۷۵)

سوال 9: حالت جنابت میں کھانا پینا کیسا؟

جواب: حاملہ جنابت میں کمرے کرنے اور باقاعدہ دوسرے لینے کے بعد کھانے پینے میں شریعت نہیں اور اس سے پہلے جنسی فیض کے لیے کھانا پینا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱، صفحہ ۱۰۷۱۔ رد المحتار جلد ۱، صفحہ ۵۱) بہتر یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد کھانا پینا جائز کیا جائے۔ بعض بزرگوں نے اس پر فرمایا: حاملہ جنابت میں کھانے پینے سے رزق میں شگنی ہوتی ہے۔ (نزہۃ العاشق شرح کتاب الجنائز جلد ۱، صفحہ ۷۷۱)

سوال 10: زخم پر پٹی وغیرہ بندھی تو اس صورت میں کس طرح غسل کیا جائے؟

جواب: اگر کسی دُغم پر بی غیر بدو منجی ہو کراس کو کھلے لئے ضرور (نقصان) خارج ہو تو بی بی یحییٰ کا کہنا یہ کہ یہ تیر کی جگہ مرثا دردی دے ہے پانی بہا، نقصان وہ ہو تو اس پر عمو پر سح کر لیا جائے اور بی بی ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے نہیں ہو پانی چاہے در نہ سح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر بی ہاندہ ممکن نہ ہو مثلاً پاؤ پر دُغم ہے مگر بی بی زوں کی گولا کافی تین ہاندہ ہے جس کے سبب بازو اچھا خاصہ صدمہ بھی گیا ہے اسکا چند پھوپھا ہے اور گھونکر ممکن ہو تو کھول کر اس سے کوہنہ فُرغ ہے تو اور اگر ممکن ہے پا کھونانہ ممکن نہ ہو مگر ہر دوسکی نہ ہاندہ کھنگے گا اور بی یحییٰ زخمہ کو نقصان کا اندیشہ ہے تو ساری بی بی سح کر لینا کافی ہے۔ اس طرح بدن کا وہ اچھا صدمہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

(ہارن ریت جلد ۱ صفحہ 318)

سوال ۱۱: اگر غسل فرض ہوا اور شدید نزلہ زکام بھی ہو اور ڈاکٹر نے سر ہونے سے منع کیا تو اب کس طرح غسل کیا جائے گا؟

جواب: نزولِ کام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو اس صورت میں بھی کر لیں اور ناک میں پانی چڑھا لیں اور پھر گردن سے سہا لیں اور پانی سر کے حصے پر اتھڑ کر کے پھیریں غسل ہو جائے گا پھر صحتِ ٹھیک ہو جائے گی بعد میں بھی دواؤں میں پانی غسل کے علاوہ (یعنی غسل و بارہ کرنے) کی حاجت نہیں۔

☆☆.....حیض، نفاس، استحاضہ کے مسائل.....☆☆

سوال 1: حیض، نفاس اور استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو جنونِ عادت کے طور پر لگتا ہے اور یہ بیماری یا کچھ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے جنس کہتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے ہو تو اسے خاںہ لور کچھ پیدا ہونے کے بعد ہو تو اسے نفاس کہتے ہیں۔
(لادوئی القاسمی، جلد ۱ صفحہ ۲۳۵) (بہارِ شریعت جلد ۱ صفحہ ۳۷۱)

سوال 2: جنس کتنے رنگوں میں ہوتا ہے؟

جواب: جنس کے پچھ رنگ ہیں (i) سیاہ (ii) سرخ (iii) سبز (iv) زرد (v) گدلا (vi) سفید اور یاد رہے کہ عورت کے اگلے مقام سے جو رُطوبت (خسہ نکوہا کہتے ہیں) نکلتی ہے وہ جنس نہیں ہے اور اگر یہ رُطوبت بے اختیار سے خون نکلے تو اس سے وضو نہیں ہوتا اور اگر کچھ دیر لگ جائے تو اس سے کپڑے بھی ناپاک نہیں ہوتے۔ (ملخص فتاویٰ ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 235۔ بہار یت جلد 1 صفحہ 304، 373)

سوال 3: جنس کسے میں کوئی حکمت پوشیدہ ہے؟

جواب: بالغ عورت کے بدن میں فطرانہ ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے تاکہ حمل کی حالت میں وہ خون بیج کی غذا میں کام آئے اور بیج کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پانے کے زمانے میں اس عورت کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیرخوارگی (یعنی دودھ پانے) میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نسل ہو اور نہ دودھ پانا بہت آگرو خون بدن سے نہ نکلے تو (عورتوں میں) قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں۔

(بہار یت جلد 1 صفحہ 371)

سوال 4: جنس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی مدت ہے؟

جواب: جنس کی کم سے کم مدت تین دن اور تین دن اسی یعنی پورے 72 گھنٹے، اگر ایک منٹ بھی کم ہوا تو وہ غیر جنس بلکہ استنساخ (یعنی بیماری کا خون) ہے اور عیش کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں۔ (فتاویٰ ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 235۔ بہار یت جلد 1 صفحہ 372)

سوال 5: یکے کے بعد دوسرے کی استنساخ ہے؟

جواب: اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر جنس پہلے مرتبہ آیا ہے تو دن تک جنس مانا جائے گا، اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استنساخ ہے اور اگر پہلے عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کبھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ استنساخ ہے مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب اس کی عادت دس دن حیض آتی تو یہ دس دن جنس کے مانے جائیں گے البتہ اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استنساخ

کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو کچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی دن استنساخ کے خون ہوگا۔

(فتاویٰ ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 235۔ بہار یت جلد 1 صفحہ 372۔ جنس و نفاس کا بیان صفحہ 4)

سوال 6: عورتوں کے درمیان کتنے دن کا فاصلہ ضروری ہے؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یو ہیں نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون کیا تو استنساخ ہے۔ (فتاویٰ ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 236۔ بہار یت جلد 1 صفحہ 373)

سوال 7: حیض آنے کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کیا عمر ہے؟

جواب: کم سے کم کوہرس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچیس (55) سال ہے اس عمر والی عورت کو آکس (یعنی حیض واولاد سے ناامید ہونے والی) کہتے ہیں۔ عورتوں کی عمر سے پہلے اور 55 برس کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استنساخ ہے لیکن اگر کسی عورت کو 55 برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو پھر اُسے بھی حیض میں شمار کیا جائے گا۔ (فتاویٰ ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 235۔ بہار یت جلد 1 صفحہ 372، 373)

سوال 8: کیا بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت چالیس دن تک پاک نہیں ہوتی؟

جواب: نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 (چالیس) دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض (بیماری) ہے لہذا عورت 40 دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور اگر خون چالیس دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ کچھ کی ولادت کے بعد ایک منٹ تک میں بند ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ جس وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور اس کے نماز و روزہ شروع ہو گئے (اب اگر تاخیر کرے گی تو گنہگار ہوگی) بعض خواتین کہتی ہیں کہ جب تک 40 دن پورے نہ ہو جائیں نہ غسل کرے اور نہ نماز پڑھے چاہے خون بند ہی کیوں نہ ہو گیا ہو، ایسا بہت بھلائی ہے۔ جب بھی خون آتا بند ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ غسل کرے اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا شروع کر دے) اگر 40 دن کے اندر اندر دوبارہ خون آ گیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ

کون کھن آکے بند ہو گیا اور محل کے کمزاد روزہ ادا کرتی رہی چالیس دن پورے ہوئے منہ حفظ دوسرے دن جاتی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن انھاس کے ٹھہر گئے اس دوران بخشی نماز کیا تو پچیس دن روزے رکھے پیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نماز کیا یا روزے قضا کیے تو پھر بھی دوبارے ادا کرے۔

(ملفوظات بہار شریعت جلد 1 صفحہ 384۔ فتاویٰ رضویہ جلد 4 صفحہ 354، 356۔ جنس و ناس کا بیان صفحہ 6)

سوال 9: روزے کی حالت میں حیض شروع ہو جائے تو اس روزے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: روزے کی حالت میں اگر حیض شروع ہو جائے تو وہ روزہ چاتا رہے گا اس روزے کی بعد میں قضا کرے، اگر روزہ فرض تھا تو قضا کرنا ضروری اور نفل تھا تو اسکی قضا کرنا واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 382) (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 238)

سوال 10: حیض و نفاس کی حالت میں مہبستری کرنا کیسا؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں بھوسہ کی کرہ حرام ہے اور ایسی حالت میں جماع کرنے کو جائز جانتا ہے۔ لہذا اگر وہ حرام سمجھ کر جماع کر لیا تو یہ شخص نہت ہو گیا ہوگا اور اس پر پکڑنا یا بھگا اور اگر حیض و نفاس کے شروع میں کیا تو ایک وینہ (30.618 گرام چاندی) اور اگر حیض و نفاس کے اختتام میں کیا تو نصف وینہ اور خیرات کے مستحب ہے اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ خیرات کر دینے کا ذبح ناجائز ہے۔ اگر کما حقہ عذر مل جائے یا نہ پھر کہ جماع میں مبتلا ہو، اگر ایسا کیا تو اس صورت میں شخص نہت ہو گیا ہوگا اور جماع کا جہاد شمار ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج 11 صفحہ 239) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 382) (فتاویٰ رضویہ کلکتہ ج 12 صفحہ 86)

سوال 11: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا اور اسے چھونا کیسا؟

جواب: جنس و ناس کی حالت میں قرآن پاک یا قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ پڑھنا یا سمجھنا دونوں حرام ہے (اگر قرآن پاک کی آیت و عابجا بخیر کلام ادا کر کے نیت سے پڑھی تو حرج نہیں) اگر قرآن پاک پڑھا جائے تو جہنم پڑ جائے پھر لوگ نیت میں حرج نہیں، یوں روایہ و تفسیر کے ایسے کچھ سے بچنا جو نہ پہلے یا بعد میں قرآن پاک کو تفسیر سمجھنا یا جازم سے لڑنے کی آیتیں، ذمے کی آچلی سے یہاں تک کہ چاروں ایک ایک کو اس کے منہ سے (کنہ سے) نہ پڑے تو دوسرے کو نہ پڑے سمجھو: حرام ہے

کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چو لی قرآن پاک کے تابع تھی۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 238)

سوال 12: حیض و نفاس کی حالت میں درود پاک اور دیگر ذکر و اذکار کرنا کیسا؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں درود پاک پڑھنا اور دیگر ذکر و اذکار اور اذان کا جواب دینے کی اجازت ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن بہتر ہے وضو کرنے کے بعد یہ کام کیے جائیں۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 238) (مخلصاً بہار شریعت جلد 1 صفحہ 327)

☆☆☆.....نماز کا بیان.....☆☆☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(1) وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَ

ارْكَعُوا مَعَ الرُّكْعَيْنِ ۝

(2) حَفْظُ أَعْلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ

الْأُسْطَىٰ، وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَتِيلِينَ ۝

(پارہ 2 - سورۃ البقرہ آیت 238)

(پارہ 2 سورۃ البقرہ آیت 238)

(3) وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۚ

(پارہ 6 سورۃ النساء آیت 162)

وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہ سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش سے اور عزت کا روزی۔

بخاری 9 سورۃ الانفال آیت (3، 4)

بخاری 9 سورۃ الانفال آیت (3، 4)

(5) وَيَقِمُ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَاللَّيْلَةِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الشَّيْبَ ذَلِكَ وَكَثَرَى لِلذَّكْرِ ۝
اور نماز قائم رکھوں کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نبیایں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت مانتے والوں کو۔

(پارہ 12، سورہ صافات آیت 114)

(6) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
بیک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گرو گرا رہے ہیں۔ (پارہ 18، سورہ مؤمنین آیت 2، 1)

(7) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی یہ ریاض پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پارہ 18، سورہ مؤمنین آیت 11، 12)

(8) فَخَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ أَصَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَةَ فَكُفِرُوا بِالْقُرْآنِ ۝
تو ان کی جگہ وہ خلف آئے جنہوں نے نمازیں گھوٹائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو مغرور یہ دوزخ میں غنی (جہنم کی نہایت گہری دواں) کا جنگل پائیں گے۔

(پارہ 16، سورہ صافات آیت 58)

(9) مَسَلِكُهُمْ فِي سَفَرٍ مَّا نَدُوكُمْ مِّنَ الْمَسَلِكِ ۝ لَكُمْ نَكُوعٌ ۝ لَكُمْ نَكُوعٌ ۝ لَكُمْ نَكُوعٌ ۝
جنہیں کوں سائل جہنم میں لے گیا وہ کہیں گے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور پیوہہ فکر کرنے والوں کے ساتھ پیوہہ فکر میں کرتے تھے۔

(پارہ 29، سورہ فرقہ آیت 43، 44)

(10) قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝
تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (پارہ 30، سورہ فرقہ آیت 5، 4)

(11) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَاؤُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَبْلَ هَٰذَا تُفْسِدُونَ ۝
اے ایمان والو! تمہارا مال تمہاری اولاد (اور ان کے علاوہ) کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان

الْخُسْرَىٰ ۝ میں ہیں۔ (پارہ 28، سورہ بقرہ آیت 9)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پاؤں نماز میں مراد وہی ہیں جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت اور معیشت، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف ہو اور وقت کے نماز نہ پڑھے تو وہ نقصان اٹھائے والوں میں سے ہے۔

(کتاب الٰہک یا رسول اللہ)

(12) إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۝
بلکہ نماز منع کرتی ہے بے جا نیکی اور برائی بات سے۔ (پارہ 21، سورہ صافات آیت 45)

☆ ☆ ☆ نماز کے متعلق احادیث مبارکہ ☆ ☆ ☆

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) سے پوچھا یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر دریا ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تم کیا کہتے ہو اب یہ غسل اس کے جسم پر میل کر دینے دے گا؟ صحابہ کرام نے کہا: یہ اس کے جسم پر کوئی میل نہیں چھوڑے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال ہے اللہ ان کے سب سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب صلاۃ جلد 2، صفحہ 528، 531)

2۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہر کار و دوام ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازوں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرا جمعہ پڑھنا اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے دروازے پر کھانا کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کے لیے لغارہ بن جاتے ہیں جب تک گناہ بکیرہ نہ کرے۔

(مسلم کتاب صلاۃ جلد 1، صفحہ 460، 478)

3۔ حضرت عمارہ بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازوں کو اللہ تعالیٰ نے فرشتہ فرار کیا ہے جو ان کے لیے اچھی طرح دیکھو کہ اور انہیں وقت پر پڑھے اور ان کے اندر رکوع اور شفع اچھی طرح کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو

ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے بلکہ چاہے تو اسے پیش اور پسے عذاب دے۔
(مسلم ابوداؤد جلد ۱ کتاب السنۃ ۴۷۷ حدیث ۱۴۲۴ جلد ۲۰۴)

4- حضرت بکرہ بن عبد مجدیؓ سے روایت ہے: سید عالمؐ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب سات سال کے ہو جائیں (اور نماز پڑھیں) تو مار کر پڑھاؤ۔
(مسلم ابوداؤد جلد ۱ کتاب السنۃ ۴۷۷ حدیث ۱۴۲۴ جلد ۲۰۴)

5- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا قسمت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز صحیح (شرائک، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی) ہوگی تو وہ شخص نجات پائے گا۔
(مسلم نسائی کتاب السنۃ ۴۷۷ جلد ۱ حدیث ۴۸۶۴ جلد ۱۸۹)

6- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: ہر کار و دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا تم میں مسلسل رات اور دن کے فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور فجر عصر کی نماز میں وہ باہم جمع ہو جاتے ہیں بعد ازاں جو فرشتے رات کے تمہارے پاس رہے وہ آپ پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ تم انہیں (جھگڑی) نماز کی حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور جب بہانہ کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز (عصر) ادا کر رہے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتے عرض کریں گے کہ اللہ کی قسمت کے دن اس کی مغفرت فرمادنا۔

(مشین نسائی کتاب السنۃ ۴۷۷ جلد ۱ حدیث ۴۸۶۴ جلد ۱۸۹)

7- حضرت محمدؐ سے روایت ہے: ایک شخص نے نبی کریمؐ سے عرض کیا اسلام میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کو کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔
(عبدالعزیز ابن ماجہ جلد ۳ حدیث ۲۸۰۷ جلد ۳۹)

8- حضرت ابو ذر غفاریؓ فرماتے ہیں: نبی پاکؐ جاؤں (مثنیٰ مردیوں) میں با جتر یف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا آپؐ نے وہاں پکڑ لیں تو پتے گرنے لگے فرمایا: لا الہ الا اللہ میں نے عرض کی ایک یا رسول اللہؐ فرمایا: جب مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔
(امام ابن ماجہ جلد ۱ حدیث ۸۹۰ جلد ۴۱۰)

9- حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے: نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز ان خطاؤں کو مٹاتی ہے جو اس سے پہلے واقع ہوئی ہیں۔
(امام ابن ماجہ جلد ۱ حدیث ۸۹۰ جلد ۴۱۳)

10- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا نماز پڑھو کہ جتنی نماز میں (جسمانی اور روحانی بیماریوں کی) شفا ہو۔
(امام ابن ماجہ جلد ۱ حدیث ۸۹۱ جلد ۴۱۳)

11- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر انہیں بخشے۔ جماعت کرانے کے لیے کہوں پھر ان لوگوں سمیت جو جماعت میں نہیں آئے گا ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

(صحیح مسلم کتاب السنۃ جلد ۱ حدیث ۱۳۸۲ جلد ۲۷۸)

12- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالمؐ کی خدمت میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے صبح تک پہنچانے والا کوئی نہیں ہے اس شخص نے یہ درخواست اس لیے کی تھی کہ اسے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت مل جائے۔ آپؐ نے اسے اجازت دیدی اس کے جانے کے بعد آپؐ نے اسے بلایا اور فرمایا تم ان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا: پھر تم ان پر لبیک کہو۔ (مثنیٰ مسجد میں آکر نماز پڑھو)۔

(صحیح مسلم کتاب السنۃ جلد ۱ حدیث ۱۳۸۵ جلد ۲۸۰)

13- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ فلاں شخص نماز پڑھتا ہے اور جب نماز ہوتی ہے تو پوری کھڑی کرتا ہے آپؐ نے فرمایا: بھڑکیب نماز اس کو اس فعل (یعنی پوری) سے روک دیجئے۔
(امام ابن ماجہ جلد ۱ حدیث ۸۹۲ جلد ۴۱۳)

14- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے: سید عالمؐ نے ارشاد فرمایا جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت ہے یعنی پاکیزگی ہے اور نماز پڑھو آنگھوں کی خشک ہے۔

(امام ابن ماجہ جلد ۱ حدیث ۸۹۶ جلد ۴۱۴)

15- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے: نبی اکرمؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں طہال کو حلال سمجھتا ہوں تو تم کھانا کھاؤ اور صرف فرض نمازیں

ادا کرتا ہوں اور اس پر زیادتی نہیں کرتا تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یعنی تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(امام احمد، مسند ابی یوسف، ج 1، ص 88، 89، 414)

16- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی امان (یعنی ذمہ داری) ہے کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کی امان کو نہ ڈوے کیونکہ جس شخص نے اس کی امان (ذمہ داری کے عہد) کو توڑا اللہ اس سے مواخذہ کرے گا یہاں تک کہ اسے اور اسے نہ دو روز میں چھینک دے گا۔

(امام احمد، مسند ابی یوسف، ج 1، ص 1037، 453)

17- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں صبح وقت پڑا، اُن میں ان کے لیے فضو اچھی طرح کیا، اور ان کے قیام، خشوع، رکوع اور توجہ کو پورا کیا (یعنی نماز کو صحیح طریقے سے ادا کیا) تو یہ نماز اللہ تعالیٰ کی طرف اس حال میں جاتی ہے کہ دروہن اور چنگدار ہوتی ہے۔ نماز کبھی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی اور جو شخص ان نمازوں کو صحیح وقتوں پر ادا نہیں کرتا نہ ان کے لیے وضو درست کرتا ہے اور نہ ہی ان کے خشوع، رکوع، اور توجہ کو مکمل کرتا ہے تو نماز اس حال میں جاتی ہے کہ تاریک وسیا ہو جاتی ہے اور نماز انہیں ہے اللہ تعالیٰ تجھے ایسے ہی ضائع کرے جیسے تو نے مجھے ضائع کیا حتیٰ کہ اس حال میں ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر اسے پھینکا جاتا ہے جیسے کسی پرانے کپڑے کو پھینکا جاتا ہے پھر اس نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، ج 1، صفحہ 179)

18- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز عشاء جماعت کے ساتھ ادا کی تو اس نے گویا نصف شب تک عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز جماعت پڑھی تو اس نے گویا ساری رات جماعت کی۔

(الترغیب والترہیب، ج 1، صفحہ 185)

19- سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دے گا جس سے وہ داخل ہوگا۔

(اکثر، جلد 7، ص 8، 19086، صفحہ 132)

20- سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچ فرض نمازوں کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ اعزازات عطا فرما دیتا ہے۔ (i) اس سے رزق کی کبھی اٹھا لیتا ہے، (ii) اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا

ہے۔ (iii) اسے مہمہ اعمال کی امت کے دن دامن ہاتھ میں دے گا۔ (iv) وہ پہل سراط پر چلنے کی طرح گزرے گا۔ (v) اور حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جایگا اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سزا میں دیتا ہے پانچ دنیا میں موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے وقت دنیا میں ملنے والی سزائیں ہیں۔ (i) اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔ (ii) اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹا دی جاتی ہے۔ (iii) اسے اللہ تعالیٰ کی عمل کا اجر نہیں دیا۔ (iv) اس کی دعا آسمان کی طرف اٹھائی نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) اسے نیک لوگوں کی دعاؤں سے حصہ نہیں ملتا۔ موت کے وقت ملنے والی سزائیں ہیں۔ (i) وہ ڈبل ہو کر مرتا ہے۔ (ii) بھوک کی حالت میں مرتا ہے۔ (iii) پیاسا مرتا ہے اگرچہ دنیا کے تمام سمندروں کا پانی اسے پایا جائے تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھتی۔ قبر میں ملنے والی سزائیں یہ ہیں۔ (i) اس کی قبر ٹھک ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پٹلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔ (ii) اس کی قبر میں آگ لگ جاتی ہے اور وہ صبح شام اس آگ میں لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے۔ (iii) اس کی قبر پر ایک اثر دھما کر کر دیا جاتا ہے جس کا نام: اَلْمَشْجَاعُ الْقَفُورِ ہے اس کی آنکھیں آگ کی آواز سن کر ہونٹوں سے کہنے لگے گا اور ہر آن ایک دن کی مسافت کے برابر لمبا ہوگا وہ میت کو ڈرے گا اور کہے گا میں ہوں اَلْمَشْجَاعُ الْقَفُورِ ع کی آواز کو نہ کر دینا کی طرح ہوگی وہ کہے گا مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز غیر ضائع کرنے پر طوع اُفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ زہر ضائع کرنے پر عریض مارتا رہوں اور نمازِ زہر ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں جب بھی وہ اسے مارے گا تو 10 گز تک زمین میں جھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ اور قبر سے نکلنے وقت کی تین سزائیں ہیں۔ (i) اس کا حساب پتلی سے لیا جائے گا۔ (ii) اللہ تعالیٰ اس سے راض ہوگا۔ (iii) اور اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ (یعنی یہ نمازی) قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطروں میں لکھا ہوگا پہلی سطر میں لکھا ہوگا اے اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر میں لکھا ہوگا اے غضب خداوندی کے ساتھ خفیہ طور پر شخص اور تیسری سطر میں لکھا ہوگا جس طرح تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا اس طرح آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوگا۔

(ناب، جلد 4، ص 43)

21۔ نبی پاک ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں یوں دعا فرمائی یا اللہ ہم سے کسی کو بد بخت یا محروم نہ بنانا پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بد بخت یا محروم کون ہے؟ صحابہ کرام (علیہم السلام) نے بوجھایا: رسول اللہ ﷺ ہوں ہے؟ فرمایا: جو نماز پڑھتا۔ (کتاب کبائر ص 43)

22۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امت کے سب سے پہلے نماز پڑھنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور جن میں ایک واوی ہے جسے کُٹھم کہتے ہیں، کہا جائے گا: تپاس اس میں ساہن ہیں، اور ہر ساہن اوست کی گردن کی طرح موٹا ہوتا ہے اس کی لمبائی کئی سینے کی مسافت جتنی ہے اور جب وہ نماز نہ پڑھنے والوں کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس شخص کی رگوں اور رگوں میں ستر سال تک ٹھکے گا۔ (کتاب کبائر ص 43)

23۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی امرا کیل ایک عورت حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے بڑا آگاہہ سرزد ہوا ہے اور میں نے بارگاہِ خداوندی میں اس گناہ سے توبہ کر لی ہے آپ ﷺ نے دعا مانگیں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا گناہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے زنا سرزد ہوا جس سے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قاتل! تیرا جو مرتد ہو گیا ہے اسے قتل کر دیا۔ آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں بھی جلا دے۔ چنانچہ وہ جلا دیا اور ہر کوہاں سے چلی گئی۔ اتنے میں حضرت جبریل رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا اے موسیٰ رضی اللہ عنہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے موسیٰ رضی اللہ عنہ توبہ کرنے والی عورت کو آپ نے کیوں واپس کر دیا؟ کیا آپ نے اس سے زیادہ برائی والا نہیں دیکھا؟ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبریل رضی اللہ عنہ اس سے زیادہ شر والا کون ہے؟ فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے۔ (کتاب کبائر ص 44)

☆☆.....نماز پڑھنے کا طریقہ.....☆☆

نماز پڑھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ با وضو کھڑے ہو کر اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے نیچوں میں چار انگلیں کا فاصلہ رہے۔ اور دونوں ہاتھ کا نون تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی کو سے نیچو

جائیں اور انگلیاں نہلی ہوئی ہوں نہ خوب ٹھکی۔ بلکہ اپنی اپنی حالت پر Normal رکھیں اور تنہا یا اس قبلہ کی طرف ہوں نہ نظر پڑے کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھتی ہے ان کا نیت یعنی دل میں اس کا نیا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ اچھا ہے۔ (خلافتِ نبوت میں سے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز اگر آپ بغاوت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پچیس امام کے اب تک ہر قریر یریعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے آتھہ نیچو لائے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ سیدھی پٹیلی کی کڑی کی پٹیلی یعنی اٹلی کے سرے پر اور سچ کی تین انگلیاں اٹلی کا کافی کی پینے پر اور انگوٹھا اور نیچو لائے (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اٹل بغل ہوں اب شروع ہے

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ يَا كَافِرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت باندھے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ تھوڑا پڑھئے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اللہ کے نام سے شروع ہو میرا نام نرم والا

یہ تھوڑا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسمِ خوبیاں اللہ کو جو ماک ماک ہرے جہان والوں کا بہت مہربا نام نرم والا درود بجز اکانک ہم سبھی کو پچیس اور پچیس سے مدد چاہیں۔ کہ ہم کو ہر عمارت چلا راستہ انکا جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا جن پر غضب ہو اور نہ دیکھے ہوؤں کا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سورۃ فاتحہ کر کے آیتیں کہتے ہیں تین یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا

کوئی سورت مثلاً سورۃ الاخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ لَمْ يُولَدْ ۝

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ انکی کوئی

وَلَمْ يُولَدْۖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اولیٰ داور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہنے کوئے رکوع میں جائے اور مخلوق اس طرح تاجھ سے بڑے کچھ بھینسا چھٹوں
پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ چھٹے کچھ بھینسا ہوئی اور سر پٹہ کی سیدھ میں ہوا پوچھا کچھ نہ ہوا اور نظر
قدوس پر ہو کہ ازم کتب نام کو راز کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا
پروردگار) کہ کچھ تسبیح سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (یعنی اللہ نے اس کی کتب کی جس نے اس کی

تصرف کی) کہتے ہوئے بالکل سیرے کھڑے ہو جائے اس حالت میں کھڑے ہوئے کو قوم کہتے ہیں۔
 اے آپ مندر میں اپنی ایک لہر نما پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہیں اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ (اے اللہ، اے اے مالک سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔ وَفَسَدَ لَکَ الْحَمْدُ بھی ہو سکتے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح کہتے ہیں کہ اپنے کچھ پہلے گئے زمین پر رکھتے پھر ہاتھ پھر دووں ہاتھوں کے بیچ اس طرح سر رکھنے کہ پہلے مالک، پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھنے کہ کاک کی نوک نہیں بلکہ بکے گئے اور پیشانی زمین پر جم جائے اس دوران نظر مالک پر رہے یا بازوؤں کو کروٹوں سے پیٹ کر اوٹوں سے اور اوٹوں کو پھنڈیوں سے چار کھنکے، اہر گھرف میں ہوں اور بازو کروٹوں سے لگائے رکھنے) اور خیال رکھنے کہ دووں پاؤں کی صوں اٹھکیوں کا رخ اس دوران قبیلہ کی طرف رہے کہ صوں اٹھکیوں کے پیٹ (یعنی اٹھکیوں کے تنوں کے اٹھرے ہوئے حصے) زمین پر لگند ہیں۔ ہتھیلیاں بھی رچیں اور اٹھکیاں قبیلہ اور ہیں مگر کاک یاں زمین سے لگی ہوئی سر رکھنے اور اب کم از کم تین ہاتھوں سے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیْ اَلا عُلَی (پاک ہے ہر پروردگار سے بلند) پڑھتے پھر سر اس طرح اٹھائے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھیں اٹھیں۔ پھر سیدہ قائمہ کم کڑا کرے اسکی اٹھکیاں قبیلہ رخ کر دیکھیں اور اناؤں مگر کاک اس رخ سے سیدہ ہو کر پھنڈیاں بچھا کر اوٹوں پر گھنٹوں کے

پاس رکھنے کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قلب کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹوں کے پاس ہوں دونوں ہتھوں کے درمیان جیسے کوئلہ کہتے ہیں۔ اگر کم از کم ایک یا شُبْحَانَ اللہ کی تکبیر کا مقدّم اٹھریا اس وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ اَغْفِرُنِي (یعنی اللہ! میری مغفرت فرما) کہہ لینا مستحب ہے مگر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے بعد سے ہی کی طرح دوسرا بعد کہجئے۔ اب اس طرح سرائے جئے پھر ہاتھوں گھٹوں پر رکھ کر پوچوں کہ تیل کھڑے ہو جائے غصے وقت بغیر مجبوری زین پر ہاتھ سے لیگ مٹ کر لگائے۔ اس طرح ایک رکعت ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ پڑھ کر الحمد شریف اور سورت پڑھئے۔ اور پہلی کی طرح رکوع اور بعد سے کہجئے دوسرے بعد سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا چلا پھر اٹھا کر کے اٹاؤں گا۔ پھر کھجے گا۔ اور رکعت کے دوسرے بعد سے کے بعد بیٹھنا بعد اٹھا ہے۔ اب تہجد میں تہجد پڑھئے۔

تلاہ قرآن فاعلمی اور ابائی جاسن اللہ تعالیٰ کے لیے
 ہیں سلام ہو آپ کے لیے اسے ابی اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں
 اور برکتیں سلام ہو آپ کو اور اللہ کے نیک بندوں
 کے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ
 کے بندے اور رسول ہیں۔

[illegible]

نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رکعت کے قیام میں قراءت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہیے کیونکہ امام کی قراءت مقتدی کے لیے کافی ہے پھر چار رکعتیں پوری کر کے قعدہ اخیرہ میں تسبیح کے بعد درود ابراہیمی (عالیہ الصلوٰۃ والسلام) پڑھئے۔

اے اللہ درود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا (سیدنا ابراہیم پر) اور ان کی آل پر یہ شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ بרכת نازل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے بרכת نازل کی (سیدنا ابراہیم اور ان کی آل پر) بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر کوئی بھی دعائے با ثورہ پڑھئے مثلاً یہ دعا پڑھ لیجئے۔
 رَبِّ اجْعَلْنِي مُفِيًّا الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي
 وَرَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَنَا وَرَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْ
 وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝
 اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لیے پہلے اور تین رکعتوں کی طرف منکر کے اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ صَلَاتُكَ وَرَحْمَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ اور اسی طرح بائیں طرف امام نماز ختم ہوئی۔

(ترجمہ) بھارتیہ جلد 1 صفحہ 504۔ نوین شریعت صفحہ 100۔ نماز کے احکام صفحہ 181)

☆ نماز کے مسائل ☆

نماز کے مسائل پڑھنے سے پہلے چند تعریفات ذہن نشین کر لیجئے۔

فرض کی تعریف: جو بات دلیل قطعی (جس کا ثبوت قرآن یا حدیث متواترہ) سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل

جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔

واجب کی تعریف: جو بات دلیل قطعی (جس کا ثبوت قرآن وحدیث متواترہ سے نہ ہو بلکہ احادیث یا بعض اقوال ائمہ) سے ثابت ہو۔

سنت مؤکدہ کی تعریف: وہ فعل جس پر حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کیلئے کبھی ترک بھی کیا ہو اسے سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔ اور ایسی سنت جس میں شریعت میں تاکید آئی ہے اگر کوئی شخص بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحقِ ملامت ہے اور اگر ترک کرنے کی عادت بنالے تو فاسق مہرود و الشہادۃ و تحقیق ثار ہے (یعنی انکی کواہی قابل قبول نہیں اور جنم کا حقدار ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ مرگاہٹھرا لیا جائے گا اور گنہگار ہے اگر چہ اس کا گناہ دوبارہ سے ترک ہے)۔

سنت غیر مؤکدہ کی تعریف: وہ فعل جس پر حضور ﷺ نے ملامت (عقوبی) نہیں فرمائی، اور نہ اس کے ترک کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت اس کے ترک کو نا پسند جانا اور اور آپ ﷺ نے وہ عمل بھی کیا ہو۔

نفل کی تعریف: وہ فعل جو فرائض و واجبات پر زائد ہو اور اس کا ارتکاب افضل و مستحب ہو اور اس کے ترک کرنے سے کوئی کراہت اور گناہ نہ ہو۔

مستحب کی تعریف: وہ فعل جو شریعت میں پسندیدہ ہو اور ترک کرنے پر کسی قسم کی کوئی نا پسندیدگی نہ ہو چاہے وہ کام یا پاک ﷺ نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

مباح کی تعریف: وہ فعل جس کا کرنا یا نہ کرنا یکساں ہو۔

مکروہ کی تعریف: وہ فعل جو شریعت کو پسند نہ ہو انکی دو قسم ہیں (1) مکروہ تحریمی (2) مکروہ تنزیہی (1) مکروہ تحریمی کی تعریف: وہ فعل جس کا ارتکاب سے عبادت بائیں بائیں سے اور اس کا ارتکاب کرنے والا گناہگار ہوتا ہے۔ اور یہ واجب کے مقابل ہے۔

(2) مکروہ تنزیہی کی تعریف: وہ فعل جو شریعت کو نا پسند ہو مگر اس پر عذاب کی وعید نہ ہو اور یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے اس کے ارتکاب سے چٹا چاہیے تا کہ عذاب میں کمی نہ ہو۔

سوال 1: نماز کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب: نماز کی 6 رکعات ہیں: (1) طہارت (2) سحر سورت (3) استقبالیہ قبلہ (4) وقت (5) نیت (6) تکبیر تحریمہ۔
(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 475 تا 476، ماہنامی بیروت جلد 1 صفحہ 266)

سوال 2: نماز کے کتنے فرض ہیں؟

جواب: نماز کے 7 فرض ہیں: (1) تکبیر تحریمہ (2) قیام (3) قراءت (4) رکوع (5) سجود (6) قعدہ اخیرہ (7) خروج بصدقہ (کوئی ایسا فعل جو نہی نماز ہو جائے یا نہ ہو جائے کرنا) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 507)

سوال 3: نماز کے کتنے واجبات ہیں؟

جواب: نماز کے تقریباً 30 واجبات ہیں: (1) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کرنا (2) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا بصورت نماز یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ (3) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (4) الحمد شریف اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ اللہ الخ خنی الخ جنم کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (5) قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا (6) ایک کھدے کے بعد بالترتیب دوسرا کھدہ کرنا (7) تبدیل ارکان یعنی رکوع بخود سجود اور جہل میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ظہرہ (8) قوسیدہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑ ہونا (محض لوگ کر سیدھی نہیں کرتے اس طرح اُن کا واجب چھوٹ جاتا ہے) (9) جلسہ یعنی دو رکعتوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (محض لوگ جلسہ پڑھنا کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے کھدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح اُن کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔ چاہے کتنی جلدی کی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز کو رخصت کر دیا جائے اور واجب الاعداد ہوگی۔

10۔ قعدہ اولی واجب ہے اگرچہ نماز نفل ہو (در اصل نفل نماز کا ہر قعدہ و قعدہ اخیرہ ہے اور فرض ہے) اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا کھدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور کھدہ نہ کرے، اگر نفل کی تیسری رکعت کا کھدہ کر لیا تو چار رکعت پوری کر کے کھدہ ہو کر سجدہ ہو اس لیے واجب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر رکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر تیسری یا چارٹی (علیٰ ہذا التقیاس) رکعت کا کھدہ کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ فرض کے بجائے واجب ہو گیا۔ (11) فرض وتر اور

سنت منکوحہ میں تشہید (یعنی التیبات) کے بعد کچھ نہ پڑھنا (یعنی دو رکعت والے فرض اور سنت منکوحہ میں (12) دونوں قعدوں میں تشہید مکمل پڑھنا اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور کھدہ نہ ہو واجب ہوگا۔ (13) فرض وتر اور سنت منکوحہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہید کے بعد اگرچہ خیالی میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا کہ لیا تو کھدہ ہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز نفل واجب ہے۔ (14) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ "السلام" دونوں بار واجب ہے لفظ "السلام" واجب نہیں بلکہ سنت ہے (15) دوسرے تکبیر کو تکبیر کہنا (16) اور دعائے قنوت پڑھنا (17) عیدین کی چھ تکبیریں (18) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ "اللہ اکبر" ہونا (19) ہماری نماز میں مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں اور فجر، جمعہ و عیدین میں ہر اربع اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو سجدہ یعنی بلند آواز کہ کم از کم تین آدنیٰ نہ کیں) سے قراءت کرنا (20) غیر ہماری نماز میں ظہر، عصر میں آہستہ قراءت کرنا (21) ہر فرض واجب کا اُس کی جگہ پر ادا کرنا (22) رکوع ہر رکعت میں ایک بار کرنا (23) کھدہ ہر رکعت میں دوبار کرنا (24) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (25) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پڑھنا نہ کرنا (26) آیت کھدہ پڑھنی ہو تو تلاوت کرنا (27) کھدہ نہ ہو واجب ہو تو کھدہ نہ ہو کرنا (28) و فرض یا دو واجبات فرض دو واجب کے درمیان تین تنقیح کی قدر (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقف نہ کرنا اگر دوا کر لیا تو کھدہ نہ ہو واجب ہو جائے گا (29) امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے ہو یا آہستہ آواز سے و مقتدی کا چپ رہنا واجب ہے کیونکہ امام کے پیچھے مقتدی کی قنوت کرنا منع ہے (30) قراءت کے استقامت و اجابت میں امام کی پیروی کرنا۔

(مختصاً بہار شریعت جلد 1 صفحہ 517۔ نماز کے احکام صفحہ 217)

سوال 4: نماز کے مقدمات کتنے ہیں؟

جواب: نماز کے مقدمات 29 ہیں:

(1) نیت کرنا: (2) کسی کو سلام کرنا (3) کسی کے سلام کا جواب دینا (4) چپٹیک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چپٹیک آئے تو خاموش رہے) اگر الحمد للہ کہ لیا بھی طرح نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو نارغ

امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کر کہ آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نماز غارت (خالف) کرتے ہیں بلکہ اجماع ان کا کہ کو ابھی طرح نہ جانتا ہو اسے ٹکیر نہیں بننا چاہیے۔ (29) قراءت یا ذکر نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ ماہنامی جلد 1 صفحہ 321۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 604۔ نماز کے احکام صفحہ 239 تا 246)

سوال 5: نماز کے مکروہات تحریم کتنے ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تحریم تیس (30) سے زائد ہیں۔

(1) کپڑے یا بدن کے ساتھ کیلنا (2) کپڑا سینا مثلاً جد سے جس جاے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا کر ٹی ننگے (اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑنے میں حرج نہیں) (3) کپڑا الٹا مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح چادر ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں (ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ الٹک رہا ہو تو حرج نہیں) (4) آدھی کٹائی سے زیادہ آستین کا چڑھنا ہوئی ہونا (5) زور کا جیٹا شب یا پاخانہ کی حاجت معلوم ہوتے ہوئے نماز پڑھنا (اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کر دینی گناہ ہے ہاں اگر ایسا ہے کہ فرافط اور وضو کے بعد نماز کا وقت ہی ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے) اور اگر اسی دوران نماز میں یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں کچھ ٹھہرنا ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اس طرح نماز پڑھ لی تو گناہ ہو سکے۔ (6) انگلیاں چٹھنا یا انگلیوں کی قبضی یا بندھنا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو مسجد کے ارداسے سے ٹھٹھو تشکیک ایسی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نماز کا حکم میں ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 359)

اور نماز کے لیے جاے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

(7) کمر پہ ہاتھ رکھنا (8) ادر اور منہ پھیر کر دیکھنا (مگر نہ تکبیر سے بغیر صرف آنکھیں پھیر کر ادر ادر باضورت دیکھنا کہ وہ تھیں یا نہیں) اور کسی غرض کی وجہ سے ہوتو حرج نہیں) (9) اللہ-آسمان کی طرف اٹھنا (10) ناک اور منہ کو پیچھا (11) باضورت نہ کیلنا (یعنی وضو وغیرہ کرنا) (12) نماز میں آگے یا دائیں یا بائیں یا سر پر توجہ وغیرہ میں یا جہد سے کی جگہ نماز کی تھوہیر ہو یا پیچھے ہی ہو۔

(13) اُن اُقرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ الناس پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۃ الفلق پڑھنا (14) کسی واجب کو چھوڑ دینا مثلاً قوسہ اور جلسہ میں سیدے ہونے سے پہلے تہجد میں چلے جانا (اس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصیت عدولت نظر آتی ہے یا دیکھتے ہیں بھی نماز میں اس طرح کی چھی ہوں گی سب کا دلونا یا ادب ہے) (15) قیام کے علاوہ کسی اور جگہ قرآن کریم پڑھنا (18) کوع میں قراءت ختم کرنا (16) انکار کپڑا پہن کر یا کوڑھ کر نماز پڑھنا (17) انام سے پہلے معتدی کا کوع و تہجد وغیرہ میں چلے جانا یا انام سے پہلے کپڑا اٹھانا (18) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پا جامہ یا تہجد میں نماز پڑھنا (29) کسی آنے والے شہاد کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کے لیے) امام کو نماز کو ٹوک دینا (اگر اکی نماز پر اعانت (مدد) کے لیے ایک یا دو قیام کی تھڑ تک ٹوک دیا تو حرج نہیں) (30) زمین مغصوبہ (لکڑی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو یا پراکھیت جس میں زراعت موجود ہو یا پتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا (31) قہر کے سامنے قہر اور نمازی کے بچنے کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا (32) عطار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا (بکھان میں چاہا بھی ممنوع ہے) (33) کڑے وغیرہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا جس سے سینہ ٹھکرا رہے ایسی حالت میں نماز پڑھنا (ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں ٹھکرا تو پھر مکروہ تہتر ہے۔

(اصولہ ماہنامی جلد 1 صفحہ 332۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 624۔ نماز کے احکام صفحہ 247)

سوال 6: نماز کے مکروہات تہتر میں کتنے ہیں؟

جواب: نماز کے مکروہات تہتر میں تیرہ ہیں (30) ہیں۔

(1) تہجد یا کوع میں باضورت تین بار تسبیح سے کم پڑھنا۔ (حدیث پاک میں اسی کوع میں ہی تھ گئیں مارنا فرمایا گیا ہے) ہاں اگر وقت تنگ ہے یا ریل گاڑی چلے جانا کا خوف ہے تو حرج نہیں) (2) کام کاج کے میلے چیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (جب کراسکے پاس اور کپڑے بھی موجود ہوں اگر تہوں تو کراہت نہیں) (3) نماز میں انگلیوں پر آجیوں (یا تہیمات) کا لٹھنا (4) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (5) بالندردار یا تہتی (یعنی پتھر کی) مار کر بیٹھنا (6) دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا بچھانا جب کہ ایک یا دو بار ہو (اور اگر چھٹا جھلا تو نماز جاتی ہے) (7) اگر لکڑی لپٹا اور خواہو تو او

کھانا کھانا (اگر طبیعت چاہتی ہو تو کھانے یا کھانے میں حرج نہیں) (8) نماز میں ٹھوکانا (9) فرض کی ایک رکعت میں کسی صورت یا آیت کو بار بار پڑھنا اور عذر سے ہو کر حرج نہیں مثلاً ٹھوکانے سے پہلے یا بعد (10) تہجد میں جاتے وقت کھینے سے پہلے یا بعد زینت پر رکنا یا نہی تہجد سے اٹھتے وقت تہجد سے پہلے اٹھنا نماز تہجد کو ہر روز ہے (11) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور آیتیں زور سے پڑھنا (12) نماز پڑھنا یا لاغی وغیرہ پر لگنا (13) آستین کو بچھا کر تہجد کرنا تاکہ پیڑے پر خاک نہ لگے کروہ ہے (اور تہجد کی وجہ سے ہو کر بھر کر جی ہے) اور گرنی سے بچنے کے لیے کپڑے پر تہجد کیا تو حرج نہیں (14) دائیں بائیں ٹھوکانا (15) یعنی دائیں پاؤں پر اور بائیں پاؤں پر زور دینا سنت ہے اور سجدے کے لیے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اٹھتے وقت اپنی طرف زور دینا مستحب ہے۔ (15) منہ میں کوئی چیز لیے ہوئے ہونا (اگر انکی وجہ سے قراءت حق نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں جو کہ قرآن پاک کے نہ ہوں تو نمازی فاسد ہو جائے گی۔ (16) نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہے میں خشوع نہ ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے کہ آنکھیں بند کرے تاکہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی ہو سکے۔ (17) تہجد سے جاتے ہوئے کھینے سے پہلے نماز تہجد میں زینت پر رکنا (18) تہجد وغیرہ میں انگلیوں کو قبضہ سے چھیر دینا (19) ایسی جگہ نماز پڑھنا جس سے دھیان سے مثلاً زینت اور بولہ و غیرہ (20) باقی آگ کے سامنے نماز پڑھنا (اگر چشم یا چہرے کے سامنے ہو تو حرج نہیں) (21) نماز تہجد سے کبھی بچھڑا (22) امر کا تہجد میں ران کو پیٹنے سے چپکنا (معمور تلماسے کی) (23) نماز کے لیے دوڑنا (24) عام راست (25) کوڑا ڈالنے کی جگہ (26) نماز خانہ (یعنی جگہ پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں) (26) اطمینان (یعنی گھوڑے یا باندھنے کی جگہ) (27) غسل خانہ (28) مویشی خانہ (خصوصاً جہاں اونٹ باندھے جاتے ہوں) (29) امتیاز خانہ کی چھت (30) حرا میں طائرہ سے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہوں نگاہوں پر نماز پڑھنا مکروہ و حرج نہیں ہے۔

(فتاویٰ ہدایت جلد 1، صفحہ 630 نماز کے احکام جلد 1، صفحہ 269 نماز کی تعظیم جلد 1، صفحہ 216)

سوال 7: بیچہ کر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: بیچہ کر نماز پڑھنا عذر کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر ایک شخص بچہ کو کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہے اگرچہ سہارے کے ذریعے تو ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر کہے کہ بچہ اگر طاقت نہ دے تو بیچہ جائے۔ آج کل اکثر لوگ اس کے خلاف کرتے ہیں ذرا تکلیف ہوئی تو نماز بیچہ کر پڑھ لی جیسے کہ عذر کے ہو کر گھر کو لے دینے (اس طرح اکثر لوگ گھٹنوں یا ہر کمرے سے جیسے ہیں لیکن جب نماز کی باری آتی ہے تو بیچہ کر نماز پڑھتے ہیں) یا درمیان میں نمازیں قطعاً پڑھ لیتی ہیں یا بیچہ کر جیسے جس قدر اور جس طرح کھڑے ہونے کی قدرت ہو اتنی قیام ہر رکعت میں فرض ہے یہ سنا بھی طرح یا در کھنا چاہیے۔

(فتاویٰ ہدایت جلد 1، صفحہ 372 نماز کی تعظیم جلد 7، صفحہ 313 نماز کی تعظیم جلد 1، صفحہ 571)

سوال 8: تہجد میں اگر ناک زینت پر نہ لگے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: تہجد میں ناک زینت پر لگا کر ہڈی تک دبا دیا واجب ہے تو اگر کسی نے اس طرح تہجد کیا کہ اس کی ناک زینت پر نہ لگی یا زینت پر لگی مگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ و حرجی اور واجب الاعداد (یعنی نماز دوبارہ پڑھنی) ہوگی۔

سوال 9: تہجد میں دونوں پاؤں زینت سے اٹھے یا صرف ایکوں کا سر زینت سے لگا رہے تو اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر تہجد میں دونوں پاؤں زینت سے اٹھے یا صرف ایکوں کے سر سے زینت سے لگے اور کسی انگلی کا پیٹ بچھا نہیں تو اس صورت میں نماز باطل نہیں ہوگی۔ اور اگر ایک دو انگلیوں کے پیٹ زینت سے لگے اور اکثر کے پیٹ نہیں لگے تو اس صورت میں نماز مکروہ و حرجی واجب الاعداد ہوگی کیونکہ تہجد سے میں پاؤں کی کم از کم ایک انگلی کا پیٹ زینت پر لگے یا ہر فرض ہے۔ اور پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ زینت پر ہٹے ہو یا واجب ہے۔ اور پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زینت پر لگانا سنت ہے۔

(فتاویٰ ہدایت جلد 1، صفحہ 251۔ نماز کی تعظیم جلد 1، صفحہ 530)

سوال 10: بیچہ کر نماز پڑھیں تو کوع میں کتنا ٹھکانا چاہیے اور اس حالت میں سر کیوں کاٹنا؟

جواب: بیچہ کر نماز پڑھیں تو کوع کا درجہ کمال اور طریقہ اعتدال ہے کہ پیشانی تک کر گھٹنوں کے

مقابل آ جائے۔ اور اس حالت میں سر نہ کوٹھا، فعل غث (فصول) ہے جو کم سے کم کرو تہی نہیں ضرور ہے۔
(اصحاب، ۱، فیض، ۱، جلد 1، صفحہ 250)

سوال 11: نماز کے دوران تہجد میں درد دہرا لگتی رہتے ہوئے لفظ "سیدنا" کا اضافہ کرنا کیا؟

جواب: سرکارِ دو عالم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ لفظ "سیدنا" کا اضافہ کرنا جائز بلکہ افضل و مستحب ہے۔
(فتاویٰ فیض، ۱، جلد 1، صفحہ 252)

سوال 12: نماز کے دوران جمائی تو آنے کا کرنا کیا ہے؟

جواب: نماز میں جان یا پھر کمر ہما لینا نہ کرو، چربی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں کرو، کمر مستحب ہے اور اگر روکنے سے نہ رکے تو ہوش کو دانتوں سے دبانے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا (سیدھا ہاتھ) یا بائیں (یعنی اٹا) ہاتھ منہ پر رکھ دیا جائے یا آستین سے منہ چھپا لیا جائے، عیاد میں دائیں ہاتھ سے اور دوسرے موقع پر بائیں ہاتھ سے منہ ڈھانکا کرنا ہے۔
(فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 333۔ بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 627)

سوال 13: مسجد کی کوئی پہلی نماز پڑھنا کیا؟

جواب: ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا نہ کرو، تہی ہے جسے پہن کر کوئی شخص معزز لوگوں کے سامنے جانا گوارہ نہیں کرتا اور مسجد میں یا مسکن یا مسجد کے چوں کی جو بیجاں رکھی ہوئی ہیں ظاہر ہے ان کو پہن کر کوئی مسجد سے باہر نکلتا اور لوگوں کے سامنے جانا گوارہ نہیں کر لیا لہذا ان کو پہن کر نماز پڑھنا نہ کرو، تہی ہے۔
(فتاویٰ دارالافتاء، جلد 2، صفحہ 238)

سوال 14: اگر نماز میں 4 رکعت فرض نماز پڑھ رہا ہو اور دوسری رکعت میں احتیاط کے بعد بھی درود شریف پڑھ لے تو مسجد ہو کر یا ہو کر یا نہیں؟

جواب: تہجد، اولیٰ میں تہجد کے بعد اگر درود شریف اثناء پڑھا (اللہم صل علی محمد) تو تہجد ہو واجب ہو جائے گا، اس کی وجہ یہ نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں نہ خیر ہوئی اگر تہی در نماز میں خاموش بھی پڑتا تو بھی تہجد ہو کر یا واجب ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 713۔ نماز کے احکام، صفحہ 278)

سوال 15: اگر کوئی شخص 24 فرض واپلی نماز میں بھول کر اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: چار رکعت فرض نماز میں چوتھی رکعت کے بعد تہجد نہ کیا تو جب تک پانچویں رکعت کا تہجد نہ کیا ہو یا نہ فرض کے بعد تیسری رکعت نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور احتیاط پڑھنے کے بعد تہجد ہو کر لے (نماز ہو جائے گی) اگر پانچویں رکعت نہ کیا ہو یا پھر میں دوسری رکعت میں نہیں بیٹھا اور تیسری رکعت نہ کیا یا مغرب میں تیسری ہے نہ بیٹھا اور چوتھی رکعت نہ کیا تو ان سب صورتوں میں فرض پڑھ لیں گے (لہذا ان کو دوبارہ پڑھنے)

سوال 16: بائیں ہاتھ کے پچھلے پڑھنا کیا؟

جواب: بائیں ہاتھ کے پچھلے بائیں کی نماز میں ہو سکتی ہے نماز فرض ہو یا کیوں کہ بائیں ہاتھ کی امامت کے لیے بائیں ہاتھ شرط ہے بائیں ہاتھ بائیں ہاتھ کی جماعت کروا سکتا ہے اگر سمجھ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 444۔ بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 581)

سوال 17: نماز پڑھنے کے بعد مصیٰ کو لپیٹ دینا کیا؟ اور اگر لوگ صرف مصیٰ کا آگے سے کونا موڑ دیتے ہیں اس وجہ سے کاس پر شیطان نماز پڑھ لے گا کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: نماز کے بعد مصیٰ کو لپیٹ کر رکھ دینا اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے مگر بعض لوگوں کا مصیٰ کا صرف کونا اس وجہ سے موڑ دینا کہ اس پر شیطان نماز پڑھ لے گا یہ بے اصل (یعنی اس کی کوئی حقیقت نہیں) ہے۔

(بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 489)

سوال 18: بھوتوں کا باریکہ کیڑہ پڑے (جن سے بالوں کی سیاہی چلتی ہو) سر پر لے کر نماز پڑھنا کیا؟

جواب: بھوتوں کا اقتدار ایک دوسرے پر سر پر لے کر نماز پڑھنا کہ بالوں کی سیاہی چلتی ہو اس سے نماز نہیں ہوگی جب تک کہ اس پر کوئی ایسا چیز نہ پڑے جس سے بال وغیرہ کا رنگ بچھ چائے۔ اور یا دھنیں کہ اقتدار ایک کچھ اور پہن کر نماز پڑھنا جس سے بدن چمکتا ہو۔ ستر کے لیے کافی نہیں ہے اگر اس کپڑے میں ہی نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی بعض بھوتوں میں باریکہ ساڑھیاں یا غداہ کر نماز پڑھتی ہیں کہ اس سے ان کے چمکتے ہیں ان کی بھی نماز نہیں ہوتی۔ اور ایسا کچھ لپکنا جس سے ستر غور نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی

حرام ہے۔ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 268، بہار بیت جلد 1 صفحہ 480)

سوال 19: بڑھتیہ غنص کے پیچھے نماز پڑھنا کرکما؟

جواب: بڑھتیہ غنص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اگر اس کے پیچھے نماز پڑھی تو باطل ہوگی۔

(آئی ماہنامہ 6 جلد 6 صفحہ 573، بہار بیت جلد 1 صفحہ 562)

سوال 20: جو امام ہذا کو طاعتا ہو جیسے والصالین کو و ظالین پڑھے یا جہاں جہاد ہو اس کو طاعتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شرعی نقطہ نظر سے ہذا کو طاعتا جیسا کہ فی زمانہ بعض لوگوں نے اپنی پہچان باطلی ہے جائز نہیں ہے کیونکہ طاعتا رت کے رو سے ہر حرف کا ایک معنی اور طریقہ ادا ہے جس سے انحراف ممنوع ہے جو امام نماز میں تلاوت کے دوران ایسا کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ فقہاء کو مفرماتے ہیں کہ اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے تو دو کافر ہے۔

(شرح تفسیر کبیر صفحہ 167، آئی فیض اہل جلد 1 صفحہ 244، انوار اہل جلد 1 صفحہ 243)

سوال 21: نماز میں خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفیل، الم تکیف پڑھنا کرکما؟

جواب: نماز میں خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفیل، الم تکیف پڑھنا) مکروہ تحریمی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن اٹک کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اٹک دے۔ اور اگر بھول کر نماز میں ایسا ہو جائے تو گناہ نہیں۔ (ہاں اگر خارج نماز ہے کہ ایک سورۃ پڑھ کر پھر بخیر اٹک آیا کہ دوسری سورۃ پڑھوں وہ پڑھ لیا تو وہ اس سے اوپر کی قسمی تو اس میں جرح نہیں۔

(آئی ماہنامہ 8 جلد 8 صفحہ 239، بہار بیت جلد 1 صفحہ 549)

سوال 22: بڑھتیہ غنص کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھ لی تو کیا کتبہ مکبہ واجب ہوگا؟

جواب: فرض کی گنجلی رکعتوں (تیسری یا چوتھی رکعت) میں سورۃ تلائی تو مجیدہ ہوگی نہیں۔ اور قصد اچھی

جب بھی قرآن میں مکرر امام کو نہیں پڑھنی چاہیے اگر گنجلی رکعتوں میں الحمد نہ پڑھی جب بھی کتبہ ہوگی نہیں (کیونکہ فرضوں کی گنجلی رکعتوں میں قراءت کرنا ضروری نہیں ہے اگر نماز میں مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی تعداد میں بھی اگر طاعتا پڑھ لیا تو صحیح ہے کہ اس کے بعد کتبہ پڑھے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ لی جائے۔ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 361، بہار بیت جلد 1 صفحہ 71)

سوال 23: فجر کی جماعت سے پہلے وقت ہو تو نوافل یا قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پنج صادق کے بعد اور فجر کی فرض نماز سے پہلے اور بعد میں نوافل نماز نہیں پڑھنی چاہیے فجر کی دو سنتیں اور قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (تہذیب اہل جلد 1 صفحہ 129)

سوال 24: اگر تکبیر قوت یا دعا سے قوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے تو بعد کو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: تکبیر قوت یا دعا سے قوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے تو بعد کو واجب ہوگا۔ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 362، بہار بیت جلد 1 صفحہ 714)

سوال 25: جس شخص کو دعا سے قوت نہ آئی ہو تو وہ وتر میں کیا پڑھے؟ اور اگر دعا سے قوت کی جگہ سورۃ الاخلاص 3 بار پڑھ لی جائے تو وتر ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: وتر کی تیسری رکعت میں مطلقاً دعا پڑھنا واجب ہے اور بطور دعا دعائے قوت پڑھنا سنت ہے لہذا پہلی فرصت میں اسے یاد کریں تاکہ نماز وتر کے آخر کال سے محروم نہ رہیں اور جب تک دعائے قوت یا گنجلی کر پڑھ لیا تو تکبیر اٹکائی نہ جائے۔ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 362، بہار بیت جلد 1 صفحہ 714)

وَلَقَدْ عَذَّبْنَا الْقَادِرِينَ عَلَيْهِمْ عَذَابًا مُّهِمًّا لِّمَنْ يُّؤْتِيهِمُ الْغُلُوبَ لِيُذَكِّرُوا لِيَوْمَ السَّوْرَةِ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 339، تہذیب اہل جلد 1 صفحہ 870)

سوال 26: جماعت کے دوران اگر پیچھے رکوع میں آ کر کھڑے ہو جائیں تو کیا ان کے کھڑے ہونے سے نماز یوں کی نماز میں کوئی خلل واقع ہوگا یا نہیں؟

جواب: بچوں کو پیچھے کرکما کرنا چاہیے اگر کوئی بچہ یا چاند بچہ اگلی صف میں شامل ہو جائے تو اس سے نماز یوں کی نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ (آئی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 216)

سوال 27: اگر ایک شخص امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو اسے کبھی سیریں کہہ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے؟

جواب: اس شخص کو چاہیے کہ پہلے بالکل سیدھا کھڑا ہو کر نیت کرے اور گھبر کر نہ "اللہ اکبر" کہے پھر دوسری کبیر یعنی کبیر رکوع کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور امام کے ساتھ شامل ہو جائے یا تھکے یا نہ تھکے کی ضرورت نہیں کیونکہ حالت قیام میں ہاتھ تپا نہ ملے جاتے ہیں جب تک ہاتھ نہ ہوتا ہے۔ اگر نمازی یہ سمجھتا ہے کہ شام پڑھنے سے پہلے امام کو رکوع سے اٹھ جانے کا تو شمار پڑھنا چھوڑ دے اگر گنجانے (جلدی) میں سیدھا کھڑے ہوئے بغیر تکبیر تحریرہ جھکتے ہوئے کبھی اور اس طرح رکوع میں چلا گیا تو فرض یعنی قیام رو جانے سے رکعت نہیں ملے گی۔ (فتاویٰ تہذیب المسائل جلد 1 صفحہ 89)

سوال 28: جس شخص کو چپٹاب کے قطرے آنے کا مرض لاحق ہو اس کے بارے میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص کو چپٹاب کے قطرے آنے کا مرض لاحق ہو اور اس پر ایک وقت پورا الیا گزر جائے کہ وضو کر کے سر پہنچا کر نماز ادا نہ کر سکتا یہ شخص صاحب نذر ہے اس کا حکم یہ ہے کہ نماز کے وقت کے اندر وضو کرے اور وقت کے آخری حصہ تک یعنی نماز میں اس وضو سے پڑھنا چاہے پڑھنے سے قطرے کے مرض سے اس کو وضو نہیں ملے گا۔ (فتاویٰ دارالافتاء جلد 1 صفحہ 100)

سوال 29: اگر ایک شخص کی نماز کے لیے اس وقت آئے کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو اسے متیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے یا متیں چھوڑ دینی چاہئیں؟

جواب: اگر یہ شخص آجائے کہ متیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے گا تو متیں پڑھ لے اور اگر متیں پڑھنے سے جماعت فوت ہو جائے گا اندیشہ ہو تو متیں نہ پڑھے۔ (سنت جہر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف فرأض و واجبات نماز ادا کرے اور شہ، تھوڑا توڑ کر دے اور رکوع و سجود میں ایک ایک تسبیح پراکتفا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 191۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 546-865)

سوال 30: اگر فجر کی متیں پڑھ جائیں تو جماعت ہونے کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر فجر کی متیں پڑھ جائیں تو طلوع آفتاب کے کم از کم 20 منٹ بعد سے نیکر غروب کی (یعنی زوال کے وقت سے پہلے) تک پڑھ سکتے ہیں کہ مستحب ہے اس سے پہلے یعنی جماعت کے فوراً بعد

پڑھنا منع ہے۔ (مفتاح دارالشریعت جلد 1 صفحہ 191۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 664۔ نازک کے احکام صفحہ 343)

سوال 31: اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو سنتوں کی بھی قضا کرنی ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اگر زوال کے وقت سے پہلے فجر کی قضا نماز پڑھیں تو سنتیں بھی پڑھ لیں اور سنتیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 664)

سوال 32: اگر ظہر یا عصر کی پہلی 4 متیں پڑھ جائیں تو آخری کب پڑھنا چاہیے؟

جواب: ظہر یا عصر کی پہلی 4 متیں پڑھ جائیں تو فرض کے بعد پڑھ لے لیکن بہتر یہ ہے کہ فرض کے بعد (یعنی ظہر کے فرض کے بعد 2 متیں اور عصر کے فرض کے بعد 4 اور 2 متیں ہیں) ان کو پڑھ کر پھر جو 4 متیں رہ گئیں ان کو پڑھے، یہ بہتر طریقہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 416۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 694)

سوال 33: احتیاج پیش کی حاجت ہوتے ہوئے نماز پڑھنا کیا؟

جواب: شدت کا پورا غائب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ یا ریاح (چٹ کی گیس) کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء آجائے یا ہو تو پہلے بیت الخلاء میں جائے۔ (ترمذی ترمذی جلد 1 صفحہ 134-140)

سوال 34: اگر نماز پڑھتے وقت کوئی چیز چھو جائے تو اسکو مار سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کے مارنے کے باوجود نماز قائم کر سکتے ہیں یا ٹوٹ جائے گی؟

جواب: مارنا پتھر (یا کوئی بھی مادی چیز) کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ مارنے سے گزرے اور ایذا نہ پہنچے یا خوف ہو اور تکیف نہ پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے اور مارنا پتھر مارنے سے نماز نہیں جاتی جب تک کہ متین قدم چھو جائے نہ متین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز قائم ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 328۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 613)

سوال 35: آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیا؟

جواب: نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے مگر جب ٹھنکی رہے میں خشوع نہ حاصل ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ (الدر المنثور جلد 2 صفحہ 499۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 634)

سوال 36: اگر ایک شخص 9 بجے سوجائے اور 10 11 بجے اکی اکتھ کھلے تو اس وقت نماز تہجد پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نیز پڑھ سکتا ہے کیونکہ حدیث پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کسی کام پر گمان ہے کہ رات کو اکتھ کر سب نماز پڑھو گے تہجد ہو تو تہجد صرف اس کا نام ہے کہ آدھی رات اور سوا کر نماز پڑھے۔ (المجموع جلد 3، حدیث 3216، صفحہ 225، تہذیبی فیہ جلد 7، صفحہ 89)

سوال 37: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کونسی ہیں اور ادا کرنا کتنا کیلئے پڑھتا ہے؟

جواب: فجر کی دو رکعت اور چار سنت فرض سے پہلے والی اور دو فرض کے بعد والی اور مغرب کی دو سنت اور عشاء کے فرض کے بعد کی دو سنت، یہ سنت مؤکدہ ہیں۔ اور عصر کے فرضوں سے پہلے والی چار سنتیں اور عشاء کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔ اور جمعہ کے دن دو فرضوں سے پہلے کی چار رکعت اور بعد کی چار اور دو رکعت یہ سنت مؤکدہ ہیں سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ ادا کرنے کا طریق پڑھتا ہے: ظہر اور جمعہ کی پہلی چار سنتوں اور بعد کی چار سنتوں کے پہلے اعتدہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس دروشریف پڑھ جائے (اگر پڑھا تو نہ ہو تو سجدہ کرنا واجب ہوگا) اور تیسری رکعت میں ثنا بھی نہ پڑھی جائے اور باقی چار سنتوں کو ان تیرہ مؤکدہ سنتوں اور سنتوں میں دروشریف پڑھ جائے گا اور تیسری رکعت میں ثنا اور تہجد پڑھی جائے گی۔ (تہذیبی فیہ جلد 7، صفحہ 443، بحوالہ درالمنہاج جلد 1، صفحہ 96)

سوال 38: اگر نماز کے دوران جسم پر خارش ہو تو ہتھیلی کی اجازت ہے؟

جواب: نماز کے دوران جسم پر خارش ہو تو ضبط کرنے کی کوشش کریں لیکن اگر اس کے جب نماز میں دل پریشان ہو تو ایک رکن (یعنی قیام، رکوع، سجود، قعود وغیرہ) دوبارہ کھانے کی اجازت ہے ایک رکن میں تین بار کھانے سے نماز باقی رہے گی یعنی اس طرح کہ کھانے کا تھپنا پھر کھانا پھر کھانا یا اس طرح تین بار کیا دیا اور اگر ایک مرتبہ یا کھانے کا تھپنا یا کھانے کی ضرورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7، صفحہ 394، تہذیبی فیہ جلد 1، صفحہ 350)

سوال 39: جس نماز پر کعبہ شریف یا گنبد خضریٰ کا نقشہ بنانا تو اس پر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: اس مسئلہ پر نماز پڑھنا جائز ہے کہ اس کا حکم اصل جیسا نہیں ہے۔ البتہ گنبد خضریٰ یا کعبہ شریف کا

جہاں نقشہ بنایا ہو اس پر پاؤں نہ رکھیں کہ اس کی بھی تعظیم کا حکم ہے۔ (تہذیبی فیہ جلد 1، صفحہ 144)

سوال 40: نماز کے دوران موبائل کی ٹون بجننا شروع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نماز کے دوران اگر موبائل کی ٹون بجننا شروع ہو جائے تو ہمیں قلیل (یعنی ایسا ہی جس کو نئے سے دوسرے لوگ بھی گمان کریں کہ نماز میں ہی ہے قلیل نہیں کہا جاتا ہے) کے ذریعے موبائل کی ٹون بند کر دیں یعنی جب میں ایک ہاتھ والے موبائل کا ٹون دیا تو جس سے ٹون بجننا بند ہو جائے لیکن اگر پھر بھی ٹون بند نہ ہو تو ہر حکم ہے کہ نماز کو توڑ دے اور موبائل کو بند کر کے پھر نماز شروع کرے (دارالافتاء پاکستان کراچی) کیونکہ شرعیت کا مشاہدہ یہ ہے کہ انسان شروع اور ختم کے ساتھ نماز پڑھے اس لیے کچھ کاموں میں شرعیت سے فرما کر پہلے ان کو کر لیا جائے پھر نماز کو ادا کیا جائے جیسے کہ اگر کھانا سامنے آ جائے اور کافی بھوک بھی لگی ہو تو حکم ہے پہلے کھانا کھا لے پھر نماز ادا کرے، اسی طرح اگر چٹا بلیا استنجاء کی حاجت ہے ہو تو پہلے ان سے فارغ ہو جائے پھر نماز ادا کرے اور اگر کسی نے اسی حالت میں (یعنی خیر بھوک، چٹا بلیا وغیرہ) کی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 1، صفحہ 259) اس لیے نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کی ٹون بند کر دیں یا چاہے کہ کوشش فرضوں کے ساتھ نماز ادا کیا جاسکے۔ آج کل تو ایسی میوزیکل ٹونیں مسجدوں میں جاتی ہیں کہ الامان الحفیظہ بنا کر رکھیں موبائل کی میوزیکل ٹون رکھنا جائز نہیں ہے اور مسجدوں میں تو میوزیکل ٹون بجننا سخت حرام ہے۔

سوال 41: پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود کچھ صف میں نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: اگرچہ صف میں جگہ ہوتے ہوئے کچھ صف میں نماز پڑھنا منہج مکروہ ہے۔

(بہار شریعت جلد 1، صفحہ 587، تہذیبی فیہ جلد 2، صفحہ 209)

سوال 42: تہا کہ مگر ہے حدیثی کر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: منہج میں بدیہ ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجد حرام ہے جب تک کہ مدینہ صاف نہ کرے اور اگر اس سے دوسرے نماز کو اپنی پہنچ تو حرام ہے اور دوسرا نمازی مذہبی و اس بھی بدیہ ہے ملائکہ کو اپنی پہنچ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ملائکہ کو ہر اس شے سے اذیت

ہوتی ہے جس سے نبی آدم کو ایذا پہنچتی ہے۔ (ملاحظہ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 209- فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 384)

جواب: موزے یا تجر ایں پھن کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 301)

سوال 44: بشلوار یا پینٹ کو اوپر یا نیچے سے موڑ کر نماز پڑھنا

جواب: نماز پڑھنے کے لیے شلوار، یا جامد یا پنٹ وغیرہ کو موڑ کر

تحقیقی ہے اور نماز واجب الاعدادہ (یعنی اس نماز کا دود بارہ رکن ہوتا ہے) ہے کہ یہ کپڑے کا قلعہ کرنا اور مینٹا ہے جسے کسے فب کہا جاتا ہے اور حدیث پاک میں اس سے منع آیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) روایت کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مسرات ہڈیوں پر بچہ کا حکم دیا گیا اور یہ کہ (نماز میں) نہ بالوں کو سنوارو اور نہ کپڑوں کو سکوڑو۔ (صحیح کتاب السنۃ جلد ۱ حدیث ۹۹۹، صفحہ ۱۲۸۲) اس لیے شلوار یا مینٹ کا اندر کی طرف یا باہر کی طرف بیٹھنا صحیح ہے۔

سوال 45: کیا نماز کے دوران ٹخنے نظر آنا ضروری ہے؟

جواب: یختوں سے بچنے کا کھنا نہ اور اس کا خلاف (یعنی پیچھے ہٹنا) کھنکیر کی وجہ سے ہوتو حرام اور اس صورت میں نماز کی گھر جرحی، جو نہ صرف کھرو تھیں۔ یعنی نماز خلاف اولیٰ ہوگی (اور نماز کیلئے بچنے کو یختوں سے اوپر کھنکیر ضروری قرار دینا غلطی و جهالت ہے۔ عام حالت میں بھی اس سنت کو اپنانا چاہیے کھرا کہ وقت پر بیٹھا نہ کھانا مانڈو، گر شلوار یا پینٹ لمبی ہے اور بغیر موڑے یختوں سے اوپر نہیں جھکتا تو یہ ایسی چیز ہے۔ دین اور اسی حالت میں نماز بچہ نہیں کھیں اس صورت میں نماز صرف خلاف اولیٰ ہوگی لیکن اگر کوئی پینٹ یا شلوار کوٹہ لٹکے کہ ٹوٹا نماز کھرو جرحی، واجب الاہد ہوگی۔

سوال 46: سفر کے دوران چلتی ٹرین میں نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: چلتی ٹرین میں نفل پڑھنا جائز ہے مگر فرض فجر پڑھنا جائز نہیں اس لیے کہ نماز کیلئے شروع سے آخر تک اتحاد نماکان (یعنی ایک جگہ رہنا) اور جہت قبلہ شرط ہے اور چلتی ہوئی ٹرین میں شروع نماز سے آخر تک قبلہ نظر نہ رہنا اگرچہ بعض صورتوں میں ممکن ہے لیکن اہتمام نماز تک اتحاد نماکان

(ایک جگہ ہنا) ہمیں اس سے چلتے ہوئی ٹرین میں نماز پڑھنا صحیح نہیں، ہاں اگر نماز کے اوقات میں (ایک جگہ ہنا) ممکن نہ ہو تو اس صورت میں چلتی ٹرین میں نماز پڑھ لی جائے اور بعد میں اس نماز کا اعادہ کر لیا جائے (یعنی یہ نماز دوبارہ پڑھ لی جائے)۔

سوال 47: پر فوم یا پاڈی سپرے کپڑوں پر لگا کر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: اب علما کے کرام نے پیغمبرؐ کی ہڈی سپرے وغیرہ کو لگا کر نماز پڑھنا جائز قرار دے دیا ہے لیکن اگر کوئی شخص خود بخود چاہے تو اچھی بات ہے۔ اس مسئلہ کو تفصیل سے پڑھنے کیلئے (شرح صحیح مسلم جلد 6 صفحہ 221 جلد 6 نمبر 13) اور (کا مطالعہ فرمائیں)۔

سوال 48: طلوع آفتاب کے کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: طلوع آفتاب کے کم از کم 20 منٹ کا انتظار واجب ہے اسکے بعد نماز پڑھ سکتے ہیں۔

سوال 49: دائرہ منڈوانے والے شخص کے چھ نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: داہری منڈ والے ایک ٹھٹے سے کروائے والے امام کے پیچھے نماز کرو کر جو بیٹنی ہے جس کا دیواہ پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ قبلت صفحہ 112) (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 644) داہری منڈ والے سکروانے، یا جس حدیث سے کہ داہری کرنے یا سکروانے والے انھیں فاسق معین (یعنی اعلانیہ گناہ کروائے والے) اور فاسق کو امام بنانا گناہ ہے کیونکہ اس میں ایک تعظیم ہے جبکہ شرعاً مطہرہ سے انھیں کلمات (یعنی احکامات و تکریم، تکریم، تکریم) لازم قرار دیے۔ لہذا ایسے امام کے پیچھے نماز کرو کر جو بیٹنی ہے اور نماز واجب الاعادة ہے۔ (دعوتِ اسلامی جلد 2 صفحہ 175)

سوال 50: صلوٰۃ التسبیح جماعت کیساتھ پڑھنا کیسا؟

جواب: تمام اوافل خصوصاً سلوۃ التبیح، جماعت اور اعلان کے ساتھ اور اگر جائز اور باعث ثواب ہے اور اعلیٰ حضرت امام المسند علیہ السلام فرماتے ہیں بہت سے اکابر دین سے جماعت فوافل بالصداء ثابت ہے اور امام فاضل خیر سے منع نہ کے حاکم عالم کے امت و حکماء ملت نے ایسی ممانعت سے منع فرمایا ہے۔

دُرختا میں ہے خواہ کو کھیرات اور نوافل سے کبھی منع نہ کیا جائے کیونکہ پہلے ہی نبیوں میں گئی ارادت کم ہوتی ہے۔ حرج: تفصیل (تقدیٰ رشیدی جلد 7 صفحہ 465) (تبیان القرآن جلد 1 صفحہ 373) (تہذیب المسائل جلد 2 صفحہ 115) (انوار القامح جلد 1 صفحہ 233) کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔

سوال 51: صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی کیا فضیلت ہے اور اسے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بغیر امت: اس نماز کو اگر اندھنگی میں سے اپنے اہل ثواب میں سے بعض متحقیق فرماتے ہیں انکی افیات سے کہ کسی شخص اس وقت تک نہ کرے گا مگرین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تم کو خطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش عطا نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، وں خصلتیں ہیں کہ جب تم انہیں کرو گے تو اللہ ﷻ تمہارے ساتھ بخشش لے گا، اگلے گلیچے، برائے، مجھے جو قبول کرے اور جو خدا کے، چھوٹے اور بڑے، پیشہ اور ظاہر، اور اسکے بعد صلاۃ التیمیم کی ترکیب تعلیم فرمائی، پھر فرمایا: اگر تم سے کوئی نہ کرے اور وہ ایک بار پڑھا کر اور گروانا نہیں پڑھ سکتے تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر تو ہر تیس ایک بار سے ضرور پڑھو۔

اوانگلی کا طریقہ: اور اکی اوانگلی کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سن ترمذی شریف میں بروایت حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ مذکور ہے فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو (مکمل) پڑھے پھر یہ تسبیح پڑھے **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ**، پندرہ (15) بار پھر اے اللہ اور بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورت پڑھے کہ جس بار یہ تسبیح پڑھے پھر کوع کرے اور اس میں دس بار پڑھے پھر کوع کرے، ستر اٹھارے اور اربعہ تسبیح دس بار کیے پھر کوع کرے اور اس میں دس بار کیے پھر کوع کرے ستر اٹھارہ کوع کرے اور اس میں دس بار پڑھے (یعنی تیسرفا، چارے پندرہ بار پڑھتی ہے اور باقی چلے جیسے قرأت کے بعد، کوع میں، قدم میں، دونوں ہاتھوں میں اور چلے میں دس دس بار تسبیح پڑھتی ہے، یعنی چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں 75 بار تسبیح اور چاروں رکعتوں میں چل تین سو (300) تسبیحات ہوئیں اور کوع و دو سو تسبیحات وَتَسْبِيحُ الْعَظِيمِ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا غُلِي كُنْتُ کے بعد تسبیحات پڑھے۔

جن کا یہ پادری تیس (سورۃ النکاح: سورۃ الاحقرن و سورۃ الاخلاص) آتی ہوں تو وہ چاروں راکت میں ان صورتوں کو ترتیب سے پڑھے، اگر کتبہ ہو واجب ہو اور کتبہ کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم تسبیحات پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کر وہ مقدار پوری ہو جائے گی اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا تسبیح پڑھنے کا ہے وہیں پڑھ لے مثلاً کو کتبہ کہ میں کہے اور کو رک میں بھو اوستہ بھی کتبہ یا میں کہے نہ کو کہ میں کہے، کو رک میں مقدار تقویٰ ہوتی ہے اور پچھلے کتبہ میں بھو اوستہ کو دوسرے کتبے کے بدلے میں نہ کہے، اور تسبیحات انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہاتھ سے دس بار گنا دس بار کرے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 341) (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 442) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 683)

سوال 52: اگر کسی شخص کے ذمہ کافی قضا نمازیں ہوں اور وہ فوائد وغیرہ ادا کرتا ہو مگر قضا نمازیں نہ پڑھتا ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً نماز میں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نوافل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے نوافل
قصداً نماز میں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ رات اور صبح کا کچھ سنت منکحہ (جو روزہ والے کی نمازوں
میں ہیں) ان کو نہ چھوڑے۔ اس لیے قصداً نماز میں نوافل کی جگہ پڑھنا ضروری ہیں اور قصداً نماز میں جلد
سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بالکل بچوں کی پرورش اور اپنی ضرورت کی کفر ابھی کے سبب تاخیر جائز ہے
لہذا کاردار بھی رات کی دعا اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں اپنی قصداً نماز میں بھی پڑھتا ہے یہاں تک کہ
پوری ہو جائیں۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 708) لیکن اگر کوئی شخص قصداً نماز میں نہیں پڑھتا اور نوافل اور کثرت
پڑھتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک فرضیں انسان کے ذمہ ہوں تو نوافل بھی قبول نہیں ہوتے،
جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **عنہما** امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ فرماتے ہیں کہ نماز کو وقت ہوا تو
امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ اعظم ؓ کو بلا کر فرمایا: **عنہما** عمر ؓ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور نماز کو کہ اللہ
تعالیٰ کے کچھ کام دن میں کرنے کے ہیں کہ انہیں رات میں کرو گے تو دو جوں نذرانے کا اور کچھ کام رات
میں کرنے کے ہیں کہ انہیں دن میں کرو گے تو دو بیوقوفانہ دنوں کے اور جو خدا پر ہو کوئی نفل قبول نہیں ہوتا
جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔ (طحاوی اور ابی جلد 1 صفحہ 83 حصہ 71) (فتاویٰ رشیدیہ جلد 1 صفحہ 179)

سوال 53: بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے آخری چار روزوں میں (مخصوص طریقہ کی تہ) پڑھ جائے تو تمام قضا نمازیں معاف ہو جائیں گی کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری چار روزوں میں لوگوں کا اس نماز کو ادا کرنا اور یہ خیال کرنا کہ تمام قضا نمازیں ادا ہو گئیں یہ محض باطل ہے، اور لوگوں نے اس کا یہ طرف سے افتراء کیا ہے بلکہ قضا نمازیں اس 4 رکعت والی نماز کو پڑھنے سے ادا نہیں ہوں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 417) 4 رکعت والی نماز کو پڑھنے سے اس کے بارے میں متقی احمد یا مفتی محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسلامی زندگی میں فرماتے ہیں: کہ اگر رمضان المبارک کے آخری چار روزوں میں کھڑے ہو کر 4 رکعت 12 رکعت کی دو رکعت کی نیت سے پڑھے جائیں تو اس کا یہ فائدہ ہے کہ ان شاء اللہ قضا نمازوں کا گناہ معاف ہو جائے گا لیکن جتنی نمازیں قضا کی ہیں وہ تو ادا ہی کرنی ہوں گی طریقہ نماز: ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار آمین پڑھیں اور تین بار سورہ اخلاص اور ایک بار سورہ اقلق اور سورہ الناس پڑھے (اسی طرح ساری رکعتوں میں پڑھے) (اسلامی زندگی صفحہ 135)

سوال 54: اگر کسی شخص کے مذکر کا یہ قضا نمازیں ہوں اور وہ ان کو ادا کرنا چاہتا ہے تو کوئی ایسا آسان طریقہ بتائیں کہ جس سے قضا نمازیں پڑھنے میں آسانی ہو اور قضا نمازوں میں نیت کیس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: پانچوں نمازوں کی قضا ہر روز کی تین رکعتیں ہیں، دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار فرض اور تین دو عشاء کے، اور قضا میں یوں نیت کرنی چاہئے کہ نیت کی میں سے پہلی فجر جو مجھے سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی، اسی طرح ہر نماز میں نیت کرے اور جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں تو وہ آسانی کیلئے اگر چاہیں ادا کرے تو چار روزوں کے ہر روز اور ہر جمعہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی جگہ صرف ایک بار سُبْحَانَ جبرو اگر پانچ نمازوں میں یوں نوافل اور سنت غیر مؤکدہ کی جگہ قضا نمازیں ادا کر لی جائیں تو بہت آسانی کیساتھ قضا نمازیں ادا ہو سکتی ہیں۔

اسکا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی قضا ظہر کے آخری دو نوافل کی جگہ پڑھ کر ادا کر لی جائے ظہر کی قضا عصر کی چار

سنت غیر مؤکدہ کی جگہ ادا کر لی جائے اور عصر کی قضا عشاء کی پہلی یا سنت غیر مؤکدہ کی جگہ ادا کر لی جائے اور مغرب کی قضا مغرب کے آخری دو نوافل کی جگہ ادا کر لی جائے (یعنی مغرب کے تین فرض ادا کر لیے جائیں) عشاء کی قضا عشاء میں ہی کر لی جائے وہ ایسے کہ عشاء کے فرض کے بعد جو چار نوافل (دو روزے پہلے دو روز کے بعد) ہیں ان کی جگہ چار فرض عشاء کے ادا کر لیے جائیں اور قضا کے دو طریقہ سے ادا کر لیے جائیں اس طریقے سے ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ صرف تین روز طریقہ سے پڑھنے پڑھیں گے۔ باقی تمام قضا نمازوں کی رکعتیں سنت غیر مؤکدہ اور نوافل کی جگہ پڑھیں اور ادا ہو جائیں گی) مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیے کہ جب کبھی میں پورا کھج جائے اس وقت سبحان کا سین تین بار کرے اور جب کبھی کھج ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے، اسی طرح تہجد میں بھی کرے ایک تحفیف تو یہ ہوئی اور دوسری تحفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ سبحان اللہ تین بار کہہ کر رکوع کرے مگر وہ تو تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورہ دو نوافل ضرور پڑھیں جائیں، تیسری تحفیف یہ کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد ثانی اُتھاتے کے بعد دو نوافل اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تحفیف یہ کہ تیسری رکعت میں دعاے قنوت کی جگہ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر قنوت ایک بار پڑھیں یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِّیْ اے ان نمازوں کی ادائیگی کیلئے کوئی وقت متعین نہیں ہے بلکہ سے جلد ادا کرنے کا حکم ہے۔ الباقی اوقات متکروہ میں قضا نمازوں کا پڑھنا جائز نہیں ہے۔ عصر کے بعد اور مغرب آفتاب سے 20 منٹ قبل قضا نماز پڑھنا جائز ہے جب آفتاب غروب آفتاب میں نہیں رہتا۔ تینوں اوقات قضا نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر کسی وجہ سے نہ پڑھی ہو تو پڑھنا جائز ہے اور بعد نماز فجر طلع آفتاب سے قبل قضا نماز پڑھنا جائز ہے اور پھر طلع آفتاب کے بیس منٹ بعد بھی قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 157) (فتاویٰ ربی ٹریڈ صفحہ 154) (نذر کے کام صفحہ 338)

سوال 55: اگر ایک شخص نے قضا نمازیں پڑھ لی ہیں اور اس کا انتقال ہو جائے تو ان نمازوں کا فائدہ یہ کس طرح ادا کیا جائے؟ اور بعض لوگ نمازوں کے فائدہ میں ایک نماز قرآن پاک دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام نمازوں کا فائدہ یہی ہے اور ادا ہو جائے گا کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جس انسان پر کافی قضا نمازیں باقی ہوں اور اس کا انتقال ہو جائے تو انکی نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ سب سے پہلے نیت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کے اور بارہ سال مرد کے باقی کی عمر کے نکال دیجئے باقی جتنے سال بچیں ان کا حساب لگائے کہ نیت کی مدت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا ہے روزہ رپا ہوا تھا یا نمازیں بارہ دے سکتے، مقدسہ کے باقی ہیں، وغیرہ۔ وہ زیادہ حساب لگائے بلکہ چاہیں تو باقی کی عمر کے بعد بقیہ تمام کا حساب لگائیے۔ اب نیا نماز ایک ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پیاس گرام گندم یا اس کا آٹا یا انکی رقم ہے اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک دو واجب مثلاً دو کلو پیاس گرام گندم کی رقم 50 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 300 روپے ہوئے اور 30 دن کے 9000 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 108000 روپے ہوئے، اب کسی نیت پر 50 سال کی قضا نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کیلئے 5400000 روپے خیرات کرنے ہوں گے، ظاہر ہے کہ بعض اسی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا اس کے لیے علمائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے: مثلاً وہ 30 دن کی نمازوں کی فدیہ کی نیت سے 9000 روپے کی شرعی فقیر (یعنی وہ شخص جو صاحب نصاب نہ ہو) کی ملک کر دے اس طرح یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا، اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو بہر کر دے یعنی جتنے میں دیدے پھر یہ فقیر کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیہ کی نیت سے چندہ میں دے کر اس کا مالک بنادے اس طرح لوٹ بھیر کر رہیں، بچوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ (تذاتی، عالمگیری جلد 1 صفحہ 358) 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کار نمازوں کو فدیہ سمجھانے کیلئے مثال دی ہے اگر بالفرض 50 سال کے فدیوں کی رقم جو روزہ و نیکوئی ہی با لوٹ بھیر کرنے سے کام ہو جائے گا، نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گندم یا آٹے کے جو دو بھار دے لگتا ہوگا اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں غریب و امیر سبکی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں اگر ورنہ اپنے مرحوموں کیلئے یہ عمل کریں تو یہ نیت کی زبردست لحد ہوگی، اسی طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ فطر کے بعد سب سے آزاد ہوگا اور وہ بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے، اور بعض لوگ جو سبہ و فیر وہیں ایک قرآن پاک دے کر اپنے

ممن کو سنا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(فتاویٰ تادی، قصود جلد 8 صفحہ 167) (کنز الدقائق، ج 1 صفحہ 345)

سوال 56: عورت کا امامت کروانا کیسا؟

جواب: عورت کا فرض، سنت یا نقل میں امامت کروانا اختلاف کی نزدیک مگر تحریمی ہے۔

(الدر المنثور جلد 2 صفحہ 355) (بارہ شریعت جلد 1 صفحہ 569) (فتاویٰ مسند صفحہ 213)

سوال 57: بیٹ شرت مہین کر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: بیٹ شرت مہین کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (مگر بہتر ہے کہ شلوار قمیض میں پڑھے) کیونکہ بعض علماء

نے بیٹ شرت میں نماز پڑھنے کو مکروہ نہیں کہا ہے (تذاتی، ج 1 صفحہ 208) (فتاویٰ تادی جلد 1 صفحہ 179)

سوال 58: بی شرت میں نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: علماء کرام فرماتے ہیں کہ بی شرت یا ہاف آستین والا گرتہ کا مکہ بن کرنے والے لباس میں شامل

ہیں اس لیے جو لوگ بی شرت یا ہاف آستین والا گرتہ پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں

کرتے، مان کی نماز مکروہ متزہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس (بی شرت ہاف آستین والا گرتہ وغیرہ) پہن کر

سب کے سامنے جاتے ہیں کوئی بھی عیب نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں (یعنی ان کی نماز

ہو جائیگی)۔

(درالافتاء، جلد 2 صفحہ 246)

سوال 59: بعض لوگ جنہو کی بیٹ شرت مہین کر نماز پڑھتے ہیں جو بدن سے بالکل چپک چپک ہے کیا اس

میں نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: (دوبارہ) (میکرا) جس سے بدن کا رنگ نہ چھلکا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپک چپک ہوا ہو کہ کھینے

سے ٹھوکی نہ پڑے (مونہ کی) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس ٹھوکی طرف

دوسروں کو لگا کر نماز پڑھیں۔ (جو لوگ بیٹ شرت مہین کر نماز پڑھتے ہیں ان سے عرض ہے کہ بہتر ہے

کہ شلوار قمیض میں نماز پڑھ کر بن کر بیٹ شرت مہین کر نماز پڑھنا ہے تو اس کے پیچھے

نماز پڑھنے والے کا اپنی لگاؤ کا ہڈی سے بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اس قسم کا لباس پہننا

جائے کہ بدن کی موٹائی معلوم ہو اور لوگ بدن کا تعنی کا شکار ہوں۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 480)

سوال 60: انسان شرعی مسافر کب بنتا ہے؟ اور سفر کے دوران نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: شرعاً مافردہ شخص سے جو سزا سے 57 میل (تقریباً 92 کلو میٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقام اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر آجائے اور اس کی 15 دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہ حرام مسافر ہے اور مسافر نمازوں کو قصر کر کے پڑھے گا (کتبی جس نماز میں چار فرض ہیں وہ اس میں چار کی جگہ دو فرض پڑھے، مثلاً شان اللہ ﷻ) اسے چار فرضوں ہی کا ثواب ملے گا جبکہ اگر کھد بیٹ پاک میں سے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے مسافر کی دو رکعتیں مقرر فرمائی ہیں اور یہ پوری ہے کہ نہیں مٹتی اگرچہ ہر ہلکا دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں وہی چار کے برابر ہیں۔ سفر میں متین پوری پڑھی جائے گی، ہاں اگر خوف اور گھبراہٹ یا گاڑی کے چلے جانا کا اندیشہ ہو تو چھ رکعتیں معاف ہیں لیکن اگر نماز ہو تو چھ رکعتیں پڑھی جائیں گی (ذاتی ملاحظہ 1 جلد 1 صفحہ 376)

سوال 61: عید کی نماز ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پہلے اس طرح نیت کیجئے جس نیت کرنا ہو، دو رکعت نماز میں اظہار یا بعد ازاں غنی کا ساتھ چھوڑنا۔
 تکبیروں کے بعد اوستاء اللہ تعالیٰ کے چھپے اسام کے پھر کرنا، نو تکباتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر
 حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور شاہ پڑھیجئے، پھر کرنا، نو تکباتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر
 رکعت کی پہلی پھر باندھ کر نو تکباتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر رکعت کی پہلی پھر کرنا، نو تکباتھ اٹھائے اور اللہ
 اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد باندھنا، بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں رکعت کے
 اور چوتھی میں باندھنا، بعد لیجئے۔ اس کو نو یا د کہئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں
 باندھنا، بعد سے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں باندھنا، کچھ ہیں میں پھر امام قعود اور تسبیح ہست پڑھ کر الحمد
 شریف اور سورۃ بقرہ (پہلی آیت و آیت) کہنا پڑھ کر رکوع کرے، دوسری رکعت میں پہلی الحمد شریف
 سورۃ بقرہ کے ساتھ پڑھے (امام کراۃت کے دوران مقتدی خانہ غوثی کھڑا رہے) پھر تین بار گان تک
 باتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور باندھنا، بعد سے اور چوتھی بار دینے باتھ اٹھائے اللہ اکبر کہئے ہوئے
 رکوع میں جائے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔ نوٹ: یہ دو دیکھیں کہ دو نماز میں بار

سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھڑے رہنا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 390) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 781) (نماز کے احکام صفحہ 439)

سوال 62: نماز عید میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو وہ (یعنی مقتدی) اپنی تکبیریں کس وقت کہے گا؟

جواب: نمازِ عید میں امام کے بغیر کسی کے لئے کہ بعد از عید میں شامل ہو تو اگر پہلی رکعت میں امام کے بغیر کسی کے لئے کہ بعد از عید میں شامل ہو تو اس وقت میں بغیر کسی کے کہ اگرچہ امام نے قنات شروع کر دی ہو اور وہی حق ہے، اگرچہ امام نے تن سے زیادہ کی ہو اور اگر اس نے بغیر کسی کے دیکھ کر امام کو غصہ میں چلا گیا تو کھڑے نہ کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں بغیر کہے اور اگر امام کو رکوع میں پیدا اور غالب گمان ہے کہ بغیر کسی کے کہ امام کو رکوع میں نہ پائے گا تو کھڑے نہ کھڑے بغیر کسی کے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں بغیر کسی کے پھر اگر اس نے رکوع میں بغیر کسی پر پوری نہ کی تھی کہ امام نے سرائے ادا تو پائی بغیر کسی ماسقہ ہو گئی اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب بغیر کسی کے نہ کہے بلکہ اپنی الگ رکعت پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکیر کرنا تھا پائی گیا، اس میں باہر نہ داخلے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہو تو وہ پہلی رکعت کی بغیر کسی اب نہ کہے جب اپنی نو شہدہ رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی بغیر کسی اگر امام کے ساتھ چلا جائے، بہتر وہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں ذکر ہو چکی۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ 391) (پہارِ نبوت جلد ۱ صفحہ 782)

سوال 63: عورتوں پر نماز جمعہ یا نماز عید واجب ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں، مسافروں اور مریضوں پر نماز جمعہ اور نماز عید واجب نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 383) (فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 صفحہ 424)

سوال 64: فرض نماز میں تین آیات کے بعد امام کو قمرہ دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: امام جہاں غلطی کرے مقتدی کو جائز ہے کہ اسے (یعنی امام کو) قلمہ دے اگرچہ امام ہزار آیتیں پڑھ چکا ہو۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 371)

سوال 65: سوال اگر مسجد میں پہلے جماعت ہو چکی ہو لیکن کچھ لوگ جماعت سے رہ گئے ہوں تو کیا وہ جماعتِ غائبہ کروا سکتے ہیں؟ اور جماعتِ غائبہ (دوسری جماعت) کے لیے اقامت کبھی چاہیے یا نہیں؟

جواب: جولوگ جماعت سے رہ گئے ہوں وہ جماعتِ غائبہ (دوسری جماعت) کروا سکتے ہیں اور اقامت بھی کر سکتے ہیں اس میں شرع نہیں۔ ہاں منع اس وقت ہے جب وہ ان بھی پڑھ رہے ہوں کہ پڑھنا چاہتے۔

(مختصا فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 113) (فتاویٰ مسائل جلد 2 صفحہ 80) (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 94)

سوال 66: کیا فجر اور عصر کی نماز کے بعد قضا نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: فجر اور عصر کی نماز کے بعد کو افل اور شمس میں سے قضا نماز پڑھ سکتے ہیں اگر عصر کے بعد ادا کر لیں اور عصر میں وقت کرنا پڑے تو پھر قضا نماز بھی پڑھنا جائز نہیں۔

(حبیب اللہ دہلوی صفحہ 102) (امام محمد رانا فاضل صفحہ 414)

سوال 67: اگر ایک شخص کو امام کے ساتھ آخری رکعت میں ملے تو وہ اپنی بقید رکعتوں کو قراءت کے حوالے سے کس ترتیب سے ادا کرے؟

جواب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر شاہ پڑھے اگر پہلے نہیں پڑھی تھی پھر اذان و اذانہ (یعنی اتعوز) سے شروع کرے اور الحمد شریف اور سورت پڑھ کر کوئی دو رکعت کر کے بیٹھ جائے اور اقیات پڑھے۔ اگر پھر رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو پھر کھڑے ہو کر الحمد وسورت پڑھے اور رکوع و تکبیر کر کے بغیر بیٹھے کھڑا ہو جائے اور پچھلی رکعت میں فقط الحمد پڑھ کر رکوع و تکبیر کر کے اقیات پڑھے اور نماز مکمل قائم کرے۔

(مختصا فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ 235)

سوال 68: ہجرت کے دوران نماز کے پاؤں کی تھپی انگلیوں کا تکرار و تکرار ضروری ہے؟

جواب: ہجرت میں پاؤں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کا اس طرح قبلہ کی طرف موڑ دینا کہ اس کا پیٹ زمین سے الگ جائے فرض ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کو اس طرح لٹکا دینا واجب ہے جبکہ دس انگلیوں کا زمین پر اس طرح لٹکا ہوتا ہے۔ (مختصا فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 109) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 530)

سوال 69: ہجرتی نماز (جس میں امام ہستہ آواز میں قراءت کرتا ہے) یا ہجرتی نماز جس میں امام بلند آواز میں قراءت کرتا ہے (میں مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کرنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: مقتدی کی کسی نماز میں قراءت کرنا جائز نہیں نہ قنوت نہ آیت نہ آیت کی نماز میں اور نہ ہی ہجرتی نماز میں امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔ صرف پہلی رکعت میں شاہ پڑھ سکتا ہے جبکہ امام نے قراءت شروع نہ کی ہو (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 351) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 612) کیونکہ قراءت وحدیث میں امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت آئی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا
جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش
رہو اس امید پر کہ تم بے جاؤ۔

(پارہ 9 سورہ اعراف آیت 204)

اور احادیث مبارکہ میں ہے۔ (1) حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کرنا جائز ہے؟ فرمایا امام کے پیچھے قراءت کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ (بخاری مسلم کتاب المساجد 2 حدیث 1199 صفحہ 151) (2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کی قراءت تمہارے لیے کافی ہوتی ہے، بخلا وہ آیت (سرا) آواز سے کرے یا بلند (ہجرت) آواز سے کرے۔ (سنن دارقطنی جلد 5 حدیث 1238 صفحہ 388) (3) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت آگے (یعنی مقتدی) کی قراءت ہے۔ (ترمذی امام احمد بن حنبل جلد 5 حدیث 14649 صفحہ 100) (شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 1145) (4) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (صحیفہ مدارق جلد 2 حدیث 2809 صفحہ 90) (5) امام محمد رحمہ اللہ

نے مؤطا میں روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: خاموش رہ کر نماز میں مشغول ہے اور امام کی قراءت سمجھ جائے۔ (مؤطا امام محمد حدیث 119، صفحہ 62) (6) امام ابو جعفر رحمہ اللہ شرح صحابی آثار میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو (وہ زید بن حارثہ) دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں سوال ہوا تو ان سب حضرات نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کرو۔

(شرح سنن ابی آداب جلد 1 حدیث 1278 صفحہ 284) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 543)

سوال 70: مقتدی 3 تسبیحات پوری ذکر کیا تھا کہ امام نے رکوع یا تہجد سے سر اٹھایا تو اس صورت میں مقتدی کے لیے کیا حکم ہوگا؟

جواب: مقتدی نے ابھی تین یا بیس نہ کی تھی کہ امام نے رکوع یا تہجد سے سر اٹھایا تو مقتدی پر امام کی متابعت (پیروی) واجب ہے۔ اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھایا تو مقتدی پر واپس لوٹنا واجب ہے نہ لوٹنے کا تو کرنا بہتر کم کرکے پہلے رکوع یا تہجد کی تکمیل ہوگا۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 526)

سوال 71: نماز میں قنوت کرنا فرض واجب ہے؟

جواب: نماز میں ایک آیت کی تلاوت کرنا فرض ہے اور ائمہ شریف اور اس کے بعد اس کے متصل ایک بڑی آیت یا تین آیتیں پڑھنی یا دعا مانگا کرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 349)

سوال 72: کیا زوال کا وقت روزانہ 12 بجے شروع ہوتا ہے؟

جواب: یہ لوگوں میں غلط فہمی ہے کہ روزانہ 12 بجے زوال کا وقت شروع ہوتا ہے زوال کے وقت میں ہر روز تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس کیلئے بہتر ہے کہ اسلامی کیلنڈر کو حاصل کر لیا جائے اس میں دیکھ لیا جائے کہ زوال کا وقت کب شروع ہوگا اور کب ختم ہوتا ہے۔

سوال 73: کیا مغرب کا وقت غروب آفتاب سے پہلے شروع ہوتا ہے؟

جواب: مغرب کی نماز کا وقت غروب آفتاب تا ابتدائے وقت عشاء تک ہوتا ہے یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے مختلف اور بدستار ہے مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ 35 منٹ ہوتا ہے فقہائے کرام فرماتے ہیں مغرب کی نماز بقضاء جلدی ہو سکے ادا کر لینی چاہیے کہ مستحب ہے اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اگر بلا وجہ شرعی (سفر و مرض) یا غیر شرعی کر دی کہ بڑے ستاروں کے علاوہ چھوٹے ستارے بھی چمک اٹھیں تو اتنی تاخیر کر دو جو چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 258) (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 153) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 451)

☆☆☆ نماز جنازہ کا بیان ☆☆☆

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری اللہ منہ ہو گئے ورنہ جس کو غیر پہنچے تھی اور انہوں نے نماز جنازہ نہ پڑھی تو وہ سب کے سب گنہگار ہوں گے، مسلمانوں کی نماز جنازہ

پڑھنے کی احادیث میں ہر مکر میں تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے:

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لیے ایک قرا (اجر) ہے اور اگر دو تک جنازہ پڑھنا حاضر ہوا تو اس کے لیے دو قرا (اجر) ہیں اور ایک قرا (اجر) ادا (پہنچا) کرے برابر ہے“ (مسند سلیمان بن ابی ہریرہ ص 2091 صفحہ 763)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہوتے ہیں: (i) سلام کا جواب دینا (ii) کوئی کھانا کھانا (iii) جنازہ میں شرکت کرنا (iv) مرید کی (یعنی پیار ہو جائے تو اس کی) عیادت کرنا اور (v) جب وہ چھٹیک مارنے کے بعد الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کے ساتھ اسے جواب دینا۔

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1424 صفحہ 462)

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے میت کو غسل دیا، اسے کفن پر بنایا، اسے خوشبو لگائی، اسے کندھے پر اٹھایا، اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جو چیز اس نے میت میں دیکھی اسکو ظاہر نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے جیسے آج نئی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔“

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1450 صفحہ 459)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس آدمی کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھیں تو اسے بخش دیا جائے گا۔“

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1476 صفحہ 466)

(5) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس پر میت مسلمانوں نے تین مجلسیں پڑھیں اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1478 صفحہ 466)

(6) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قبروں کی زیارت کیا کرو جو آخرت کی یاد دلاتی ہے اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ یہ میت کے جسم کو درست کرنا بہترین نصیحت ہے اور نماز جنازہ پڑھا کر شادی کر اس وجہ سے تم گنہگار ہو جاؤ کیونکہ جس شخص نے اللہ جل جلالہ کے رخصت کرانے میں حصہ لیا ہے اور ہر طرح کی بھلائی پاتا ہے۔“ (ترمذی جلد 1 حدیث 1395 صفحہ 753)

(7) حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: "یا اللہ! جس نے محض تیری رضا کیلئے جنازہ کا ساتھ دیا تو اکی جزا کیا ہے؟" اللہ نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا تو فرشتے اس کے جنازے کے ساتھ آئیں گے اور میں اکی مغفرت کروں گا۔" (شرح الصدور صفحہ 215)

☆☆☆..... نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ ☆☆☆

نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے نیت (جنازہ) کو امام کے آگے قبل کی طرف رکھ دیا جائے اور امام نیت کے سید کے مقابل کھڑا ہو اور مقتدی حضرات امام کے پیچھے صوف باندھ کر کھڑے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں کم سے کم تین صوفیں کریں اور اگر آدمی زیادہ ہوں تو پانچ یا سات یا حسب ضرورت مزید طائفیں میں بنائیں صوفوں کو بالکل سیدھی کریں اور امام کو چاہئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے جنازہ پڑھنے والے مقتدیوں پر ایک نظر ڈال کر دیکھے کہ غرضیں درست نہ ہوں تو درست کروائے اس کے بعد نماز جنازہ کا طریقہ بیان کرے اور پھر نماز جنازہ پڑھائے۔ نماز جنازہ میں دو رکعتیں ہو کر دو ہیں دو رکعتیں ہیں۔ (1) چار بار اللہ اکبر کہنا (2) اقام اور تین سنت مؤکدہ یہ ہیں (1) ثناء (2) درود شریف (3) سمیت کیلئے دعا کرنا۔ (پارہ شریف جلد 3 صفحہ 828) (الدر المنثور و دیگر روایات جلد 3 صفحہ 124)

مقتدی اس طرح نیت کرے: میں نیت کرتا ہوں نماز جنازہ کی ثناء واسطے اللہ کے درود واسطے نبی کریم ﷺ کے اور دعا واسطے اس حاضر سمیت کے، پیچھے اس امام کے، اب امام اور مقتدی پہلے کاٹوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں اور اس میں و تسعانی جملہ کے بعد و تسبیحاً ک و کلا کہ غیروک پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں پھر درود اربعی (ثنائی نماز والا درود) پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور دعا پڑھیں ان کے بعد تین یا چار رکعتیں پڑھیں اور سب آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے کہے اور باقی تمام اذکار امام اور مقتدی سب آہستہ پڑھیں) کو دعا کے بعد پھر اللہ اکبر کہیں اور دونوں ہاتھ رکھ دیں اور پھر دونوں طرف سلام

(تذہیب ما یغیری جلد 1 صفحہ 408) (نار کے احکام صفحہ 381) (فتاویٰ شریعت صفحہ 16)

بالبالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَ مَيِّتِنَا وَ حَايِدِنَا
عَنَّا نَيْسًا وَ صَبِيحُنَا وَ كَحْيُونَا وَ ذُكْحُونَا
وَ اَفْئِدْنَا اَللّٰهُمَّ مَن اَحْيَيْتَنَا مِنَّا فَارْحِمْنَا
اَلَا اِسْلَامَ وَ مَن تَوَفَّيْتَنَا مِنَّا فَتَوَقَّهْ عَلٰى
اَلَا يَمْنَان ۝

اگلی جگہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہمارے ہر عورت کو اگلی جگہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اسکو ایمان پر موت دے۔

نالبالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرِيْنًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا اَخِيْرًا
اَوْ ذَخِيْرًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا خَلِيْفًا وَ مُتَقِيْمًا ۝

اگلی جگہ اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے بھیج کر سامان کرنے والا بنا دے اور اسکو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نالبالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قَرِيْبًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا
اَخِيْرًا وَ ذَخِيْرًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا خَلِيْفَةً وَ
مُتَقِيْمَةً ۝

اگلی جگہ اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے بھیج کر سامان کرنے والی بنا دے اور اسکو ہمارے لیے اجزا (کام) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اسکو ہمارے لیے سفارش کرنے والی بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(تذہیب ما یغیری جلد 1 صفحہ 408)

☆☆☆..... نماز جنازہ کے مسائل ☆☆☆

سوال 1: نماز جنازہ پڑھنا کس پر واجب ہے اور اگلی کیا شرائط ہیں؟
جواب: نماز جنازہ جو ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی (1) قادر ہونا

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 813) (فتاویٰ فیضیہ جلد 1 صفحہ 255)

سوال 8: جنازے کو کچھ کرکڑے ہو چکا کیا؟

جواب: ناؤ لائسیت (جنازے کے لیے کڑے ہو جانے کا حکم تھا لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے: نبی کریم ﷺ پہلے جنازے کے لیے کڑے ہو کر تھے لیکن جہان میں پیٹھے رہنے پر عمل رہا۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 388) 639 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ میرے پاس ہے جنازہ گڑا تو میں کھڑا ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہیں یہ توئی کس نے دیا ہے؟ اس نے عرض کیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ صرف ایک بار حضور جنازے کے لیے کڑے ہوئے تھے، جب حکم منسوخ ہو گیا تو منع فرمایا۔ اس لیے احناف اور شوافع اور حنبلیہ کا مذہب یہی ہے کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا ضروری نہیں، وہاں جو شخص جنازے کے ساتھ جانا چاہے وہ اٹھے اور جنازے کے ساتھ چلا جائے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 824) (نہج القاری شریعتی جلد 4 صفحہ 11) (سوت کی روایت صفحہ 155)

سوال 9: جس شخص نے غوثی کی ہوس کی نماز جنازہ پڑھا کیا؟

جواب: بخود غوثی کرنا اگرچہ کھرا ہو کہ وہ لیکن اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(فتاویٰ بائینی جلد 1 صفحہ 406) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 827) (فتاویٰ فیضیہ جلد 1 صفحہ 448)

سوال 10: بچہ ہیوانے سے بعد کچھ دیر بعد کچھ زعفران پاشا میں سر کیا تو کیا اکسول و فلفل دیں گے اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب: مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکھر حصہ پا رہا ہونے کے وقت زندہ ہوا پھر مر گیا تو اکسول و فلفل دیں گے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اور اگر بچہ مرد پیدا ہوا تو اُسے دینے میں ہلکا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں گے اس کیلئے سنت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نماز زہمی اس کی نہیں پڑھی جائے گی یہاں تک کہ سر مجرب پا رہا ہو اسی وقت چٹا چٹا کھڑا حصہ نشتے سے پیشتر (پہلی ہی) سر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکھر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہوتو ہڈی تک اکھر حصہ ہے اور پاؤں کی جانب سے ہوتو کمر تک اکھر حصہ ہے اور بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی خلعت تمام ہو یا ناقام (یعنی مردہ ہو)

یا کیا) بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا شریعہ ہوگا۔

(فتاویٰ بائینی جلد 1 صفحہ 401) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 841)

سوال 11: کیا چند جنازوں کی اکٹھی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں، اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چند جنازے کے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اختیار ہے کہ سب کو اپنے پیچھے کھینچ لیں سب کا بعد امام کے سامنے ہو یا قطار بند (یعنی ایک کے پاؤں کی سیڑھ میں دوسرے کا سر رہا اور دوسرے کے پاؤں کی سیڑھ میں تیسرے کا سر رہا، علیٰ هذا القیاس) (یعنی اس پر قیاس کیجئے) اور امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو۔ علیٰ هذا القیاس۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 839)

سوال 12: غائبانہ نماز جنازہ پڑھا کیا؟

جواب: غائبانہ نماز جنازہ (یعنی جہاں نماز جنازہ پڑھی جائے وہاں میت موجود نہ ہو بلکہ دوسرے مقام پر ہو) مثلاً لاہور میں کسی کا انتقال ہو اور اورانگی کے لوگ وہاں شہر میں اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ غائبانہ نماز جنازہ احناف کے نزدیک نہ پڑھا جائے۔ یہ کچھ لوگ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث پاک جس میں حضور ﷺ نے نبیاشی با مشواہ کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کو دیکھ لیا مگر غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کو جانتے تھے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث پاک سے بظاہر تو ایسا ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے جماعت صحابہ کیے ساتھ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی لیکن یہ حقیقت ہے غائبانہ نماز جنازہ نہ جی بلکہ حاضر پر بھی نماز جنازہ والے تمام حضرات جانتے تھے کہ غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہے کیونکہ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کے لیے زمین کو لپیٹ دیا اور اپنے محبوب کی نگاہوں سے تمام جایات و بنا دی تھے اور جنازہ حضور ﷺ میں نظر وں کے سامنے رکھ دے تھے تو اب یہ حضور ﷺ کے لیے یہ نماز عاقب پر نہ جی بلکہ حاضر پر بھی، کیونکہ اس نماز جنازہ کی امامت حضور ﷺ نے فرمائی تھی اور جو نماز جنازہ با جماعت پڑھی جائے ہے، اس میں جنازہ کا امام کے سامنے حاضر ہو یا شرط ہے مقتدیوں کے سامنے بھی حاضر ہونا چاہئے گا۔ اگر امام کی نماز حاضر پر ہو تو مقتدیوں کی بھی حاضر پر ہوئی، چاہے مقتدیوں کو جنازہ نظر آئے یا نہ آئے صرف امام کے سامنے جنازہ

حاضر ہونا سب کے لیے کافی ہے اور اس نماز جنازہ میں صحابہ کرام (علیہم السلام) کا یہ اعتقاد تھا کہ جنازہ حضور ﷺ کے سامنے ہے جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اٹھو، اس پر نماز پڑھو، پھر حضور ﷺ کھڑے ہوئے، صحابہ نے پیچھے پیچھے نماز پڑھیں، پھر حضور ﷺ نے چار گھبریں کھیں، صحابہ کو بھی کبلیں (خیال) تھا کہ نبی کریم کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہے۔ (کنانہ جلد 5 صفحہ 40) اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم کا جنازہ حضور ﷺ کے لیے نماز پڑھا تھا حضور ﷺ نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔ (ذہبی رد المحتار جلد 9 صفحہ 349) (شرع النور جلد 1، صفحہ 8 صفحہ 187)

حضور ﷺ کی اپنی حیات طیبہ میں دیا تین واقعات ایسے ہیں جس میں آپ ﷺ نے بظاہر نماز جنازہ جنازہ ادا فرمائی، اس کے علاوہ بارہا صحابہ کرام کی شہادتوں یا وفات کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن آپ ﷺ انکی نماز جنازہ جنازہ نہ پڑھتے تھے۔ اس مسئلہ میں مزید تفصیل کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ (شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 805) (رد المحتار جلد 2 صفحہ 461) (ذہبی رد المحتار جلد 9 صفحہ 317) (موسم کی صفحہ 376)

سوال 13: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟

جواب: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہے بلکہ جسے کسی مسجد کے اندر داخل کرنا بھی مکروہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھیں جس کی اس کے لیے کچھ چیزیں تھیں (یعنی اسکو چھ چیزیں تھیں) (ص)

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1560 صفحہ 476)
 ح: صحابہ کیلئے (ذہبی جامعہ جلد 5 صفحہ 409) (شرح صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 823) (رد المحتار جلد 2 صفحہ 343)
 ہاں فقہائے کرام نے صرف ہر مذکر کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے اور فقہ ربیعہ ساتھ میں لکھ دیا ہے کہ ہر آدمی ایسی بورجی کی وجہ سے گھسی جگہ میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

سوال 14: نماز جنازہ کے ساتھ تعویذ خوانی و ذکر کرتے ہوئے جانا کیسا؟

جواب: نماز جنازہ کے ساتھ طیبہ بابت تعویذ اور دو سلام اور ذکر اذکار کرتے ہوئے جانا، ناجائز و مستحسن

اور زوال رحمت الہی ﷺ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَرِ O اور چیلک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ (پارہ 21 سورہ التکوین جلد 45) ایک اور مقام پر فرمایا:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ يُحِبُّهُنَّ O یعنی جو اللہ کی ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کھڑے اور لیٹے۔ (پارہ 3 سورہ اعراف جلد 181) ایک اور مقام پر حکم کرتے سے ذکر کرنے کا بھی حکم فرمایا گیا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِكُلِّ فِرَاقٍ دَعُوا صُحُوبَ اللَّهِ لِكُلِّ فِرَاقٍ O اور اللہ کی یاد دہشت کر دو تمہارا دوست ہو۔ (سورہ انفال جلد 45)

ایک مقام پر اور فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِكُلِّ فِرَاقٍ دَعُوا صُحُوبَ اللَّهِ لِكُلِّ فِرَاقٍ O اور اللہ کی یاد دہشت کر دو تمہارا دوست ہو۔ (سورہ انفال جلد 45) فلاح پاک۔ (پارہ 26 سورہ ہود جلد 10) اور حدیث پاک میں ہے۔ (1) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیش چہار ہری زبان و ذکر سے ترقی پاک ہے۔ (ترمذی شریف جلد 2 حدیث 568) (2) سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ ﷻ کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت الہی ان پر سایہ قنن ہوتی ہے، ان پر ایمان قلب آتا ہے اور اللہ ﷻ اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے (ترمذی شریف جلد 2 حدیث 568) (3) قرآن و حدیث کی ان اوصاف سریر میں مطلق ذکر کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور کثرت ذکر کا حکم دیا گیا ہے اس لیے نماز جنازہ کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے جانا جائز ہے۔ مگر یہ اس مسئلہ کی وضاحت کیلئے: (ذہبی رد المحتار جلد 9 صفحہ 139) (158) اور (تہذیب السالک جلد 3 صفحہ 96) 106 کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال 15: نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا کیسا؟

جواب: مسلمان کے مرنے کے بعد اس کے لیے دعا کرنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور ان احادیث میں کسی وقت کی تفسیر نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کرو۔" (سنن ابو داؤد جلد 2 حدیث 1422 صفحہ 547) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا، ماسرِف جانا بلکہ اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز جنازہ خود دعا ہے پھر اس کے بعد دعا کی کوئی ضرورت نہیں ہے ان سے یہ سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ نماز جنازہ دعا ہے تو اس کے بعد پھر دعا کرنا جائز نہیں یا کچھ خاص وقت میں دعا کرنا جائز نہیں؟ اگر پہلی بات کہتے ہیں تو احادیث کا انکار بلکہ

قرآن کا بھی انکار ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں سرنے والوں کے لیے دعا کا حکم ہے اور اگر کچھ خاص وقت میں دعا کو نیت کرتے ہیں تو یہ بتائیں کہ ان کے پاس معافیت کی کیا دلیل ہے؟ جو نماز میں نماز جنازہ کے بعد کی دعائیں کرتے ہیں وہی فرض نماز کے بعد کی دعا بھی ہے کیونکہ یہ نماز میں سلام سے پہلے آخری کلمات دعا ہی کے ہیں پھر فرض نمازوں کے سلام کے بعد بھی دعا کا جائز ہونا چاہیے کیونکہ اسی دعا کو کچھ صاحب دعا کی ضرورت ہے؟ لہذا نیت کرنے والوں کی یہ دلیل بالکل لغو (فناں) ہے بعض فقہاء نے کہا کہ رات کو نفل کی دعا کیا ہے مگر ان کا مقصد یہ ہے کہ شخص اس طرح ناتی کر سکتے ہوئے جس طرح نماز پڑھتی تھی دعا مانگا نہ کرو ہے مصلیٰ تو دینے کے بعد کہ رات کا نفل کسی نے بھی نفل نہیں کیا اس لیے نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا جائز و باعث ثواب ہے۔ مزید تفصیل کیلئے: (مراۃ المناجیح جلد 2 صفحہ 473) (فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 224) (فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 365) (تہذیب الاسلام جلد 3 صفحہ 118) کا مطالعہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ مَیّت کو غسل دینے کا بیان ☆ ☆ ☆

مَیّت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے یعنی اگر بعض لوگوں نے مَیّت کو غسل دیا تو سب کے ذمہ سے غسل دینے کا فرض ماقط ہو گیا۔ مَیّت کو غسل دینا فرض کفایہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے حساب اجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے حضرت علیؓ سے روایت ہے نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے مَیّت کو غسل دیا یا اسے کفن پہنا یا اسے خوشبو لگائی اسے اللہ سے کئی سالوں کا اجر ملے گا اور جو چیز اس نے مَیّت میں رکھی اسکو ظاہر نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے پونے کچھ سو یا کچھ سو سالوں کا پاک ہوتا ہے جس دن اسے انکی مال جسٹی ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد 1 صفحہ 1450 صفحہ 459) ایک اور حدیث پاک میں ہے حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے: سید عالمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مَیّت کو کفن پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا رہنما بنائے گا۔ (اسلمو جلد 1 صفحہ 1307 صفحہ 712)

☆ ☆ ☆ مَیّت کو غسل دینے کا طریقہ ☆ ☆ ☆

جس شخص نے مَیّت کو پہنا یا دوسرے تین یا چھ یا سات بار دھوئی دینے کوئی خوشبو لگا کر اس کو تحفے کے اور اگر دیکھ کر نہیں پھر تحفے پر مَیّت کو اس طرح لٹائیں جسے قبر میں لاتے ہیں پھر ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے بچھ پالیں، آج کل غسل کے دوران سفید کپڑا اڑھا لیتے ہیں اور بعد میں پانی گلتے سے بے

پڑائی ہوتی ہے۔ اس لیے غسل دینے وقت یا گہرے گنگ کا انتظام نہ کیا گیا ہو چاہیے کہ جس پر پانی پڑنے سے ستر نہ چمکے اور اگر پھر کسی کی دھوئیں کر لی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اب نمنا سے دالا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دو طرف اٹھتی کر دے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر غسل اپنے ہاتھوں پر لپیٹے ہوئے کپڑے کو نکال دے اور ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کر لے پھر مَیّت کو دھو کر اسے یعنی تین بار دھو پھر کنبوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھالے پھر سر کا کچ کر دے پھر تین بار دونوں پاؤں دھالے۔ مَیّت کے وضو میں پہلے ناک ہاتھ دھو، گلی ہاتھ اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ سالیبہ کپڑا لپڑائی بھگو کر دھو، مسو، ہونٹوں اور نگوں پر پچیر دیں پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو ان کو دھوئیں، اب مَیّت کو کنبیں (یعنی اٹنی) کروٹ پر لٹا کر میری کے چوں کا جوش یا ہونٹا گرم پانی (کیونکہ میری کے چوں اور کافور کے پانی سے مَیّت کو غسل دینے اور مَیّت کے جسم پر کافور مٹنے سے یہ فائدہ ہے کہ بدن کا میل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور اس کے استعمال سے قبر میں کپڑے، مکوڑے اور موزی کا ناور قریب نہیں آتے) اگر یہ نہ ہو تو خواص پانی خیم گرم سر سے پاؤں تک بہائیں کہ سخت تک پہنچ جائے پھر سیدھی کروٹ لٹا کر بھی اس طرح کریں پھر مَیّت کو نیک لگا کر بٹھائیں اور زنی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پچیریں اور اگر کچھ نچلے ڈھوڑ لیں (دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں) پھر آخر میں سر سے پاؤں تک تین بار کافور کا پانی بہائیں پھر کسی کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ (صاف کر کے) ایک بار سارے بدن پر پانی پھاننا فرض اور تین بار سست ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 399) (فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 100: 104) (بیادہ تہذیب جلد 1 صفحہ 810) (نہار کے اعلام صفحہ 468)

☆ ☆ ☆ مَیّت کو کفن پہنانے کا طریقہ ☆ ☆ ☆

کفن کو ایک تین یا چھ یا سات بار دھوئی دے پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لٹائی یعنی بڑی پاؤں اس پر تہ بند اور اس کے اوپر کفن رکھیں اب مَیّت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اب داڑھی پر (اگر نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اتنا گرم پانی خوشبو لیں، اور وہ اعضا، رجن پر تہ بند کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہ بند لٹائی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لٹھیں۔ اب آخر میں لٹائی بھی اسی طرح پہلے اٹنی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لٹھیں تاکہ سیدھا اور پر ہے پھر سر اور پاؤں

کی طرف سے باندھ دیں۔ عورت کو کفن پہنانے کا یہ طریقہ ہے کہ کفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دھبے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوسطی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر تھاپ کر کے کفنی کی طرف ڈال دیں کہ سینے پر رہے اور اس کا ٹول (لمبائی) آدھی ٹہٹ سے نیچے آباد عرض (چوڑائی) ایک کان کی کو سے دوسرے کان کی کو تک ہو (یعنی لوگ اوسطی اس طرح اڑھا لیتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اڑھتی ہیں یعنی یہ طواف ست ہے) پھر پیر تو بندہ طواف یعنی چاروں دھنیں پھر آخر میں سینہ بند پہنانے کا وہی طریقہ ہے۔ ران تک اور ڈوری سے باغیں (آجکل عورتوں کے کفن میں بھی طوافی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو)۔ (تذاتی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 404) (تذاتی رسو یہ جلد 9 صفحہ 100-104) (ہارشریت جلد 1 صفحہ 620) (ناز کے احکام صفحہ 467)

☆..... حَقِیت کو دفن کرنے کا طریقہ☆

جنازہ کو قبر سے قبل کھڑکھڑا کر دیکھ کر اس کے طرف سے قبر میں آتا رہی جائے، اور قبر کی چابکی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) کو کھڑکھڑا کر دیکھ کر اس کے طرف سے نہ لائیں پھر حسب ضرورت دوا لیں (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک آدمی قبر میں آئے اور عورت کی میت حرام آثار میں رہے نہ ہوں تو دیگر شے وار یہ بھی نہ ہوں تو یہ چیز گاروں سے اُڑا کر لیں۔ عورت کی میت کو اتارنے سے لے کر جتنے کائناتے تک کسی کپڑے سے چھپائیں رکھیں۔ اور قبر میں آتارے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّتِ وَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)۔ پھر میت کو سر پر لٹائیں اور اس کا سر دیکھ کر اس کے طرف سے کفن کر دیں اور کفن کی بند باندھیں کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں نہ کھولی تو بھی حرج نہیں، پھر قبر کو کھلی انڈوں سے (کوئی کلاگ میں بھی کوئی ایشیاں قبر کے اندر دیں جسے لگانا منع ہے) بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو گھڑی کے جتنے لگا بھی جائز ہے۔ اب قبر پر مٹی ڈالی جائے۔ یہ حسب یہ کسر ہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں، پہلی بار مٹی ڈالنے وقت مَسْطَحًا خَلْفَکُمْ (یعنی ہم نے زمین ہی سے نہیں بنایا) دوسری بار وَ فِیْهَا نَعِیْذُکُمْ (یعنی اور اسی میں نہیں بھرے جائیں گے) تیسری بار وَ مَسْطَحًا نَحْوَ جِذْعِکُمْ فَارَءَ اُخْسَرٰی (یعنی اور پھر اسی سے نہیں دوبارہ نکالیں گے) کہیں، اب مٹی مٹی چھانڈو اور غیرہ سے ڈال

دیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے قبر اونٹ کے کوبان کی طرح ڈھال والی بنائیں چوکھٹی (یعنی چاروں طرف والی جیسا کہ آجکل تدفین کے پتھر و زعفران انڈوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں، اور قبر ایک یا اُلٹ اوچی یا اس سے معمولی زیادہ دو تین کھ کے بعد پانی پھرناسنت ہے اس کے علاوہ بعد میں پوسہ وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکنا بھی جائز ہے، اور آجکل جو جاہل قبروں پر پانی پھرتا چکا ہے یا سیراف ہے، وہ نہ کرنے کے بعد میت کے سر یا منہ یا ٹانگوں اور قدموں کی طرف اَلْحَسَنُ اَلْمُسْوُوْلُ سے سو روپے کا خرگج پڑھنا مستحب ہے اس کے بعد عورت کو تلخیں کریں اور قبر کے سر ہانے قبلہ رو کو کھڑے ہو کر اذان دیں، پھر یہ پھول انبھڑے کہ جب تک گر رہیں گے تیغ کریں گے اور اس سے میت کا دل کھینچے گا۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر رہا آپ ﷺ نے فرمایا: ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب اب ایسی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے جس سے پچھتاؤ (مشکل) ہو، ان میں سے ایک شخص چٹخلی کھایا کرتا تھا، دوسرا پیشاب (کے قشروں) سے نہچنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا، پھر آپ ﷺ نے ایک سبز شاخ منگوئی اور اس کے دو ٹکڑے کیے، ایک ٹکڑا قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا دوسری قبر پر بفرمایا: جب تک یہ پیشاب نہیں خشک نہیں ہوگی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

(مسند شریک ابواب جلد 1 حدیث 585 صفحہ 979)

(ملخصاً تذاتی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 410) (تذاتی رسو یہ جلد 9 صفحہ 371) (ہارشریت جلد 1 صفحہ 844) (ناز کے احکام صفحہ 468)

☆..... حَقِیت کو غسل کفن دینے اور دفن کرنے کے متعلق مسائل☆

سوال 1: میت کو غسل دینے کے بعد بالوں میں کفنی کرنا کھیا؟

جواب: میت کی داڑھی یا سر کے بالوں میں کفنی کرنا یا خنن تراشنا کسی جگہ کے بال موٹہ یا کترنا یا اکھاڑنا یا جائز و مکروہ و کھری ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت میں ہے اسی حالت میں دُفن کریں، ہاں اگر خنن کو نہ ہوئے ہوں یا خنن اور بال کاٹ لیے ہیں تو انہیں کفن میں ہی راکھ دیں۔

(تذاتی ماہنامہ 1 جلد 1 صفحہ 400) (ہارشریت جلد 1 صفحہ 816)

سوال 2: نبیت کو پہلانے کے بعد نکاح اور کمان میں مدد کی رکنا کیا ہے؟

جواب: نبیت کو پہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ نہ رکھیں۔ (تذاتی رضوی جلد 1 صفحہ 400) (بہار نبیت جلد 1 صفحہ 816)

سوال 3: کیا نبیت کو پہلانے کے بعد غزال کے غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: نبیت کو پہلانے کے بعد غزال کے غسل کرنے کی غرض مستحب ہے۔ (بہار نبیت جلد 1 صفحہ 324)

سوال 4: بیوی شوہر کو لوشہرہ یزیدی کو غسل میت دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ وہ اس کی عدت میں ہے لیکن شوہر یزیدی کو غسل نہیں دے سکتا، کیونکہ انتقال کے فوراً بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

(تذاتی رضوی جلد 9 صفحہ 95) (بہار نبیت جلد 1 صفحہ 812)

سوال 5: نبیت کی پیشانی اور سینہ پر غلہ وغیرہ لکھنا کیا ہے؟

جواب: نبیت کی پیشانی اور سینہ پر غلہ یا بسم اللہ شریف لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی تو اس کے انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ لکھ دی گئی پھر کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا؟ کہا: جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے اور فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی تو کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھی اور سینہ پر کفر طیبہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھیں مگر نہ پڑھنا۔ نبی کے بعد کفن پر پانے سے پہلے کلک کی انگلی سے نکھیں رو دینا ہی نہیں سکتیں۔ (تذاتی رضوی جلد 9 صفحہ 108) (بہار نبیت جلد 1 صفحہ 848)

سوال 6: قبر میں شجرہ یا عہدہ مہر لکھنا کیا ہے؟

جواب: قبر میں شجرہ یا عہدہ مہر لکھنا جائز ہے اور اس کے علاوہ دیگر نیک بات بھی کر سکتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے لیے اپنا تہنہ تہا بنایا اور فرمایا اسکو اکتھم کے ساتھ لگانا یعنی سب سے پہلو اسکو پہنانا تاکہ یہ جسم کے ساتھ چھٹا رہے اور اس کے برکات سے انہیں فائدہ پہنچے۔ (بحر مسلم جلد 1 صفحہ 206، 756) اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مصال کے وقت فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ قضا دعا جت کیلئے تشریف لے گئے تو میں ایک مشکیزہ لے کر آچکی خدمت میں گیا،

رسول اللہ ﷺ نے اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگے ہوئے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا جیسے عاتق فرمادیا، اس مبارک چادر کو میں نے آج کے کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا ایک بار میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال اور منہ تر اٹھے اور ان مبارک بالوں اور منہ کو بھی میں نے اسی دن کے لیے منہاں کر رکھا ہوا تھا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو اس نقشبے کو میرے جسم کے ساتھ لگ کے کفن میں شامل کرنا۔ بالوں اور منہ ناخون کو میرے منہ اور آنکھوں اور اعضا وغیرہ پر رکھ دینا۔ (شرح بحر مسلم جلد 7 صفحہ 790) شجرہ یا عہدہ مہر میں رکھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ نبیت کے سامنے قبلیٰ کی جانب طاق ٹھوکر اس میں رکھیں اور نبیت کے کفن پر عہدہ مہر لکھنا جائز ہے بلکہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔

(ملخص بہار نبیت جلد 1 صفحہ 848، تذاتی رضوی جلد 9 صفحہ 108)

سوال 7: نبیت کو دفن کرنے کے بعد کتنی دیر تک قبر پر ٹھہرنا چاہیے؟

جواب: نبیت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ (خر) کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے نبیت کو انس ہوگا اور گھبرائے گا۔ نبیت کو دفن کرنے کے بعد کتنی دیر تک تلاوت قرآن اور نبیت کیلئے دعا اور استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوال گھبرائے گا۔ نبیت کو دفن کرنے کے بعد کتنی دیر تک ٹھہرنا چاہیے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب نبیت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو وہاں کھڑے ہو کر فرماتے: اے نبی بھائی کیلئے استغفار کرو اور اس کیلئے فاتحہ قویٰ مانگو کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 1444، صفحہ 556) (ملخص بہار نبیت جلد 1 صفحہ 411) (بہار نبیت جلد 1 صفحہ 848، تذاتی رضوی جلد 9 صفحہ 377)

سوال 8: نبیت کو کس رنگ کا کفن کوٹنی کا کفن دینا چاہیے؟

جواب: نبیت کو سفید رنگ کا چھٹا کفن دینا چاہیے جیسے کاحا حدیث مبارکہ میں ہے (۱) حضرت عمر و بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنا کرو اور اس میں اپنے مژدوں کو کفن دی کرو کیونکہ دوسرے گھوٹی کی نہایت یہ دنیاؤں دہمہ اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ (امیرک جلد 1 صفحہ 1309، 713) (۲) حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبیت کو دلی کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے (ترمذی جلد 1 صفحہ 892، 513) اور پکڑے کی کوٹنی

کے لحاظ سے ایسا کفن دینا چاہیے جس کو انہی کے عیدین و جمعہ کے لیے پہننا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر کیسے جاتی تھی اس کو انہی کا کفن ہونا چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے ہر مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ جاہلما قاتل کرتے اور اچھے کفن سے فخر کرتے اور خوش ہوتے ہیں۔

(طحاوی، تاج التاج، جلد 1 صفحہ 403۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 818)

سوال 9: قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد ہاتھ سے مٹی جھاڑ دینا کیسا؟

جواب: قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے ہماڑوں یا دھواڑوں میں دونوں ہاتھوں سے جھاڑ دینا جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 845)

سوال 10: قبر کی لمبائی چھوڑ لی اور گہرائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر اور چوڑائی نہایت کے آدھے قد کے برابر اور گہرائی بہتر یہ ہے کہ قد کے برابر ہو، کیونکہ اس میں دو فائدے ہیں، پہلا یہ کہ اگر میت کا جسم مٹتا ہے اس کی ہڈیاں نکلیں پھیلنے لگیں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قبر زیادہ گہری ہونے سے میت بچھو نام کے گوشت خوردہ جادو سے محفوظ رہتی ہے اور گہرائی میں مٹوسہ (دردیاناں) کو جب یہ ہے کہ یہ نہ تک ہو۔

(طحاوی، تاج التاج، جلد 1 صفحہ 410۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 843۔ فتاویٰ فیض الرحمن جلد 1 صفحہ 451)

سوال 11: بعض لوگ قبرستان میں مٹھائی وغیرہ لے کر جاتے ہیں اور قبر کے پاس کا ڈال دیتے ہیں تاکہ بیٹھ جائیں اس مٹھائی کھائیں اور مردہ کو کچھ نہ کھائے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: جس طرح ملائے کرام سے روٹی ساتھ لے جانے سے منع کیا ہے اس طرح مٹھائی سے بھی منع کیا ہے اور یہ نہایت کچھ مٹھائی اس مٹھائی کھائیں اور مردہ کو تکلیف نہ پہنچائیں نہیں جہاں جہاں ہے اور یہ نہایت مذہبی و بھی بھالے اسکے کچھ بیٹھوں کو مٹھائی ڈالنے والے جیسے مساکین صائمین (یعنی نیک و پارسا، غریبوں) میں تقسیم کر دی جائے یہ بہتر ہے۔

(فتاویٰ علیہ صحت جلد 3 صفحہ 348)

سوال 12: قبر پر اگر مٹی یا چراغ جلا کر کیا؟

جواب: قبر پر اگر مٹی یا چراغ وغیرہ جلا دینا منع ہے، ہاں قبر سے ہٹ کر ایک طرف ضرور دیا جائے اور چراغ جلا سکتے ہیں۔ (مگر اگر مٹی کو قبر کے اوپر نہ لگائیں بلکہ قبر کے ارد گرد لگائیں) مٹھائیاں مٹھائیوں میں ڈال کر دے

دقت یا قبر پر زائرین (زیارت کرنے والے) آتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لیے اس طرح، ہاں مجمع ہو تو خوشبو لگانے کے لیے اگر مٹی چلا سکتے ہیں۔ (تذکرہ صوفیہ جلد 2 صفحہ 525) (رد المحتار جلد 2 صفحہ 388)

سوال 13: قبروں پر پانی چھڑکانا کیسا؟

جواب: نہایت کوثر کرنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکانا سنت ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ قبر پر ایک قائم رہتی ہے مٹی جم جاتی ہے اور قبر پر پختہ ہو جاتی ہے اور قبر کا نشان جلدی نہیں مٹتا اور اس کے علاوہ اگر حاجت ہو تو پانی چھڑکنے کی اجازت ہے مثلاً قبر پر گھاس کا لگے ہونا، دیگر پودے لگے ہونا اور اگر حاجت نہ ہو تو پانی چھڑکانا سرف (پانی کا ضائع کرنا ہے) اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں۔ (طحاوی، تاج التاج، جلد 2 صفحہ 373)

سوال 14: قبر کو تختہ کرنا کیسا؟

جواب: عام لوگوں کی قبر کو تختہ نہ کرنا بہتر ہے لیکن اگر کریں تو اندر سے نہ کریں اور علماء کرام و سادات کرام اور دینی عظیم رکھنے والے لوگوں کی قبروں کو آپ سے تختہ کرنا جائز ہے اور ان پر قبۂ وقفات بنانی چاہیے اس سے اگلی قبر دوسری قبروں سے ممتاز ہوگی اور لوگوں کے دلوں میں اگلی قدر پیدا ہوگی کہ یہ کسی بندہ خاص کی قبر ہے صرف اندر سے قبر کو تختہ کرنا منع ہے اور جو قبروں کو تختہ نہ کرنے کی ممانعت آئی ہے وہ اس بارے میں ہے کہ اندر سے قبر کو تختہ کرنا (جہاں میت موجود ہے) منع ہے۔

(طحاوی، تاج التاج، جلد 2 صفحہ 425۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 846۔ رد المحتار جلد 2 صفحہ 383)

سوال 15: قبر پر بطور علامت کنگڑا، لکڑی یا لکھنا کیسا؟

جواب: قبر پر بطور ضرورت و علامت کنگڑا، لکڑی یا لکھنا جائز ہے اور اس بارے میں جو ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔ (فتاویٰ ابن عابدین جلد 2 صفحہ 488۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 846۔ شرح منہج المسلمین جلد 2 صفحہ 814)

سوال 16: قبر کے اندر چٹائی بچھنا کیسا؟

جواب: قبر کے اندر چٹائی بچھنا جائز ہے کہ سبب ضائع کرنا ہے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 843) (رد المحتار جلد 3 صفحہ 184)

سوال 17: قبرستان میں عورتوں کا جانا کیسا؟

جواب: عورتوں کا قبرستان اور مزارات پر جانا منع ہے۔ ان کے لیے بہتر ہے کہ گھر سے ہی ایصالِ ثواب

کرین۔ مزید تفصیل کیلئے (فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 541-584، بہار شریعت جلد 1 صفحہ 848)

سوال 18: جبر کو یوسر دینا اور اسے عید کرنا کیسا؟

جواب: جبر کو یوسر دینے کو بغضِ عالم، اسے جابر قرار دینا ہے مگر حج ہے کہ متنب ہے اور تو کہہ دگرما حرام ہے اس لیے نہ تو کہہ کر ہاتھ لگایا جائے اور نہ ہی یوسر دینا جائے اور بالخصوص مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے کا طریقہ یہ ہے کہ کم از کم مزار سے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی جائے، یہی اہم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 526، (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 850)، (کام پڑھتے صفحہ 251)

سوال 19: مزارات پر حاضری دینے کا بہتر طریقہ کونسا ہے؟

جواب: مزارات پر حاضری دینے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جو شخص مزار پر جائے وہ صاحبِ مزار کے قدموں کی طرف سے حاضر ہو کر یکتا پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مکرر دو کیسے کی زحمت ہوتی ہے پھر قبہ کو پیچھے اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (2 گز) دور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے، اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ یَا وَیْلَی اللّٰهُ وَ زَخْمَتِ اللّٰهُ وَ مَرَّ کَحْمَتِ کَھَرِ اَیْکَ بَارِسُورَہ تَا تَحُو اور 11 بار سورۃ اخلاص (اول و آخر ایک بار درود پاک) پڑھ کر ہاتھ اُٹھا کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 528، (فتاویٰ رضویہ جلد 25)، (فتاویٰ ابراہیم جلد 1 صفحہ 284)

سوال 20: جبرستان میں داخل ہونے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: جبرستان میں داخل ہونے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ یَا اَعْزَلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ فِی الْاٰثَرِ (اے اللہ! تو ہر تمہیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم سے پہلے پیچھے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔

(ترغیب شریف جلد 1 حصہ 1042، صفحہ 540)

☆..... ایصالِ ثواب کا بیان☆

ایصالِ ثواب کا مطلب ہے ایک اعمال کا ثواب اپنے مسلمان بھائی کو پہنچانا، خواہ وہ زندہ ہو یا انتقال کر چکا ہو تو اسے ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے، اور ایصالِ ثواب کی مقدار بے (تیج، جہلم، ہرہری اور گیارہویں

شریف اور بزرگانِ دین کے عرسِ مبارک منانا جائز ہے کہ یہ بھی ایصالِ ثواب ہی کے ذرائع ہیں، جبکہ بعض افراد کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر بندے کے اپنے اپنے اعمال کو کوئی کسی کو اپنے عمل سے فائدہ نہیں پہنچا سکتا ایسے لوگ تیج، جہلم، ہرہری، گیارہویں شریف وغیرہ کو جہالت کی وجہ سے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب چیزیں قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اوصافِ بارگاہیہ۔

(1) وَالَّذِیْنَ جَاءَتْهُ مِنْ بَعْدِ یَعْقُوْبَ لَوْ لَوْ اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے رَبَّنَا اغْفِرْ لَہُمْ وَلَا تُخَافِتْہِمْ سُبْحٰنَا رَبَّنَا اَغْفِرْ لَہُمْ وَلَا تُخَافِتْہِمْ سُبْحٰنَا (تو اے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

(28، سورۃ شوریٰ: 10)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ فوت شدہ کیلئے بعد میں آنے والے ان کے لئے دعائے مغفرت کر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے گا اور وفات یافتہ لوگوں کو اپنے اعمال کے علاوہ زندوں کی دعائے نفع حاصل ہوتا ہے اور ایصالِ ثواب کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ کچھ پڑھ کر مردوں کو ثواب پہنچایا جائے تاکہ انہیں اس سے نفع حاصل ہو اور ان کی بخشش و مغفرت کا سامان ہو ایک اور آیت مبارکہ میں ہے (2) رَبَّنَا اغْفِرْ لَہُمْ وَلِوَالِدِہِمْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (28، سورۃ الاحقاف: 40)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ وفات یافتہ لوگوں کیلئے دعائے مغفرت کرنا جائز ہے اور یہ دعائے مغفرت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت مبارکہ ہے اور ہر مسلمان نماز میں اس دعا کو پڑھتا ہے۔ اور احادیث مبارکہ میں ہے۔ (1) حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا میزہ حالانے کا حکم دیا جس کی انگلیں، پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں اسے پیش کیا گیا تا کہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں، نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا اے اللہ بھائی! لاؤ مجھے فرمایا، اسے پھر یہ تیج کرلو، آپ فرمائی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ ﷺ نے مجھے پکڑی اور میزہ سے کھ پکڑ کر اسے لایا اور پھر اسے ذبح کر دیا اور پڑھا، ہم اللہ بھائی! اے اللہ بھائی! محمد ﷺ اور محمد ﷺ اور

محمد ﷺ کی امت کی جانب سے اسے قبول کر سیدھا کشف ربانی میں پھر آپ ﷺ نے انکی قربانی کر دی۔
(حجۃ المسلمین کتاب الافاضل جلد 2 حصہ 4976 ص 814) (2) حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے ہاں گنہگار تین چیزوں کا فائدہ جاری رہتا ہے۔ (1) اصدق جاریہ کا (ii) اس علم (دین) کا جس کے جب سے دوسرے کو کوئی نفع پہنچے (iii) اور نیک اولاد جو انسان کے لئے مفرت کی دعا کرے۔ (سنن نسائی کتاب الوصایا جلد 2 حصہ 3853 ص 516) (3) حضرت سعد بن عبادہؓ کا بیان ہے کہ میری والدہ فوت ہوئیں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا میں انکی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں پھر حضرت سعد بن عبادہؓ نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا سے کتنا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی پانا، پھر آپ ﷺ نے ایک کنواں کھدوا کر ابو ہریرہؓ نے مدینہ منورہ میں حضرت ام سعد کی تسکین کی، (یعنی انکی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے)۔ (سنن نسائی کتاب الوصایا جلد 2 حصہ 3667 ص 519)
اس وقت پانی کی شدید ضرورت تھی نبی پاک ﷺ نے پانی کا کنواں کھدوانے کا صحابی کو شاعر فرمایا، اور جس جگہ پانی کی شدید ضرورت ہو ہاں تاں لا ب نہر یا کنواں کھدوا اور آج کے جدید دور میں جو پانی حاصل کرنے کے ذرائع ہیں اسکے ذریعے انسانوں کو پانی فراہم کرنا یقیناً افضل صدقہ ہے۔ (4)
حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے، ہر صحت عالم ﷺ کی پاگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور میں بھی چھوڑ گئے ہیں مگر انہوں نے وصیت نہیں کی تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو ان کیلئے صدقہ (گناہوں کا) کفارہ اور موجب نجات (یعنی نجات کا باعث) ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں، ہو سکتا ہے۔ (سنن نسائی کتاب الوصایا جلد 2 حصہ 3854 ص 516) (5) حضرت انسؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب اہل خانہ میں کوئی اپنے فوت شدہ عزیز کیلئے صدقہ و خیرات کرے ایصالِ ثواب کرے تو اس کے اس ثواب کا تحفہ حضرت جبریلؑ ایک خوبصورت تمثال میں رکھ کر اس کو قبر والے کے سامنے جا کر پیش کرتے ہیں کہ میرے اہل خانہ عزیز نے یہ ثواب کا تحفہ بھیجا ہے تو اسے قبول کر دو شخص اسے قبول کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور دوسرے قبر والوں کو خوشخبری سناتا ہے اور اس کے پڑوسیوں میں سے جن کو اس قسم کا تحفہ نہیں ملا

ہوتا تو وہ تمکین ہوتے ہیں۔ (المجموع الاوسط جلد 7 حصہ 6500 صفحہ 280) (6) سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص قبرستان سے گزر اور اس سے سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص اور سورۃ العنکابر پڑھیں پھر یہ دعا مانگی، یا اللہ ﷻ میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس ایصالِ ثواب کرنے والے کے سفارش ہو گئے۔ (شرح المصطلح جلد 1 ص 481) (7) سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت کی وصیت قبر میں داخل ہو گئی اور جب کھنڈے کا تو بے گنا ہو گئی کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (برہان الاوسط جلد 1 حصہ 1879 صفحہ 509) (8) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص والدین کی طرف سے حج کرے تو گویا اس نے اپنی طرف سے بھی حج کر لیا اور اسے دس حج کرنے کا ثواب ملے گا (در سنن جلد 2 حصہ 2587 صفحہ 775) (9) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی کچھ خیرات کرے تو چاہے کہ اسے والدین کی طرف سے کرے اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(شعب الایمان جلد 6 حصہ 6 صفحہ 7911 ص 205)

احادیث مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اور یاد رکھیے یہ بھی جائز ہے کہ مسلمانوں کا گناہ یا کفر سے وغیرہ کو بزرگوں کی طرف سے منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ یہ حضور سید عالمؐ کا ثواب کا بکرا ہے اس میں کوئی حرج نہیں کراس سے مراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا حضورؐ کو پاک ﷺ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے اور یہ بھی قربانی کی گناہ اور کفر بھی تو لوگ ایک دوسرے کی جانب منسوب کرتے ہی ہیں مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گناہ یا بکرا ملے گا یا ہوا، اگر آپ اس سے چھینیں گے یہ کس کی ہے؟ تو وہ یہ ہی جواب دے گا کہ میری گناہیں گئے ہیں یا بکرا ہے، جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو غوث پاک کا بکرا کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا، حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ ﷻ ہے اور قربانی کی گناہ ہو یا غوث پاک کا بکرا، ہر چیز کے ذبح کے وقت اللہ ﷻ ہی کا نام لیا جاتا ہے، واللہ ﷻ دوسروں سے نجات عطا فرمائے۔

سوال 1: تہنیک کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا؟

جواب: تہنیک کے بعد قبر پر اذان دینا جائز ہے۔ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی قبر پر اذان

دی جانے اور تلقین بھی لازمی کی جائے کہ ایسا کرنے سے مرنے والے کی ذرہ بزرگ لدا ہوگی۔
 اذان دینے اور تلقین کے شدت بھی یہاں پر عرض کر دیتا ہوں کہ کوئی شخص دسواں شکار نہ ہو امام
 ترمذی اپنی کتاب نور الاسول میں امام احمد رضاؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جب
 مرد سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان اس پر غار ہو جاتا ہے اور اپنی طرف اشارہ
 کرتا ہے، یعنی تیرا رب ہوں، اس لئے ہم آ کر کھینٹ کھینٹ کر جولایت میں ثابت قدم رہنے کی دعا کیا
 کرو۔ (نور الاسول جلد ۱ صفحہ ۱۷۷ حدیث ۱۳۲۳) ثابت ہوا کہ محکم فکر کے سوالات کے وقت شیطان قبر
 میں غلط اشارہ ہوتا ہے اور جواب دینے میں مرد کو بھٹاتا ہے، یہ وہ ذاتِ مردط ہے، کہ اس وقت
 مہینت کے جواب میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے کھینٹ کھینٹ کر مرد ثابت قدم رہنے کیلئے دعا یہ
 مبارک ہے کہ اللہ ۛ سے دعا کرو کہ اللہ اسے شیطان سے محفوظ رکھو اور شیطان سے محفوظ
 رہنے کیلئے اسکو ہمارے بھی ضروری ہے، اگر شیطان بھاگ جائے تو اب مرد کو بھٹانا یا دھمکانا نہیں
 سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شیطان کو کس طرح بھیجیں گے یا یاد رکھیے اس کا عمل بھی ہمارے پیارے رحم کریم
 آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم ۛ نے
 ارشاد فرمایا۔ جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان پچھیر کر گھوڑا زمانا (یعنی بھو خارج کرتا) ہوا
 بھاگتا ہے (سنن ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۸) اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہمارا کوئی مسلمان فوت
 ہو جائے تو اس کی قبر پر اذان دیں کہ یہ جائز ہے مگر بعض لوگ اس پر بہت زیادہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ
 تم اذان تو دیتے ہو جماعت تو کروا تے نہیں یعنی اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اذان
 دینے کے لئے جماعت یا نماز کا تم کو فرض یا واجب نہیں ہے کیونکہ جب یہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے
 کان میں بھی اذان دی جاتی ہے مگر جماعت کا تم نہیں کی جاتی اس طرح حدیث پاک میں خوف، زور
 یا پُرشانی کی حالت میں اذان دینے کے بارے میں بھی آیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اکیس مرتبہ حضرت علی
 ؓ کو تلقین دیکھا تو ارشاد فرمایا: اسے! میں تمہیں تلقین کیا ہوں، اپنے گھر والوں میں سے کسی
 سے کہو کہ وہ تمہارے کان میں اذان کہیں کہ اذان تم خود پر پُرشانی کو فخر کرتی ہے۔ (ترمذی جلد ۲
 صفحہ ۱۴۹) اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اذانِ احادیث پر عمل کریں اور اسے جو میں کی قبر پر اذان ضروری

اور لوگوں کے وسوسوں کی طرف دھیان مت دیں۔

سوال 2: مردے کو دفن کرنے کے بعد تلقین کرنا کیسا؟

جواب: مُردے کو دفن کرنے بعد تعلقین کا جائز ہے اور تعلقین کرنے کا مقصد میت کو منکر تکبر کے سوا اَللّٰہ کے کجایات سکھانا ہے اور بعد دفن مُردے کو تعلقین کرنا حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔ جب تمہارا دُشمن اُس کی بھائی اُنکھال کر جائے اور تم اسے دُشمنی سے چھوڑ دیتے ہو تو اس کی قبر کے سر پہ لکھا اور کہو کہے کہ اَللّٰہُ حُکْمُوْنَا خَوِجْتُ مِنْ الدُّنْيَا شَہَادَۃً اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ وَاَنَّکَ وَحِیْثُ ہَالِیْہُ وَبَا وَاِلَّا سَلَامٌ دِیْنَا وَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیْنَا وَاَلْفُ سَلَامٌ اِلَیْہَا۔ (اسے افسان بن فغانہ رحمۃ اللہ علیہ اس میت کا نام اور اس کی ماں کا نام ملایا جائے) وہ مرد اس کو سننے کا اور جواب نہ دے گا، پھر دوسری مرتبہ کہے کہ افسان بن فغانہ وہ مرد وہ سیدہ ہامو کہو یہ کہ جائے گا، پھر تیسری مرتبہ کہے کہ افسان بن فغانہ وہ مرد کہے گا کہ میں ارشاد کرنا واللّٰہ تجھے پر تم فرمائے۔ اور اور ارشاد فرمایا: مرد جواب دیتا ہے اس کی زندوں کو کُتر جیٹھ ہوتی پھر اس طرح تعلقین کرے کہ پاؤں اس عقیدے کو جس پر تو بیجا ہے نکال دینا یعنی یہ گواہی کہ اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص بندے اور آخری رسول ہیں اور یہ کہ اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین حق ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا) پھر فرمایا اس پر یعنی لوگوں کے اس طرح تعلقین کرنے پر منکر تکبر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے کہ چلو اس کے پاس کیا شہر ہیں جس کو لوگوں کی نجات سکھا چکا ہے تعلقین سے عرش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گمیت کی کا نام معلوم نہ ہو تو پھر اس طرح اس کو پکارا جائے کہ فرمایا، پھر حضرت عوا رضی اللہ عنہا کی طرف نسبت کرے۔ (المجموع جلد ۸، ص 7979 تا 298) حدیث میں پاک ہے نہ بدعت ہو گیا کہ میت کو تعلقین کرنے کے بعد تعلقین کرنا شرعاً جائز اور مستحسن ہے اور اس کے متبع ہونے پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی میت کو تعلقین کرنے کے بعد اس کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر تعلقین کریں اور اچھو ثواب کے حقدار بنیں صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو عمل کرنے کی تلقین دے۔ آمین

☆☆☆.....روزے کا بیان☆☆☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ كِتَابًا مِّنْ ذُرِّيَّتِ ۚ ؕ فَذُنْ شَانَ مَنكُم مَّرْفُوعًا ۚ أُوْصِيَ اَعْلَىٰ سَفَرٍ لِّعَلَّةٍ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَةٍ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ ؕ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهِ ۚ ؕ وَاَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے انگوٹھ (یعنی تم سے پہلے لوگوں پر) فرض ہوئے تھے کہ تم جتنیں پرہیز گاری سے لگتی ہو ان میں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اس کے (یعنی رمضان کے) روزے اور دنوں میں (رکعتے) اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ میں ایک مسکین کا کھانا (بطور فدیہ دیں) پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتو۔

(پارہ 2 سورہ بقرہ آیت 183، 184)

(2) فَهَرُ وَنَصَانِ لِّلَّذِي اٰتَىٰ فِيهِ الْفُرْاَنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ يَتَذَكَّرُ اَلَّذِي هَدَىٰ وَ لَفَرَقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مَنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ ؕ وَ مَن كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعَلَّةٍ مِّنْ اَيَّامٍ اٰخَرَةٍ ۚ ؕ فَيُسْرِدْ اَللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ ۚ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اَللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ ۚ ؕ وَلِكُمْ لَعَلَّةٍ ۝

کہ تم کو حق پوری کر دو۔ (پارہ 2 سورہ بقرہ آیت 175)

☆☆☆.....روزے کے متعلق احادیث مبارکہ☆☆☆

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ (جہنم کی آگ سے) ڈھال ہے۔ جس کوئی شخص (روزے میں) نہ لگے نہ جس کوئی شخص (روزے میں) نہ لگے نہ جس کوئی شخص اس سے بچ کر لے کرے یا اس کو لگا دے تو اس کو دو مرتبہ کھانا پڑے کہ میں روزہ داروں اور اس بات کی قسم جس کے بغیر وہ قدرت میں میری (محبوب) کی جان ہے، روزہ دار کے ذریعہ اور خدا کے نزدیک ٹھیک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ اپنے کھانے اور پینے کو اور اپنے نفس کے غصوں کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا اجر دوں گا جو تمہارا ہے۔

(کنز الدقائق، کتاب الصوم، ص 1896، صفحہ 365)

(2) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو دیکھا جاتا ہے اس دروازے سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا کیا جانے گا، روزہ رکھنے والے کہاں ہیں پھر روزہ دار کھڑے ہوں گے اس دروازے سے ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا پھر جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا اور پھر اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(کنز الدقائق، کتاب الصوم، ص 1896، صفحہ 374)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور وہ ایک نیت سے قیامت کو پہنچ گیا ہوں کو حائف کر دیا جائے گا اور جس نے ایمان کے ساتھ اور وہ ایک نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پہنچنا ہوں کو حائف کر دیا جائے۔

(کنز الدقائق، کتاب الصوم، ص 1901، صفحہ 383)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (روزہ رکھ کر بھی) جھوٹ بولا یا نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کے چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(کنز الدقائق، کتاب الصوم، ص 1903، صفحہ 384)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص (روزے میں) بھول کر کھالے اور پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے (کیونکہ) اس کو اللہ تعالیٰ نے مکلا یا اور پالیا ہے۔

- (بجی بخاری کتاب الصوم حدیث 1933 صفحہ 426)
- (6) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو کھانا کھانے میں برکت ہوتی ہے۔
(بجی مسلم کتاب الصیام حدیث 2445 صفحہ 81)
- (7) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے سترسا لے گا جو مسلمان کی مسافیت تک دور کر دے گا۔
(بجی مسلم کتاب الصیام حدیث 2807 صفحہ 147)
- (8) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے بغیر شرعی اجازت اور بیماری کے رمضان شریف کا ایک روزہ بھی توڑا (یا چھوڑا) تو اسے عمر بھر کے روزے بھی کفایت نہیں کر سکتے۔
(سنن ترمذی جلد 1 باب الصوم حدیث 701 صفحہ 395)
- (9) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزہ لازم کر لو۔ کیونکہ کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں ہے۔
(سنن ابی داؤد کتاب الصیام جلد 2 حدیث 2222 صفحہ 67)
- (10) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ اور روزہ افطار کرنے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہنم سے آڑی پانے والے ہیں اور یہ اعلان ہر رات ہوتا ہے۔
(سنن ابی داؤد کتاب الصیام جلد 1 حدیث 1632 صفحہ 514)
- (11) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام جلد 1 حدیث 1734 صفحہ 541)
- (12) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کا ثواب تو قیامت کے ہی دن ملے گا۔
(مسند ابی یوسف جلد 6 حدیث 8104 صفحہ 353)
- (13) حضرت ابو مسعود خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو ہمیری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔

- (بجی ابن جریر کتاب الصیام جلد 3 حدیث 1886 صفحہ 190)
- (14) حضرت سیدنا عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناہ رمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کٹاؤ کی کرو کیونکہ ماہ رمضان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔
(الجامع البیہقی حدیث 2718 صفحہ 182)
- (15) حضرت کہب بن جرحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا صیام لوگ ممبر کے پاس حاضر ہو ہم حاضر ہو جب آپ ﷺ کے ممبر کے پیٹے درجہ پر چڑھے کہا: آئین دوسرے پر چڑھے کہا: آئین دوسرے پر چڑھے کہا: آئین جب ممبر سے شریف لائے تو ہم نے عرض کی آج ہم نے آپ ﷺ سے لکھی بات کی کہ کبھی نہ سنتے تھے فرمایا: جبرئیل ﷺ نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور مغفرت دیکرائی میں نے کہا (آئین) جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر اور وہ گھج پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا: آئین۔ جب تیسرے درجہ پر چڑھا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس آپ دونوں یا ایک پڑھا یا آئے اور انکی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔ میں نے کہا: آئین
(المسند رک ابی داؤد جلد 5 حدیث 7338 صفحہ 212)
- (16) حضرت محمد بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ اور قرآن بندے کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اسے رب ﷻ میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما کر کہے گا: اے رب ﷻ میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما تو دونوں شفاعتیں قبول ہوں گی۔
(المسند ابی داؤد جلد 5 حدیث 6837 صفحہ 588)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ روزے کے مسائل ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال 1: بخیر بخیر کی روزہ رکھنا؟

جواب: بغیر بخیر کے روزہ رکھنا جائز ہے روزہ ہو جائے کہ کیونکہ روزے کیلئے بخیر کرنا شرط نہیں ہے اسی طرح کسی کی آنکھ بخیر میں نہ ٹپکے اور وقت گزر گیا تو بغیر بخیر کے روزہ رکھ سکتا ہے۔ روزہ ہو جائے گا مگر مستحب ہے کہ بخیر کی کھا کر روزہ رکھے کچھ بیٹ پاک میں آئی کہ ہم فطینا میں آئی ہیں۔ (1) نبی کریم

ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ہماری کمانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (حکایت ابن حبان جلد 5 حدیث 3458 صفحہ 194) (2) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہماری پوری کی پوری برکت ہے پس تم اسے نہ چھوڑو چاہے یہ بنی ہو کر تمہاری پانی کا ایک گھونٹ کی ہو، جبکہ اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے بھیجتے ہیں ہماری کرنے والوں پر۔ (مسند امام ربیع بن خثیم جلد 4 حدیث 11396 صفحہ 88) (3) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری پوری برکت ہے۔ (حکایت کتاب الصوم حدیث 1923 صفحہ 411)

سوال 4: روزے کی حالت میں سواک کیا توچھپٹ کرنا کیسا؟

جواب: روزے کی حالت میں سواک کرنا جائز ہے بلکہ ہر وضو کے ساتھ سواک کرنا سنت اور باعث جزا (ثواب) ہے لیکن اگر سواک چبانے سے ریشہ چھوٹیں یا مزہ (مطلق میں) محسوس ہو تو ایسی سواک روزے میں نہیں کرنی چاہیے ہرگز کا حکم بھی سواک ہی کی طرح ہے البتہ اس بات کی احتیاط کریں کہ نوجھ چھپٹ کے ذرات مطلق میں نہ جائیں انھوں کو گلوں میں مشور ہے کہ وہ پھر سے وقت سواک نہیں کرنی چاہیے کہ وہ بے پیر ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 511 بہار شریعت جلد 1 صفحہ 997 تحفہ المسائل جلد 1 صفحہ 191 فتاویٰ ربیع صفحہ 203)

سوال 5: کیا نام روزہ رکھنا حرام ہے؟

جواب: غیہ الفطر، غیہ الاشیء اور 12، 13 ذی الحجہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 10 فتاویٰ تجرید جلد 1 صفحہ 342 بہار شریعت جلد 1 صفحہ 967)

سوال 6: شہت زنی (یعنی اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر فعل واجب کر لینا) کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: شہت زنی کے سبب اگر کسی اپنی جگہ سے شہوت کیساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلے تو غسل واجب ہو جائے گا اور روزہ کی حالت میں روزہ جانی دوتے ہوئے یہ کام کیا تو روزہ قاسد ہو جائے گا اور یہ نہایت بڑا فعل ہے حدیث پاک میں ایسے شخص پر لعنت کی گئی ہے لہذا اس سے بچنا لازم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 23 فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 صفحہ 168 بہار شریعت جلد 1 صفحہ 989)

سوال 7: روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، جھگڑنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جھوٹ، غیبت، جھگڑنا، گالی دینا، بیہودہ بات کرنا، کسی کو تکلیف دینا کہ چیزیں ویسے بھی نا جائز و حرام ہیں اور روزہ کی حالت میں تو روزہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے اور روزے کی روایت میں چلی جاتی ہے احادیث میں کہ جس بھی اختلاف کو معید کر آئی ہیں۔ (i) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بات کہتا اور اس پر عمل کرنا اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ (حکایت کتاب الصوم حدیث 1903 صفحہ 384)

(ii) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں چاہئے کہ سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1679 صفحہ 526) (iii) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکھنا نام نہیں ہے بلکہ لغو (فضول) اور بیہودہ باتوں سے بچنا، اصل روزہ ہے اور اگر تمہیں کوئی گالی دے لو تو نہ اٹھنا کہے تو تم آگے سے صرف اتنا کہہ دو کہ میں روزے دار ہوں۔

(المستدرک جلد 2 حدیث 1670 صفحہ 99)

(iv) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ میرے جب تک اسے بھلاؤں عرض کی گئی کسی چیز سے بھاڑا جائے گا، بارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔ (المعجم الاوسط جلد 3 حدیث 4536 صفحہ 264)

(v) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ دنیا کی باتیں نہ کرے، نہ حیات کا اظہار کرے اور نہ خود کرے اور کوئی شخص اسکو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے چاہیے کہ اُسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں (سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1680 صفحہ 523) اس لیے ہمیں روزے کی حالت میں بھی اور اس کے علاوہ بھی گالی دینا ہوں سے بچنا چاہیے۔

سوال 8: اگر روزہ کی حالت میں منہ میں چلی جاتی ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں اگر کسی منہ میں چلی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر قصد (چاہن) ہو چھ (کہ نکلے تو روزہ چار ہے)۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 983)

سوال 9: اگر روزہ کے دوران کبھی ذکر یا نماز کی بات یاد آئے تو اس سے روزہ کو کئی فرق پڑے گا کیا نہیں؟

جواب: روزے کے دوران کبھی ذکر یا نماز یاد آئے تو روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 486)

سوال 10: رمضان اور گودھار کے مہینے میں چلے جانے سے روزہ ٹوٹے گا کیا نہیں؟

جواب: رمضان یا گودھار کے مہینے میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر جان بوجھ کر مہینے میں پہنچایا (مثلاً اگر قیبلہ رعبی تھی اور اس کی طرف منہ کر کے وضو نہیں کیا کہ سے کھینچا تو اب روزہ چاتا رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 492۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 982۔ روزے کے بارے میں صفحہ 19)

سوال 11: وضو یا غسل کرنے کے بعد کچھ تری منہ میں رہ جاتی ہے اسے نلکے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: وضو یا غسل میں کچھ لپکنے کے بعد منہ میں کچھ تری باقی رہ جاتی ہے اس کو نلکے لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 982۔ فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 496)

سوال 12: روزے کی حالت میں آنکھ میں لگونا کیا؟

جواب: روزے کی حالت میں آنکھ میں لگوانے کے متعلق علمائے کرام کی دو رائے ہیں بعض کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا اس لیے اگر شہید جاہل یا بے خبر ہو تو روزے کی حالت میں آنکھ میں لگوا لیا جائے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ فیض الربل جلد 1 صفحہ 616۔ فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 496۔ روزے کے بارے میں صفحہ 22۔ فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 359) اگر شہید جاہل یا بے خبر ہو تو روزے کی حالت میں آنکھ میں لگوا لیا جائے کچھ بہتر ہے۔

سوال 13: روزے کی حالت میں خواتین کا میک اپ کرنا ہلکے ہلکا، مہیر، رنگ لگانا کیا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں خواتین کا میک اپ، کرنا جائز ہے بشرطیکہ غیر محرم روں کے سامنے بے پردگی اور نمودن یا پیش مقصود نہ ہو، اور اب اسلک لگانا جائز ہے بشرطیکہ اسے اجزا اور زیبائی میں کوئی ناپاک چیز شامل نہ ہو اور اگر اب اسلک دافر پر دف ہے اور اس کے گلدے سے کچھ بے ہوشوں کی جلد وضو کے دوران پانی سے نہیں دھوئی تو وضو مکمل طور پر ادا نہیں ہوگا۔ اور ایسے تمام وضو صحیح قرار دیئے جائیں گے

اور جو چیز کسی شری فرض کی صحبت ادا میں مانے (کاٹ) بن جائے وہ جائز نہیں ہے۔ مہیر، رنگ لگانا معمولی مقدار میں ہوشیہ لہائی میں بالوں کو برابر کرنا ہوتا اس حد تک جائز اور اتنی مقدار ہو جس سے مردوں کے ساتھ شہادت پیدا ہوتا جائز ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے: حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد 3 صفحہ 697۔ فتح 242) (ختیم السائل جلد 1 صفحہ 190)

سوال 14: روزے کی حالت میں کسی ضرورت مندر میں کو خون دینا کیا؟

جواب: روزے کی حالت میں ضرورت مندر میں کو خون دینا یا اپنے کسی ٹیٹ کے لیے خون دینا جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ بدن میں کوئی چیز چھانے سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ کہ خارج ہونے سے۔ البتہ اتنا زیادہ خون نہ نکالا جائے کہ روزہ پورا کرنے کی استطاعت باقی نہ رہے۔ (ختیم السائل جلد 2 صفحہ 194۔ روزے کے بارے میں صفحہ 21)

سوال 15: اگر روزے کی حالت میں خواتین سے خون نکل آئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں خواتین سے خون نکلنا اور مطلق سے بچنے نہ آئے تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (نہار اقبال جلد 3 صفحہ 421۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 983)

سوال 16: روزے کی حالت میں اہل کرامت کا استقبال کیا کرنا؟

جواب: روزے کی حالت میں اہل کرامت کا استقبال کرنا جائز نہیں اگر استقبال کیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (ختیم السائل جلد 2 صفحہ 190۔ فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 380۔ روزے کے بارے میں صفحہ 33)

سوال 17: اگر روزے کی حالت میں کسی کو قہر یا غصہ میں چلے جائیں تو روزے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: روزے کی حالت میں کسی کو قہر یا غصہ میں چلے جائے اور مطلق سے بچنے آئے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر زیادہ قہر یا غصہ میں چلے جائیں کہ ان کی تمنہیں پورے منہ میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹتا ہے اور بعد میں پورا کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 21۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 988)

سوال 18: روزے کی حالت میں خوشبو لگنا اور بال و ناخن ٹوٹا کھیا اور اس میں تمل کیا کیا؟

جواب: روزے کی حالت میں خوشبو لگنا اور اسے کپڑوں پر لگانا جائز ہے اسی طرح روزے کی حالت میں ناخن اور بال بھی ٹوٹا سکتے ہیں اور بالوں کو تیل بھی لگاسکتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 511- فتاویٰ ربیعہ جلد 358- تنہیم الاسال جلد 2 صفحہ 188)

سوال 19: اگر کوئی شخص اس وقت اٹھے کہ سحری کا وقت بہت کم ہو گیا ہو اور غسل بھی واجب ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس صورت میں ہاتھ دھو کر کلی کر لیں اور ناک میں پانی چڑھائیں پھر سحری کر لیں اور سحری کرنے کے بعد بولت کے مطابق غسل کر لیں اس سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ غسل جتنا بہتر ہو اتنی تاثیر نہ کی جائے کہ ایک فرض نماز کا وقت نکل جائے۔

(تنہیم الاسال جلد 1 صفحہ 188- روزے کے کچھ یہ مسائل صفحہ 48)

سوال 20: اگر روزہ دار کے جسم میں کہیں دھرم ہو اور اس میں سے خون یا پیچھ پھیر نکل جائے تو اس سے روزے پر اثر پڑے گا یا نہیں؟

جواب: جسم سے خون یا پیچھ نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سوال 21: افطاری کی مسنون دعا اور دعائے کھولنے سے پہلے پڑھنی چاہیے یا روزہ کھولنے کے بعد پڑھنی چاہیے؟

جواب: افطاری کی مسنون دعا روزہ کھولنے کے بعد پڑھنی چاہیے، اس لیے افطاری کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے اور افطاری کے بعد یہ مسنون دعا پڑھ لی جائے: حدیث پاک میں ہے: جب یہی کریم ﷺ افطاری فرمایا لے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ افْطَرْتُ :

(سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 586- صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 188)

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 633- فتاویٰ لبس الرسل جلد 1 صفحہ 516- تنہیم الاسال جلد 2 صفحہ 188)

سوال 22: اگر روزے کی حالت میں آجائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں اگر خود بخود آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے تے منہ پر بویا نہ ہو، ہاں اگر جان بوجھ کر روزہ داؤتے ہوئے تے کی اور تے منہ پر ہے (یعنی اسے بالکل ندر کا جائے) تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا جبکہ تے میں کھانا یا پانی یا صفر (یعنی کوا پانی) یا خون (آئے) اگر تے میں صرف پانی یا عذوق (روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ تے منہ پر ہی کیوں نہ ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ خلاصہ یہ کہ اگر تے میں تین شرائط پائی جائیں تو روزہ ٹوٹے گا: (i) جان بوجھ کر تے کرنا، (ii) اور تے کا نہ بھرنا، (iii) اس میں کھانا اور صفر کا لگانا۔ اگر ان شرائط میں سے ایک شرط بھی کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 21- دواعیہ الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 429- بہار نبوت جلد 1 صفحہ 988)

سوال 23: روزے کی حالت میں کسی چیز کا چھنا کیا؟

جواب: روزہ دار کا ہاتھ یا چہرہ یا کمرہ سے چھنے کیلئے ندر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر بید مزاج ہے کہ جب کم کر دیش ہوگا تو اس کی ناراضگی کا باعث ہوگا اس وجہ سے چھنے میں حرج نہیں چنانچہ کیلئے ندر ہے کہ اتنا چھو یاچھ کر دینی نہیں کھاسکتا اور کوئی نرم ہند آئیں جو اسے کھلائی جائے نہ جنس و نفاس والی یا کوئی اور بے روزہ عورت ہے جو اسے چہرہ کر دے، توچہ کے کھلانے کیلئے روئی وغیرہ چہرہ کر دے نہیں اور یا درگھس کر چھنے کو دے، چھنیں جو ان کل عام مجاہدہ ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دہر یا فتنہ کیلئے اس میں سے قہور اسرا کھالینا کہ یوں تو کرنا ہی نہیں، روزہ جاری ہوتا ہے کہ کسی کا کفارہ کے شرط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہوگا بلکہ چھنے سے مراد یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ دہر یا فتنہ کر لیں اور اسے قہور کر دیں اور اس میں سے مطلق میں کچھ نہ جانے پائے۔

(الدر المنثور جلد 3 صفحہ 453- بہار نبوت جلد 1 صفحہ 998- فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 501)

سوال 24: روزے کی حالت میں وضو غسل کرتے ہوئے غرغره کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: روزے دار کو وضو یا غسل کرتے ہوئے غرغره کرنا مکروہ ہے اس لیے نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں پانی کے مطلق سے نیچے اتر جائے گا امکان ہوتا ہے۔ غیر روزہ دار کیلئے غرغره کرنا سنت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 594)

سوال 25: اگر کسی شخص کے اوپر کافی روزوں کی قضا ہو اور وہ روزے رکھنے کی بجائے اس کا فرد ہے اور کہہ دے تو وہی الزم ہو جائے گا لیکن جسکے اسے اندر روزہ رکھنے کی طاقت موجود ہو؟

جواب: جب تک اس شخص کے اندر روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو وہی روزے ادا کرنے سے پرہیز کرے۔ (الزم نہیں ہوگا)۔

سوال 26: رمضان المبارک میں اگر کوئی شخص روزہ جان بوجھ کر توڑ دے اس کا کیا کفارہ ہے؟

جواب: جان بوجھ کر توڑ دینے کی صورت میں کفارہ یہ ہے کہ ایک نغہ ادا کرے (اب اس کا دور نہیں ہے) اگر نغہ نہ ہو تو مسلسل 61 روزے کے مسلسل بغیر وقت کے (شیعہ 60 روزے کفارہ کے اور ایک روزہ قضا کا) رکھے۔ اگر درمیان میں ایک دن بھی وقفہ پڑے تو پھر دوبارہ دو ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ کیونکہ پہلے کے روزے حساب میں شامل نہیں ہوں گے، اگر اس شخص میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا دینے پر بھی کرکھائے۔

نوٹ: جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے رمضان کے روزے کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں صرف قصداً کافی ہے۔

سوال 27: نوہ کنوسی وجوہات ہیں جن کی بناء پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب: مسافر، حاملہ اور دودھ پالنے والی خواتین کو روزہ متعارف ہے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آجی نماز متعارف فرمائی (یعنی چاکر متعارف والی فرض نماز دو رکعت پڑھے) اور مسافر اور دودھ پالنے والی اور حاملہ خواتین سے روزہ متعارف فرمایا کہ انکو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ اپنے روزہ کو سقہ اور پوری کر لیں (ترمذی ثریب جلد 1 صفحہ 693، 381) اگر بیمار یا بیمار سے بڑھ جائے یا دیر سے اچھا ہونے یا تندرست نہ ہونے یا بوجھ یا گمان غالب ہو تو ان کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 1003)

سوال 28: دور حاضر میں بعض صورتوں میں سفر، سکونت، ہو گیا ہے بطور خاص ایئر کنڈیشننگ یا ٹریس یا ٹریس کی ایئر کنڈیشننگ ہو گی یا جہاز میں کوئی زیادہ مشقت پیش نہیں آتی، کیا ان صورتوں میں بھی روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

جواب: بلاشبہ فی زمانہ بعض صورتوں میں سفر بہت پر سکون ہو گیا ہے مگر اس سکون و آسانی کے باوجود بھی مسافر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس سفر میں روزہ رکھے کیونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت نہیں قطعی سے ثابت ہے اللہ اعلم فرما رہا تھا ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۖ

تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اسے
روزے اور دنوں میں رکھے۔

(پارہ 2 سورۃ البقرہ آیت 184)

اور حدیث پاک میں ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آجھی نماز معاف فرمادی (یعنی فرض رکعت میں فرض نماز دو رکعت چڑھے) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمایا ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 ص 693 صفحہ 391) (کران کو اوجاڑتے ہیں کہ اس وقت نہیں بعد میں وقت ہوا اور پوری کر لیں) سفر اور حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف و ہلاک و اگر اور نقصان عقل اور جہاد سے سب روزہ نہ کر سکے کیلئے چھ روز ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر اگر کوئی روزہ نہ کر سکے تو کچھ کمیشن سفر سے (یعنی اتنی دور جانے کے ارادے سے کہ یہاں سے وہاں تک قیام دن) (تقریباً سائڑ سے 92 کلو میٹر) کی مسافت ہوا اور چند روز دن سے کٹھن کرنے کی عہت ہو، اگرچہ سفر کسی جائز کار کا نہ ہو۔ (الدرر ربیعہ جلد 2 صفحہ 462) یہاں پہلی جلد 1 صفحہ 1002۔ جہ روزہ سے کہ سائڑ صفحہ 50) حال اگر سفر میں شہادت نہ ہو اور آسانی سے روزہ رکھا جا سکے، ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

سوال 29: اگر ایک شخص کافی بوڑھا ہے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب: روزے اور نذیے کے حوالے سے اس کی چند صورتیں ہیں (۱) شیخ ثانی یعنی وہ یوزہا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روزہ روزگزر رہا ہوتا جائے گا۔ جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ

آئندہ روزے رکھنے کی طاقت آنے کی امید ہے تو اس صورت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لہذا اس صورت میں ہر روزے کے بدلے میں (بلو رند یہ) ایک صدقہ فطر (یعنی دو کلو پیاس گرام گندم یا آٹا) کی مقدار یا کسی رقم مستحقین کو دیدین (2) اگر بوڑھے شخص گریہوں میں روزہ نہیں رکھ سکتا تو درگے مگر سردیوں میں رکنا فرض ہے (3) اگر گندہ دینے کے بعد بوڑھے شخص میں طاقت آگئی تو دیا وہ فدیہ صدقہ فطر ہو گیا اور روزوں کی قضاء کرنا اس کے لیے ضروری ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 27، الدر المنثور جلد 3 صفحہ 481، مغنیا باری جلد 1 صفحہ 1006)

سوال 30: کیا عہری کا وقت اذان فجر پر ختم ہوتا ہے اور فجر کی اذان تک عہری کر رہنا مکہ یا؟

جواب: عہری کا وقت طلوع فجر تک ہوتا ہے اس کے بعد اگر کسی نے کھایا یا پیا تو اس کا روزہ نہیں ہوگا، کیونکہ اذان فجر اس وقت دی جاتی ہے جب عہری کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

حَتَّىٰ يَبِيْضَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۝

(پارہ 3، سورہ بقرہ، آیت 187)

(آجکل) کھر لوگ اذانوں تک کھاتے پیتے رہتے ہیں یا درگھس جولوگ ایسا کرتے ہیں ان کے روزے نہیں ہوتے، اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اسلامی کیلینڈر حاصل کرے اور اس کے مطابق عہری و افطاری کرے بہتر ہے کہ عہری میں جو وقت اسلامی کیلینڈر پر لکھا ہو اس سے پانچ منٹ پہلے عہری بند کر دے اور افطاری کا جو وقت کیلینڈر پر لکھا ہو اس سے پانچ منٹ بعد افطاری کرے)

☆☆☆.....تراویح کا بیان.....☆☆☆

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے مہینہ میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کا سگے اور چچے کا وہ عارف کرے جائیں گے

(مجتبیٰ بخاری کتاب التراويح حدیث 2008 صفحہ 525)

(2) حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں ایک رات مسجد کی طرف گیا تو لوگ تکلف ٹولیوں میں نماز پڑھ رہے تھے ایک شخص الگ نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ لوگ اس کے اور کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے یہ ہے کہ میں ان سب کو اگر ایک قاری (امام) کی اقتدا میں چل کر دوں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ ارادہ کر لیا اور ان کو حضرت ابنی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں چل کر دیا پھر جب میں دوسری رات کو ان کے ساتھ گیا تو سب لوگ اپنے قاری (حضرت ابنی بن کعب رضی اللہ عنہ) کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تَبِعُوا الْمَدْعَةَ حَلِيزَةً (یعنی یہ ابھی بدعت ہے)

(مجتبیٰ بخاری کتاب التراويح حدیث 2010 صفحہ 527)

(1) قارئین کرام! حدیث پاک سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہے حضرت علامہ یحییٰ بن علی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں بدعت کی دو قسمیں ہیں اگر وہ کام شرعاً نیک ہو تو وہ بدعت حسن ہے اور اگر وہ کام شرعاً برا ہو تو وہ بدعت قبیحہ (بدی) ہے۔

(عمدة القاری جلد 11 صفحہ 178، فہرست الباری شرح بخاری جلد 4 صفحہ 528)

اس لیے ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا درست نہیں ہے اور جس حدیث پاک میں یہ فرمایا گیا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جائی) ہے۔ (بخاری اور دارعالم جلد 3 حدیث 1199 صفحہ 440) اس سے مراد وہی بدعت ہے جو کسی ملت کے خلاف یا کسی ملت کو ہٹانے والی ہو۔

(3) حضرت نصر بن شیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت ابو مسلم بن عبد الرحمن سے ملا تو انہوں نے حدیث بیان کی کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور کہا: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں اور میں نے اس کے قیام (یعنی تراویح) کو تمہارے لیے مسنون قرار دیا ہے جس نے اس کے روزے رکھے اور ایمان اور ثواب کے ارادہ سے اس کی راتوں میں قیام کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج نیا پائی ماں کے چہرے سے پیدا ہوا ہو۔

(مشکوٰۃ ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1317 صفحہ 414)

☆☆☆.....تراویح کے مسائل.....☆☆☆

(1) تراویح دو عورت سب کے لیے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں اس پر خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم) نے در اہوت (بخاری) فرمائی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری سنت اور میرے خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم) کی سنت کو اپنے اوپر لا کر نہ سمجھو۔ (ترمذی شریف جلد 2 حدیث 673 صفحہ 339) اور خود نبی کریم ﷺ نے بھی نماز تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا ہے لیکن اس پر بخاری نے فرمائی کہ کہیں امت پر تراویح فرض نہ کر دی جائے۔ (2) تراویح کی تیس رکعتیں ہیں اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم کے عہد مبارک میں بھی تراویح تیس رکعتیں پڑھی جاتی تھیں جیسا کہ احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے۔ (i) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں روز کے علاوہ میں رات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ (مصنف ابی شیبہ جلد 2 حدیث 7692 صفحہ 164) (ii) حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ رمضان المبارک میں (بخاری و ترمذی) 23 رکعت پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک کتاب اسطرلابی رمضان حدیث 5 باب 2 صفحہ 150) (iii) حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ نے اپنی مسکن میں فرمایا: اگر اہل علم کا مذہب میں رات تراویح ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (سکراتین) عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ، امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما کو ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو تیس رکعت (تراویح) پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ (ترمذی شریف جلد 1 حدیث 785 صفحہ 431) (iv) حضرت ابو عبد الرحمن مسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو تیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وڑ پڑھاتے تھے۔ (اسنن ابی نعیم جلد 2 حدیث 4396 صفحہ 496) (v) حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضرت ابی بن کب رضی اللہ عنہ یہ مذکورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں تیس رکعت تراویح اور تین رکعت وڑ پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابی شیبہ جلد 2 حدیث 7855 صفحہ 163) (3) تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر مسجد کے بارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب گناہ کے مرتکب ہوئے

اور اگر چند افراد نے جماعت پڑھ لی تو تمنا پڑھنے والا جماعت کی نسیات سے محروم رہا۔
(4) تراویح کا عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو ادا نہ ہوگی۔
(5) عشاء کے فرض وڑ کے بعد تراویح پڑھی جا سکتی ہے۔ (جیسا کہ بعض اوقات 29 کی رویت ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہوتا ہے)۔ (ملفوظات امامی جلد 1 صفحہ 345) بہار شریعت جلد 1 صفحہ 688۔ قانون شریعت صفحہ 133۔ ایضاً سنت جلد 1 صفحہ 1116)
سوال 1۔ اگر وقت گرگیا اور تراویح نہ پڑھی ہو تو کیا بعد میں اس کی قضا کرنی ہوگی؟
جواب: اگر تراویح فوت ہو گئی تو بعد میں اسکی قضا نہیں ہے، اگر قضا تمنا پڑھ لی تو یہ تراویح نہیں ہے بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے مغرب اور عشاء کی سنتیں۔
(ملفوظات امامی جلد 1 صفحہ 347۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 689۔ الدر المنثور رد المحتار جلد 2 صفحہ 598)
سوال 2۔ عید کے تراویح پڑھنا کیا؟
جواب: تراویح عید کے پڑھنا جائز ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تراویح عید بھی نہیں (لیکن اگر شریعتی مذہب ہو تو عید کے تراویح پڑھ سکتے ہیں)
(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 693۔ الدر المنثور رد المحتار جلد 2 صفحہ 603۔ تعلیم السائل جلد 2 صفحہ 187)
سوال 3۔ بعض لوگ تراویح کے دوران پیچھے جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور جب امام کوع میں جاتا ہے تو فوراً اٹھ کر شال ہو جاتے ہیں کیا ان کا ایسا کرنا جائز ہے؟
جواب: مقتدی کہ یہ جائز نہیں کیونکہ عید کا روزہ ہے اور جب امام کوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مخاطب ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس ارشاد فرماتا ہے:
وَأَذِّنَا لِلْمَلَائِكَةِ أَتُوا عَلَى النَّبِيِّ سُبُوحًا غُفُوفًا
اور منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ۔ (پارہ 5 سورۃ انعام آیت 142)
(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 693)

سوال 4: بانیؑ کے پیچھے بانیؑ کی تراویح پڑھنا کیا؟

جواب: بانیؑ کے پیچھے گریبانؑ نے تراویح پڑھی تو نہیں ہوئی۔

(فتاویٰ باقیہ جلد 1 صفحہ 303۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 692)

سوال 5: تراویح گھر میں جماعت کے ساتھ پڑھنا کیا؟

جواب: تراویح با جماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہیں ہوگا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (فتاویٰ باقیہ جلد 1 صفحہ 346۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 691) بعض لوگ عشاء کے فرض بھی گریبانؑ یا مال وغیرہ میں ادا کرتے ہیں لیکن اگر مسجد ان کے قریب موجود ہے تو وہ اس صورت میں ترک واجب کے گناہ گار ہوں گے۔ ان پر واجب ہے کہ پہلے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ مسجد ہی میں ادا کریں (بھرے شب تراویح گھر جا کر با جماعت ادا کر لیں) چوں کہ باغض شرعی و بدو فہرہ فرض نماز مسجد میں جماعت اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کو ذرا چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حالت اسلام میں کل (یعنی قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہو تو اس پر لازم ہے کہ سن چکا ہو ان دن کی جاتی ہے وہاں ان نمازوں کی حفاظت کرے (یعنی جماعت کے ساتھ ادا کرے) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم ﷺ کے لیے سنن غلڑی مشروع فرمائی ہیں اور یہ جماعت سے نماز پڑھنا ہے تو اسے نبی کریم ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنی بی بی پاک ﷺ کی سنت چھوڑی تو مگر وہ ہو جائے گی۔ (بخاری مسلم پر المسند جلد 2 حدیث 1387 صفحہ 281)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور اس کی تکمیل (یعنی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے) میں کوئی تندر مانع نہ ہو عرض کی کہ کفر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض یا تو اس کی (یعنی جس نے گھر میں نماز پڑھی تھی) وہ پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (سنن ابوداؤد جلد 1 حدیث 548 صفحہ 246) اس لیے ہمیں چاہیے کہ تمام نمازیں مسجد میں با جماعت ہی ادا کیا کریں۔

سوال 6: جن شخص نے رمضان المبارک میں عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھے ہو تو کیا وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں وتر جماعت سے پڑھنا افضل ہے مگر جس نے عشاء کے فرض بغیر جماعت کے پڑھے ہوئے تو وتر پڑھ بھی سکتا ہے۔ (فتاویٰ بدیع جلد 7 صفحہ 468) (الدر المنثور جلد 2 صفحہ 603) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 693) (لیکن اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ ہی وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے کیونکہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے) (تہذیب المسائل جلد 1 صفحہ 135)

سوال 7: ہجرت کے لئے تراویح پڑھنا کیا؟

جواب: آج کل اکثر روانہ ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھاتے ہیں یہ بجا نہیں ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گناہ گار ہیں۔ اجرت صرف یہی نہیں کہ مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے۔ بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ مدت ہے اگر چاہے سب سے نہ ہو یہ بھی بجا نہیں ہے کہ (المعروف کا مشروط) یہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 692)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں اجرت دے کر میت کے ایصالِ ثواب کے لیے ختم قرآن و ذکر کراؤ گے تو اسے مستحق جب استغناء چاہے تو جواب ارشاد فرمایا: تلاوت قرآن و ذکر الہی ﷺ پر اجرت لینا اور دینا دونوں حرام ہے لینے دینے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔ اور جب یہ فعل حرام کے مرتکب ہیں تو ثواب کی چیز کا ایسا موت (یعنی مرنے والوں) کو سمجھیں گے گناہ پر ثواب کی امید اور زیادہ سخت و آشد (یعنی شدید ترین جرم ہے) اگر لوگ چاہیں کہ ایسا ان ثواب بھی ہو اور طریقہ چارٹر شرعی میں حاصل ہو (یعنی شرابا جائز بھی رہے) تو اس کی صورت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو کھنے دو کھنے کے لیے نوکر کر لیں اور نواہی دہری کر لیں (یعنی مقرر) کر لیں کہ اس اجرت پر نوکر رکھا (کہا) جو کام چاہوں گا لوں گا وہ کیے میں نے قبول کیا وہ اتنی دیر کے واسطے لیں (یعنی لازم) ہو گیا۔ اب جو کام چاہے لے سکتا ہے اس کے بعد اس سے کیا اس بیت کے لیے اخذ قرآن عظیم یا اس قدر کھربطیبہ یا درود پاک پڑھو یہ صورت جواز (یعنی جائز) کی ہے۔ (فتاویٰ بدیع جلد 10 صفحہ 193) اس مبارک فتویٰ کی روشنی میں تراویح کے لیے حافظ صاحب کی بھی ترکیب ہو سکتی

ہے۔ مثلاً مسجد کی کھٹی والے آجرت ملے کر کے حافظ صاحب کو ماہ رمضان المبارک میں نماز عشاء کے لیے امامت بھی رکھ لیں۔ اور حافظ صاحب ماہ رمضان میں بھی پڑھا دیا کریں کیونکہ رمضان المبارک میں تراویح بھی نماز عشاء کے ساتھ ہی شامل ہوتی ہے یا یوں کریں کہ ماہ رمضان المبارک میں روزانہ تین گھنٹے کے لیے (مثلاً 11:45) حافظ صاحب کو نوکری کی آفر کرتے ہوئے کہیں کہ جو کام دیں گے وہ آج پکڑنا ہوگا۔ تنخواہ کی رقم بھی بتا دیں اگر حافظ صاحب معذور یا ماہل تو وہ ملازم ہو گئے۔ اب روزانہ حافظ صاحب کی ان تینوں ٹھنڈوں کے اندر دیوٹی لگا دیں کہ وہ تراویح پڑھا دیں کریں۔ یا درکھیے چاہے امامت ہو یا خطابت، موزنی ہو یا کسی قسم کی مزدوری جس کام کے لیے بھی اجارہ کرتے وقت یہ معلوم ہو کہ یہاں آجرت یا تنخواہ کا کتنی دینا بیٹنی ہے تو پہلے سے رقم لے کر دیا جائے۔ ورنہ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ ہاں جہاں پہلے ہی سے آجرت کی مقررہ رقم معلوم ہو۔ مثلاً بس کا کرایہ، یا بازار میں پوری لادنے، یا لے جانے کی پوری مزدوری کی رقم وغیرہ تو اب بار بار ملے کرنے کی حاجت نہیں یہ بھی ذہن نہ بن کر دیکھیں کہ جب حافظ صاحب کو (یا جس کو بھی جس کام کے لیے) ذکر رکھا اس وقت یہ کہہ دینا جائز نہیں کہ تم جو مناسب ہوگا دے دیں گے یا آپ کو راضی کر دیں گے۔ بلکہ صراحۃً یعنی واضح طور پر تم کی مقدار بتا دی ہوگی مثلاً ہم آپ 12 ہزار روپے پیش کریں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ حافظ صاحب بھی منظور فرمائیں۔ اب 12 ہزار ہی دینے ہوں گے۔ یا پچھتہ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ ہاں حافظ کو مطالبہ کے بغیر اگر اپنی مرضی سے طے شدہ سے زیادہ دے دیں تب بھی جائز ہے جو حافظ صاحبان یا نعمت خان یا بغیر بیہوش کے تراویح قرآن خوانی یا نعمت خوانی میں حصہ نہیں لے سکتے وہ شرم کی وجہ سے جائز کام کا رکناب نہ کر دیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تائید ہونے طریقے کے مطابق عمل کر کے پاک دوزی حاصل کریں اور اگر سخت مجبوری نہ ہو تو حیلے کے ذریعے بھی رقم حاصل کرنے سے گریز کریں کہ جس کا عمل ہو بے غرض تو اس کی ہزارا کچھ روپے ایک امتحان نعمت امتحان ہے کہ جو ملنے والی رقم قبول نہیں کرتا اس کی کافی واہ وادہ ہوتی ہے اور وہ بے چارہ اپنے آپ کو نہ جانے کس طرح ریاکاری سے بچاتا ہوگا۔ کاش! ایسا بھدے مضرب ہو جائے کہ بیان کر دے حیلے کے ذریعے حافظ صاحب رقم حاصل کریں اور چپ چاپ خیرات کر دیں مگر اسے قرعہ کی ایک بھی اسلامی بھائی جگہ گھر کے کسی فرد کو بھی نہ جتا ہے

درند یا کالری سے بچتا روٹرو ہو جائے گا کہ لطف تو اسی میں ہے کہ بندہ جانے اور اس کا رب (ﷻ) جانے۔ (مفتاح ایمان جلد 1 صفحہ 1103)

میرا ہر عمل میرے تیرے واسطے ہو

سوال: 8: ہر گز کہیجئے تراویح کی نماز فاسد ہو جائے تو جو قرآن اس میں پڑھا گیا ہے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ہر گز نہیں جب سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا گیا ہے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے تا کہ قرآن میں نقصان نہ رہے۔

(مفتاح ایمان یا سیرۃ نبوی جلد 1 صفحہ 348۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 694)

سوال: 9: امام کے کھو لے ہو تو اٹھ دینا کیسا؟

جواب: امام کو فوراً ہی قلم دے دینا ضروری ہے بلکہ خود اوقفہ کر چاہیے کہ شاید امام کو خود ہی یاد جائے لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ اگر قلم نہ دیا تو امام کی زبان سے ایسے کلمات جاری ہو جائیں گے جو مفید نماز میں تو پھر فوراً امام کو قلم دے دینا چاہیے۔

(مفتاح ایمان یا سیرۃ نبوی جلد 7 صفحہ 286۔ امداد بخار جلد 2 صفحہ 382)

سوال: 10: امام کو پیش پریشان کرنے کے لیے بار بار قلم دینا کیسا؟

جواب: آج کل دیکھا گیا ہے کہ ایک تراویح پڑھانے والے امام کے پیچھے کسی کی حافظ کھڑے کھڑے دے رہے ہوتے ہیں انہیں اپنی نیت کے بارے میں متناظر رہنا چاہیے اگر ان کی نیت امام صاحب کو پریشان کرنے کی ہے تو ان کا کیا کرنا حرام ہے۔

(مفتاح ایمان یا سیرۃ نبوی جلد 7 صفحہ 287)

سوال: 11: داڑھی موٹوانے والے شخص کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا کیسا؟

جواب: داڑھی موٹوانے والا ایک پشت سے کم کھڑے ہونے والے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھتی ہے جس کا وہ بارہ پڑھنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 544۔ فتاویٰ فیضیہ جلد 1 صفحہ 112) داڑھی موٹوانے کھڑے ہونے یا خود شرع سے کم داڑھی رکھنے والا شخص ناقص معین (اعلاہ گناہ کرنا) ہے اور فاسق کو امام بنانا گناہ ہے۔ کیونکہ اس میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شریعت مطہرہ اس شخص کی اہانت لازم قرار دی ہے لہذا ایسے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھتی ہیں اور واجب الاعداد ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 175)

(6) وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی

☆☆☆..... زکوٰۃ کے متعلق احادیث مبارکہ.....☆☆☆

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اوشافرح علیا: میں شخص کو اللہ نے نال دیا
 واور وہ اس کی ذکوہ دانہ کرے تو وہ مال قیامت کے دن کھجاسانپ بنادیا جائے گا اور اس کی ہتھکڑوں
 کے اوپر چوبیس سو فیصلے ہوں گے اس سانپ کو اس کے گلے میں شوق بنا کر ڈالا جائے گا پھر وہ شخص کو
 اپنے جیزوں سے پکڑے گا پھر کے گا کھل کر میں را مال ہوں۔ میں خبر اترا دیوں۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ
 آل عمران کی آیت 180 کی تلاوت کی ترجمہ: اور جو لوگ بخل رکھتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں
 اپنے فضل سے دی ہے مگر نہ اپنے لیے سمجھتا رہتے ہیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ حدیث 1403، صفحہ 606)

(2) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتا ہے اگر زمین پر چوہے مائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے اپنی کالیک قطر بھی نہ گرتا۔ (نسخہ ابن ماجہ جلد 2 حدیث 4008 صفحہ 586)

(3) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو تو نے اس کے نقصانات کو ختم کر دیا (یعنی وہ مال ہلکا یا چوری نہ ہوگا)۔

(المستدرک جلد 2 حدیث 1439 صفحہ 12)

(4) حضرت ابووداءؓ سے روایت ہے، ہمارا دعو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پیل ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد 1، باب الصدقات حدیث 4 صفحہ 298)

(5) حضرت حسن ؓ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ترکو ادا کر کے اپنے مالوں کی حفاظت کرو، صدقہ دے کر انہیں بائیں بازووں کا علاج کرو اور دعاؤں کو برباد نہ کر کے مصیبتوں کا مقابلہ کرو۔

(الترغیب والترہیب جلد 1 کتاب الصدقات حدیث 9 صفحہ 299)

(6) حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ یا زکوٰۃ جس مال میں مخلوط ہو جائے تو وہ اس مال کو ضائع کر دیتی ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 1 کتاب الصدقات حدیث 31 صفحہ 306)

(7) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد 1 کتاب الصدقات حدیث 32 صفحہ 306)

(8) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی۔

(المسند امام احمد بن حنبل جلد 4 حدیث 12397 صفحہ 274)

(۹) حضرت حسن ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی بیان فرمائی: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم اپنا خزانہ (مصدق خیرات کر کے) میرے پروردگار کے بھرنے کے لئے جو تو ہوا کر، نہ چوری ہوا کر اور میں قسمت کے روز تیری حاجت سے بھی زیادہ کر کے تجھے عطا فرماؤں گا۔

(الترغیب والترہیب جلد 1 کتاب الصدقات صفحہ 348)

(10) حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک صدقہ کرنے والوں کا صدقہ انہیں قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلا عیب مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سہارے میں ہوگا۔
(شمس الاولیاء جلد 3 حدیث 13347، بحوالہ: 212)

(۱۱) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی پوری پوری زکوٰۃ خوشی سے ادا کی تو آسمان دیا میں اس کا نام کریم، دوسرے آسمان میں جو ادا تیسرے میں مضیع، چوتھے میں مسحی، پانچویں میں مقبول، چھٹے میں مسخوفہ، ساتویں میں مغفوفہ یعنی جس نے گناہ بخش دیئے اور عرش پر اس کا نام حبیب اللہ (یعنی اللہ کا دوست رکھا جاتا ہے اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو آسمان دیا میں اس کا نیکل (یعنی نکلیں) دوسرے آسمان میں شحیم (یعنی اچھا نہیں)۔

تیسرے میں مُصْبِح (یعنی صبح قرونے والا) چوتھے میں مَغْفُوف (یعنی قفے میں پتلا) پانچویں میں غاصبی (یعنی ہافران) چھٹے میں مَغْنُوع جس کے لیے نہ مال میں برکت ہو نہ ہی لنگے سے کچھ حصہ ہو، اور ساتویں آسمان میں اس کا مہبط ہو (یعنی ٹھکانا ہو) کھانا چاہے وہ اس کی نماز بھی مردود ہے کہ قبول نہ ہوگی۔ بلکہ اس کے منہ پر مار دی جائے گی۔ (ترجمہ صفحہ 73)

(12) نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دن آسمان سے بکتر (72) لعنتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے ایک پیوہ پر دوسری ناصاری پر اور تیسری ستر (70) لعنتیں زکوٰۃ دانہ کریموں پر نازل ہوتی ہیں۔

(ترجمہ صفحہ 74)

☆☆☆..... زکوٰۃ کے مسائل.....☆☆☆

سوال 1: زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

جواب: زکوٰۃ ہر اس عامل بالغ اور مسلمان پر فرض ہے جس میں پیرا لگائی جائیں (1) نصاب کا مالک ہو (2) نصاب؛ ملی ہو (3) نصاب کے قبضے میں ہو (4) نصاب اس کی حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریات زندگی) سے زائد ہو۔ (5) نصاب دین سے فارغ ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو) اگر وہ قرض ادا کرے اور اس کا نصاب باقی نہ رہے (6) اس نصاب پر ایک مال گزر جائے۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 875)

سوال 2: سونا، چاندی اور مال تجارت کا کتنا نصاب ہوگا تو زکوٰۃ دینے لگی؟

جواب: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے اور چاندی کا نصاب ساڑھے پانچ تولے ہے اور مال تجارت کی کوئی بھی چیز ہو جسکی قیمت سونے چاندی کے نصاب (یعنی ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے پانچ تولے چاندی کی قیمت) کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 902)

سوال 3: اگر کسی شخص کے پاس ان میں سے کوئی بھی نصاب کے مطابق ہو تو اسے سچی زکوٰۃ دینی ہوگی؟

جواب: نصاب کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صفحہ 378)

سوال 4: وہ کون سے اموال ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: یہاں مال اگر زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے (1) سونا (2) چاندی (3) مال تجارت (4) کرنسی، برائز بانڈ، ڈیپازٹس (Deposits)، بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم (5) سائنسدانوں اور (یعنی وہ جانور جو پرائی پر چھوڑے ہوں) چاندیوں کی الگ تفصیل ہے اس کے لیے بہتر ہے مطلقاً نہ سمجھتے۔ اسے باطل فرمایا جائے

سوال 5: ان اموال کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: سونا ساڑھے سات (7) تولے اور چاندی ساڑھے پانچ (52) تولے ہوتے ہیں۔ سال گزرنے کے بعد 2.5% زکوٰۃ دینی ہوگی اور اگر کچھ سونا اور کچھ چاندی ہو تو پھر چاندی کے نصاب کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر چاندی اور سونے دونوں کو ملا کر ان کی مالیت ساڑھے پانچ (52) تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو ان پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔ اسی طرح کچھ سونا یا اور کچھ مال تجارت ہو یا کرنسی، برائز بانڈ وغیرہ ہوتو بھی چاندی کے نصاب کے مطابق زکوٰۃ فرض ہوگی۔ بالظہر 2 تولے سونا ہے اور 2 تولے چاندی ہے اور کچھ رقم یا مال تجارت وغیرہ ہے تو ان سب کو ملا کر دیکھا جائے گا کہ انکی مالیت ساڑھے 52 تولے چاندی کی قیمت کے مطابق یعنی ہے یا نہیں اگر جتنی ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی (مال پر دہانے کی صورت میں) اگر ساڑھے 52 تولے چاندی کی قیمت کے مطابق ان سب کی قیمت نہیں بنتی تو زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

سوال 6: زکوٰۃ کا مال کب مکمل ہوتا ہے اور سال کے مکمل ہونے میں سب قری میٹوں کا اعتبار کیا جائے گا یا سبھی میٹوں کا؟

جواب: جس دن اور وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہو (یعنی اس کے پاس ساڑھے سات (7) تولے سونا یا ساڑھے پانچ (52) تولے چاندی یا باقی مالیت کا مال تجارت (کرنسی وغیرہ) آجائے تو اس کے سال گزرنے کے بعد جب وہ دن اور وقت آئے گا تو مال مکمل ہو جائے گا (ذکر فی فتاویٰ جلد 10 صفحہ 202) مثال کے طور پر مزید اور شیخ انور شریف کی 12 مارچ یعنی عید میلاد النبی ﷺ کو دن کے بارہ بجے ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے پانچ تولے چاندی یا انکی قیمت کے برابر رقم حاصل ہوئی یا مال تجارت حاصل ہوا تو سال گزرنے کے بعد 12 ربیع الاول کو دن کے 12 بجے اگر وہ نصاب کا دستور مالک ہوا تو اس مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس پر فرض ہوگی۔ اب اگر کوئی شخص بلا غدر شرعی ادائیگی میں تاخیر کرے گا تو گناہ

گزار ہوگا۔ اور مال گزرنے میں قمری (یعنی چاند کے) مہینوں کا اعتبار ہوگا۔ ششماہی مہینوں کا اعتبار حرام ہے (مفتی احمد رضا رحمہ اللہ، فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 157)

سوال 7: مال تجارت کی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائیگی اور صرف مال تجارت پر زکوٰۃ ہوگی یا اس کے نفع پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: مال تجارت کی کوئی بھی چیز ہو جس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب (یعنی ساڑھے سات تلوے سونے یا ساڑھے پانچ تلوے چاندی کی قیمت) کو پہنچے ہو جس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی مال تجارت کی زکوٰۃ دینے کے لیے اسکی قیمت لگوا لی جائے پھر اس کا پالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) بطور زکوٰۃ دے دی جائے (فتاویٰ امجدیہ جلد 1 صفحہ 378) اور زکوٰۃ مال تجارت پر فرض ہوگی نہ صرف نفع پر بلکہ مال مکمل ہونے پر نفع کی موجودہ مقدار اور مال تجارت دونوں پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(مفتی احمد رضا رحمہ اللہ، فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 158)

سوال 8: اگر کسی کے پاس حرام مال ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: جس کا نکل مال حرام ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس مال کا مالک ہی نہیں۔ (الدر المختار کتاب الزکوٰۃ جلد 3 صفحہ 259) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں۔ پالیسواں حصہ (یعنی 2.5% زکوٰۃ) دینے سے وہ مال پاک ہو سکتا ہے جسکے پاس اتالیس سبھی یا پاک ہیں۔ (ایٹھیسے کچھ کچھ پاک ہو تو پورے اور مال حرام سے نجات حاصل کرے)۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 656)

سوال 9: مال حرام سے کس طرح تجارت حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب: حرام مال کی دوسو نہیں ہیں۔ (1) ایک وہ حرام مال جو چوری، رشوت، غصب اور انہی جیسے دیگر ذرائع سے ملا ہو اسکو حاصل کرنے والا اس کا اصل یعنی مالک ہی نہیں بنتا اور اس مال کے لیے شرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اس کو لوٹا دیا جائے وہ نہ ہاتھ اٹکے وارثوں کو دیے یا جائے اور ان کا بھی پتہ نہ چلے تو بابت ثواب (یعنی بغیر آپ کی نیت کے) فقیر پر خیرات کر دے۔ (2) دوسرے حرام مال جس پر قبضہ کر لینے سے ملکیت غیبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یہ وہ مال ہے جو کسی عتقرفہ سدا کے ذریعے حاصل ہوا

ہو جیسے نو یا دارائی موٹے یا خست خستی کرنے کی اجرت وغیرہ اسکا بھی یہ حکم ہے کہ فرق یہ ہے کہ اسکو مالک یا اس کے ڈرٹا ہی کو لوٹا یا فرض نہیں اور اگر فقیر کو بھی مال نیت ثواب خیرات میں دے سکتا ہے۔

البتہ افضل یہی ہے کہ مالک یا ڈرٹا کو لوٹا دے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 551)

سوال 10: کیا دکان اور مکان پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: دکان یا مکان اگر مال تجارت (یعنی بیچنے کے لیے نہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے) اگر دکان اور مکان بیچنے کے لیے ہیں تو پھر زکوٰۃ ہے۔ (الدر المختار کتاب الزکوٰۃ جلد 3 صفحہ 217)

سوال 11: اگر کاروبار کے لیے دکان خریدی گئی تو اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟ اور جو مکان، دکان وغیرہ کرایہ پر دیے ہو تو ان پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب: کاروبار کے لیے دکان خریدی گئی تو اس پر مال نصاب نہیں ہوگی، اس لیے کہ دکان کو اور جائیداد پر زکوٰۃ نہیں اسی طرح ذاتی مکان کے لیے خرید یا اجلا یا پلاٹ بھی زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔ وہ مکان یا پلاٹ یا دکان نہیں قبضت، جو کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں ان کی سالانہ نقدی وضع مصارف کے بعد مالک جائیداد کی مجموعی سالانہ نقدی میں جمع ہوگی اور تمام ذرائع آمدن سے سال کے اختتام پر جو رقم قبض ہوگی۔ ان سب پر زکوٰۃ ہوگی۔ ایسے مکانات، پلاٹ، دکانیں یا قبضت جو کاروباری اور تجارتی مقاصد کے لیے ہیں یعنی نفع کمانے کی غرض سے ان سب کی بابت پر زکوٰۃ ہے اور اس میں قیمت خرید کا اثنا نہیں ہوگا بلکہ موجودہ قیمت کا اعتبار ہوگا بطور انویسٹمنٹ (Investment) پلاٹ اور جائیدادیں خریدنے والوں کے لیے سب سے قابل توجہ مسئلہ ہے: کرایہ پر دینے ہوئے مکان، دکان، قبضت وغیرہ کے ڈیپازٹ کی جو رقم جائیداد کے مالک کے پاس بطور زیر ضمانت ہے۔ اس کی زکوٰۃ رقم کا اصل مالک (کرایہ دار) ادا کرے گا۔ اسی طرح تاجر حضرات اور انہیسی ہوٹلرز وغیرہ کی جو رقم بطور ضمانت (Security Deposits) کسی ادارے یا فرم کے پاس جمع ہیں اور قابل واپسی ہیں اس رقم کی زکوٰۃ بھی اصل مالک یعنی (Depositor) کو ادا کرنی ہوگی۔ اگر صاحب نصاب کے قرض کی رقم چھنی ہوگی ہے اور مقروض دہندہ یہ لیکن اس کی واپسی کی آس (یعنی امید) قائم ہے تو اسکی زکوٰۃ دے دینی چاہیے۔ مگر نہ دی گئے ہو تو پھر زکوٰۃ دینا واجب الا و ہوگی۔ البتہ تعرض کی ذمہ دینی

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 110 تعجیب السائل جلد 2 صفحہ 181)

سوال 17: زکوٰۃ ایک مفید دین ضروری ہے یا تنہا ضروری کر کے بھی دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر زکوٰۃ سال مکمل ہونے سے پیشگی (پہلے) ادا کر لی تو چاہے تنہا ضروری کر کے دیں یا ایک ساتھ دونوں طرح درست ہے اور اگر سال گزرنے پر فرض ہو چکی ہو تو فوراً ادا کرنا واجب ہے اگر تاخیر کریں گے تو گناہ گار ہوں گے لہذا اب ایک مفید زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔

(طحاوی فتاویٰ مائتہیہ جلد 1 صفحہ 416 فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 75 لیضان زکوٰۃ صفحہ 75)

سوال 18: گھریلو سامان فریج، TV، کمپیوٹر، واشنگ مشین، اودن، اسے وغیرہ اور مکان کی سجاوٹ کی اشیاء پر زکوٰۃ دینی ہے یا نہیں؟

جواب: جس کے پاس کی وی، کمپیوٹر، فریج، واشنگ مشین وغیرہ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ یہ سب گھریلو سامان ہیں خواہ وہ جنس استعمال کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ کیونکہ یہ مال نامی نہیں ہے۔ (فتاویٰ الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 369) اور مکان کی سجاوٹ کی اشیاء مثلاً دانے، پتیلیں کے برتن وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ انھوں رو پہلی ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 کتاب زکوٰۃ صفحہ 181)

سوال 19: اگر کسی شخص کے پاس کافی گاڑیاں ہوں اور وہ انکو کرائے پر چلا تا ہوتا ہے تو زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: کرائے پر چلنے والی گاڑیاں یا بسوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی یا ان کی آمدنی پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر گاڑیوں کی خرید و فروخت کرتا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی (فتاویٰ فیضات کتاب زکوٰۃ جلد 1 صفحہ 308)

سوال 20: کیا بیعانا میں دی گئی رقم بھی زکوٰۃ کے کسب میں شامل ہوگی؟

جواب: ہمارے پاس بیعانا درختان کے طور پر نمو بخزید و فروخت سے پہلے اس لیے ادا جاتا ہے کہ اس چیز کو ہم بھی خریدے گے۔ یہ بیعانا مالیت یا شخص اجازت استعمال کی صورت میں قرض ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ بیعانا بھی شامل نصاب ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 149)

سوال 21: کیا زکوٰۃ کی رقم قلم شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک بھیج سکتے ہیں؟

جواب: اگر زکوٰۃ پیشگی ادا کر دی ہو تو دوسرے شہر یا دوسرے ملک بھیجنا مطلقاً جائز ہے اور اگر سال پورا ہو چکا ہے تو دوسرے شہر بھیجنا مکروہ ہے۔ یاں اگر وہاں کوئی رشتہ دار ہو یا کوئی شخص زیادہ محتاج ہو یا کوئی

ہوئی رقم زکوٰۃ گرنے کی توفیق ہو جائے تو وہ جواب نہیں ہوگا۔

(تعجیب السائل جلد 2 صفحہ 170)

سوال 12: کیا کرائے پر چلنے والی گاڑیوں اور بسوں پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: کرائے پر چلنے والی گاڑیوں یا بسوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ہاں ان کی آمدنی پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(فتاویٰ فیضات جلد 1 صفحہ 306 فتاویٰ الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 394)

سوال 13: زکوٰۃ کی نیت سے کسی کو مکان کرایہ معاف کر دینا کیا؟ کیا اس طرح کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی کو سونے کے لیے مکان دیا اور کرایہ معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ ادائیگی زکوٰۃ کے لیے مال زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے۔ جبکہ یہ مال رضی رہا بش کے نفع کا مالک بنایا گیا ہے یا نہیں ہاں اگر کرایہ دار زکوٰۃ کا حقیق ہے تو اسے زکوٰۃ کی رقم نیت زکوٰۃ دے کر اسے مالک بنادے پھر کرائے میں وصول کرے اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

(البحر الرائق جلد 2 صفحہ 353)

سوال 14: بینک میں چر زکوٰۃ کی کوئی کی جاتی ہے کیا اس طرح لوگوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جاتی ہے؟

جواب: بینک سے زکوٰۃ کی کوئی کی صورت میں ادائیگی زکوٰۃ کی شرائط پوری نہیں ہوتیں مثلاً مالک بنانا، کمزیدہ روپیہ ایسی جگہ خرچ کیا جاتا ہے جہاں کوئی مالک نہیں ہوتا لہذا زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اور آئے دن حکومت کے زیر تحویل زکوٰۃ میں خورد برد کی مکمل داستانیں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ لہذا شرعی احتیاطاً قاطعاً ضابطہ ہے کہ ہر شخص اپنی زکوٰۃ شریعت کے اصولوں کے مطابق خدا وار کرے۔

(طحاوی الفتاویٰ جلد 2 صفحہ 414 تعجیب السائل جلد 1 صفحہ 216)

سوال 15: اگر ایک شخص نے حج یا عمرہ پر جانے کے لیے رقم جمع کی ہے تو اس رقم پر زکوٰۃ کیا حکم ہوگا؟

جواب: حج یا عمرہ کے لیے جمع شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ کی شرائط پوری ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دینا ہوگی یاں البتہ اگر حکومت نے رقم اس میں جمع کر رکھی ہے تو پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 140 تعجیب السائل جلد 2 صفحہ 172)

سوال 16: کیا ہونا کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر بہر شراعتاً زکوٰۃ کی مقصد سے یعنی مالک نصاب نہیں ہے تو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

نیک متقی شخص ہو یا وہاں بیچنے میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(الدرار اور راجعہ جلد 3 صفحہ 255)

سوال 22: اگر ایک غیر متقی شخص نے زکوٰۃ لے لی اور بعد میں اسے عمارت ہوئی تو اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ اور جس شخص نے اسے زکوٰۃ دی تھی اس کی زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

جواب: اگر غیر متقی نے زکوٰۃ لے لی اور بعد میں عمارت ہوئی تو اگر دینے والے نے غور و فکر کرنے کے بعد زکوٰۃ دی تھی اور اسے اس کے مستحق نہ ہونے کا معلوم نہیں تھا تو اس کی زکوٰۃ بہر حال ادا ہوگئی لیکن اس کو لینا حرام تھا کیونکہ یہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں تھا۔ غیر متقی ہل چر حاصل ہونے والی ملکیت ملک شیعیت کہلاتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اتنا مال صدقہ کر دیا جائے۔

سوال 23: سوہن چاندی استعمال کے لیے ہوں دی زکوٰۃ ہوگئی یا نہیں؟

جواب: سوہن اور چاندی از روئے شریعت غلطی طور پر (In Born) مال ہیں لہذا یہ کسی بھی بیعت (صورت) میں ہوں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ مثلاً مالیاتی نکتے، بہرمن، سوہنے چاندی کی ذیلی استعمال کے زیورات وغیرہ۔ حدیث پاک میں ہے: وہو عرش نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سوہنے کے ننگن تھے (آپ ﷺ) نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو انہوں نے عرض کی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ جنہیں آگ کے ننگن پہنائے عرض کرنے لگیں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر زکوٰۃ کیا کرو (اور ساری شریف میں تمہارا اضافہ ہے) کہ پھر ان عورتوں نے ننگن اتارے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کی کہ یہ اللہ ﷻ کے لیے ہیں۔

(ترمذی جلد 1 صفحہ 618، سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 2478، 130)

نوٹ: حدیث پاک سے واضح طور پر ثابت ہے کہ استعمال کے زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے بعض عورتیں جہالت کی بنیاد پر کہتی ہیں کہ ہم تو ان کو استعمال کرتی ہیں اور ہم کمالی تھوڑی ہیں کہ زکوٰۃ دیں تو ان کو یا د رکھنا چاہیے کہ یہ شریعت کا حکم ہے کہ چاہے وہ زیورات استعمال ہوں یا نہ ہوں اور عورت کمالی ہو یا نہ کمالی ہو ان پر زکوٰۃ اگر لازم ہے، چاہے یہ زیورات کو بیچ کر بھی دیں نہ ادا کر لی پڑے۔

سوال 24: کیا مالدار شخص کو صدقہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: صدقہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (i) صدقہ واجبہ (ii) صدقہ فائدہ۔ صدقہ واجبہ مالدار کو لینا حرام اور اس کو دینا بھی حرام ہے۔ اور اس کو دینے سے زکوٰۃ بھی ادا نہ ہوگی۔ یہ صدقہ فائدہ تو اس کے لیے مالدار کو مانگ کر لینا حرام اور بغیر مانگے لینا لینا مناسب نہیں۔ جبکہ دینے والا مالدار جان کر دے اور اگر محتاج سمجھ کر دے تو لینا حرام اور اگر لینے کے لیے اپنے آپ کی محتاج بن جائے یا دوسرا حرام مال دے وہ صدقات فائدہ کہتا ہوتا ہے جو دے لینے سے ہوتے ہیں اگر ان کو لینے میں کوئی ذلت نہ ہو وہ وہ بھی لینا جائز ہے جیسے سبیل کا پانی، بنیاد کی شہر بنیاد وغیرہ۔

(تذاتی رضویہ جلد 10 صفحہ 261)

سوال 25: کیا زکوٰۃ کی رقم کسی مدرسہ کے طالب علم کو دے سکتے ہیں؟

جواب: ایسے طلبہ جو صاحب نصاب نہ ہوں انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بلکہ انہیں دینا افضل ہے۔

(تذاتی رضویہ جلد 10 صفحہ 253)

سوال 26: کافر یا کسی بد مذہب شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کافر یا کسی بد مذہب کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور ان کو دینے سے زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔

(تذاتی رضویہ جلد 10 صفحہ 290)

سوال 27: کن کن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے؟

جواب: اپنی اصل اور فروغ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اصل سے مراد وہ جس سے یہ پیدا ہوا جیسے (ماں باپ، دادا، دادی، مائیں وغیرہ) اور فروغ سے مراد وہ جس سے پیدا ہوا جیسے (بیٹا، بیٹی، چچا، پتہ، پوتی، نواسا، بوائے وغیرہ) اور سادات کرام اور بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے کہ سادات کرام اور دیگر بنو ہاشم پر زکوٰۃ حرام قطعی ہے جس پر چاروں مذاہب (یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے اکثر کرام کا اجماع ہے۔ کہ بالاتفاق اکثر اربعہ بنو ہاشم اور بنو اہل طلبہ پر صدقہ فریضہ حرام ہے۔ اور میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور غرضی شخص سے بائع یا بچن کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے کیونکہ وہ اپنے باپ کی وجہ سے غنی شمار ہوتے ہیں (مفتاح تذاتی رضویہ جلد 10 صفحہ 109۔ الدرار جلد 3 صفحہ 339، 344، 350)

سوال 28: برائے داروں میں کن کن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: برائے داروں میں انکو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جبکہ وہ زکوٰۃ کے مستحق ہوں (1) بہن (2) بھائی (3) چچا (4) پھوپھی (5) خالہ (6) ماموں (7) داماد (8) بہنو (9) سوتیلے باپ (10) سوتیلی ماں (11) شوہر کی طرف سے سوتیلی اولاد (12) بیوی کی طرف سے سوتیلی اولاد وغیرہ۔

(ملفوظات تہذیبیہ صفحہ 110)

سوال 29: زکوٰۃ اعلانہ بطور پر دینا بہتر ہے یا پوشیدہ طور پر دینا بہتر ہے؟

جواب: زکوٰۃ اعلان کے ساتھ دینا بہتر ہے جبکہ ریاء کاری کا اندیشہ نہ ہو، تا کہ دوسروں کو ترغیب بھی ملے اور وہ اسکے بارے میں بدگمانی کا شکار نہ ہوں کہ یہ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ پوشیدہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ اگر زکوٰۃ لینے والا ایسا خوددار ہو کہ اعلان لینے میں ذلت محسوس کر لیا کرتا تو پوشیدہ طور پر دے دینا بہتر ہے فقہائے کرام فرماتے ہیں اگر ان الفاظ (تختہ مدیہ) کے ساتھ زکوٰۃ دے دی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (ملفوظات تہذیبیہ صفحہ 158۔ الدر المنکب ج 3 صفحہ 222)

سوال 30: اگر بیوی پر زکوٰۃ فرض ہو اور شوہر کے سمجھانے کے باوجود وہ ادا نہ کرے تو اس صورت میں شوہر گناہ گار یا اس کے کسی قسم کا وبال ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر کے سمجھانے کے باوجود زوجہ کو ادا نہ کرے تو اس کا وبال شوہر پر نہیں آئے گا قرآن پاک میں ہے:

أَلَا تَرَوْا زُورَةَ وَزُورَ أُخْرٰی ۝

کون کوئی یو بھٹا اٹھانے والی جان دوسری کا یو بھٹتیں اٹھاتی۔ (پارہ 27 سورہ نجم ص 38)

ہاں شوہر پر مناسب انداز میں سمجھانے پر ہذا از م ہے کہ قرآن پاک میں ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰتُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نٰزًا وَّلَوْ فُتِحَ النَّاسُ وَ

الْحِيٰضَةُ ۝

ہاں! (پارہ 28 سورہ حجرت ج 8)

(ملفوظات تہذیبیہ صفحہ 10 صفحہ 132)

سوال 31: اگر کوئی شخص سالانہ خیرات کرنے سے قیام لے لیکن اس خیرات کو زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے؟

جواب: سالانہ خیرات کرنے کے بعد اسے زکوٰۃ میں شمار نہیں کر سکتا کیونکہ زکوٰۃ دینے کا وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال بطور کھاتے زکوٰۃ نیت سے شرط ہے نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر یہ چھانچا تو قیام تا مل کر لے کر زکوٰۃ ہے۔ (پارہ 27 جلد 1 صفحہ 88) ہاں اگر خیرات کردہ مال فقیر کے پاس موجود ہو ہلاک نہ ہو ہو تو زکوٰۃ کی نیت کر سکتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 181)

سوال 32: کیا رمضان المبارک میں ہی زکوٰۃ دینا ضروری ہے؟

جواب: رمضان المبارک میں زکوٰۃ دینا ضروری نہیں، اگر کسی شخص کا رمضان کے آنے سے پہلے سال مکمل ہو جائے تو فوراً ادا کرنا واجب ہے اور تاخیر کی صورت میں یہ شخص گناہ گار ہوگا اور اگر سال مکمل ہونے سے پہلے کوئی شخص ادا کرنا چاہے تو رمضان المبارک میں ادا کرنا بہتر ہے جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر (70) فرضوں کے برابر ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 183)

سوال 33: کیا بھیک مانگنے والے لوگوں کو زکوٰۃ عداقت، خیرات وغیرہ دے سکتے ہیں؟

جواب: بھیک مانگنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک غنی بلکہ اراستہ بھیک مانگتا حرام اور انہیں دینا بھی حرام یا ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ یہ لوگ مستحق زکوٰۃ نہیں ہیں دوسرے وہ جو حقیقت میں فقیر ہیں یعنی نصاب کے مالک نہیں ہیں مگر مضبوط و تندرست ہیں کما نیت قوت رکھتے ہیں اور بھیک مانگنا کسی ایسی ضرورت کے لیے نہیں جو انکی طاقت سے باہر ہو۔ ضروری وغیرہ کا کوئی کام نہیں کرنا چاہتے مفت کھا کھانے کی عادت پڑی ہے جس کے سبب بھیک مانگتے پھرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا حرام ہے اور جو انہیں مانگتے سے مال نہ ملے ان کے لیے مال غنیمت ہے۔ حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی اور تندرست آدمی زکوٰۃ عداقت لینا جائز نہیں۔

(ترمذی شریف جلد 1 حدیث 631 صفحہ 385) ایسے لوگوں کو بھیک دینا منع ہے۔ کہ گناہ پر مدد کرے ہو لوگ اگر نہیں دیں گے تو وہ محنت ضروری کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَعْلَنُوا عَلٰی الْاَوْثَامِ وَالْعُلُوٰنِ ۝
گناہ اور زیادتی کے کاموں پر ایک

دوسرے کی مدد نہ کرو۔

(بارہ سورہ مدہ آیت 2)

مگر ایسے لوگوں کو ذکوہ دینے سے اوجھا جائے گی جبکہ اور کوئی شرعی زکوٰۃ نہ ہوا اس لیے کہ وہ مالکِ نصاب نہیں ہیں۔ اور جب تک مانگتے والوں کی تیسری قسم وہ ہے جو نہ مال رکھتے ہیں اور نہ کمانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جتنے کی حاجت ہے جتنا کمانے کی طاقت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بھیک مانگنا جائز ہے اور مانگتے سے جو کہ شہوہ ان کے لیے حلال و طیب ہے اور یہ لوگ زکوٰۃ کے بہترین مصرف ہیں اگر ہو سکتو تو کھانا کھائیں کہ زکوٰۃ کے صدقات دینے چاہئیں کیونکہ انھیں دینا بہت برا ثواب ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں جحیم کا حرام ہے۔

(ملفوظات نبوی رضویہ جلد 1 صفحہ 253۔ تہذیبی بخش، ارسال جلد 1 صفحہ 505)

سوال 34: بیروں اور مومنوں پر زکوٰۃ کیا حکم ہے؟

جواب: بیروں اور مومنوں پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ بیروں کے ہوں یا ان کی تجارت کی نیت سے لیے تو زکوٰۃ واجب ہے۔
(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 883۔ ادرار جلد 3 صفحہ 230)

سوال 35: اگر کسی شخص نے اپنے بچوں کی شادی کے لیے الگ پیسہ دیکھا ہوا اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب: شرائط زکوٰۃ پائی جانے کی صورت میں اس پیسہ پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 144)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ عشر اور فطرانے کے مسائل ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال 1: عشر کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین سے نفع حاصل کرنے کی غرض سے اُگائی جانے والی چیز کی پیداوار پر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے عشر کہتے ہیں۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 438۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 916)

سوال 2: زمین کی کتنی پیداوار پر عشر واجب ہے؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا نفع حاصل کرنا مقصود ہو خواہ وہ غلہ، اناج اور پھل فروٹ ہوں یا سبزیاں وغیرہ مثلاً اناج اور غلہ میں گندم، جو، چاول، گنا، پکاس، جوار، دھان

(چاول) باجرو، مونگ پھلی، بھٹی اور سورج کھجی، رائی، سرسوں اور لہسن وغیرہ، پھلوں میں خرپوزرہ، آم، امرود، مالٹا، لکڑا، سیب، انار، زہا، شانی، چھل، بھنگ، انار، بڑا، زہا، جام، بھجی، لیموں، جھوئی، آرزو، کجور، آلو بخارہ، گاما، اناس، انگورو، قیر، بزیروں میں تینہ، انار، کرلی، جھنڈی، توری، آلو بخارہ، گلیا، توری، بزمِ مرج، جملہ مرچ، پودے، کھجور، انگوری، توری، پھول، گھجی، بڑا، گھجی، خاشاک، بڑا، چنتر، مٹر، پیاز، لہسن، پالک، دھنیا اور مختلف قسم کے ساگ، بھتی، پیاز، وغیرہ، ان سب کی پیداوار میں سے عشر (یعنی دواں 1/10 حصہ) یا نصف عشر (یعنی دواں 1/20 حصہ) واجب ہے۔

(ملفوظات نبوی رضویہ جلد 1 صفحہ 438)

سوال 3: پیداوار میں کب عشر اور کب نصف عشر دینا واجب ہے؟

جواب: جو کھیت یا باغ یا نہر مالے کے پانی سے سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چتر سے (یعنی چترے کا پیرا ڈول) یا ڈول یا ٹیوب ویل وغیرہ سے ہو تو اس میں نصف عشر (یعنی دواں حصہ) واجب ہے اور اگر پانی خرید کر آبپاشی کی ہو تو پانی کسی کی ملکیت ہے اس سے خرید کر آبپاشی کی تو اب بھی نصف عشر واجب ہے اور اگر وہ کھیت کچھ ڈول یا باغ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور کچھ ڈول یا ٹیوب ویل وغیرہ سے تو اگر باغ کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول وغیرہ سے تو عشر واجب ہے ورنہ نصف عشر واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 917)

(فتاویٰ تہذیب جلد 1 صفحہ 313) (شرح منہاج جلد 2 صفحہ 693) (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 203)

حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے اشرافِ مایا جس زمین کو بارش سے سیراب کیا اور چشموں نے سیراب کیا یا اس زمین سے خود پانی رگوں سے پانی لے لیا تو اس میں عشر ہے اور جس زمین کو کنوئیں کے ڈولوں سے سیراب کیا گیا تو اس میں نصف عشر ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ جلد 1483 صفحہ 717)

سوال 4: عشر واجب ہونے کے لیے غلہ، پھل، اور سبزیوں کی کدیم کتنی مقدار ہونی چاہی؟

جواب: عشر واجب ہونے کے لیے ان کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ زمین سے غلہ، پھل اور سبزیوں کی جتنی پیداوار بھی حاصل ہو اس پر عشر یا نصف عشر دینا واجب ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 440) (فتاویٰ ارسال جلد 1 صفحہ 503)

سوال 5: کیا قرض دار کو شرفِ منافق ہے؟

جواب: نفرض دار سے عشرِ منافق نہیں ہے اس لیے اگر قرض لے کر زمین خریدی ہو یا کاشت کار پہلے سے مقروض ہو یا قرض لے کر کاشت کاری کی ہو ان سب صورتوں میں قرض دار پر بھی عشر واجب ہے۔ (الدر المنثور جلد 3 صفحہ 314) علامہ عالمہ ابن عثیمہ انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کے برخلاف عشر مقروض پر بھی واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ تاج ترمذی جلد 2 صفحہ 330) (فیضانِ زکوٰۃ صفحہ 130)

سوال 6: اگر مالک پھل یا پائے بانی ہو تو اس کی عشر بھی دینا ہوگا؟

جواب: ہنر واجب ہونے کیلئے عامل، بانی ہونا شرط نہیں ہے عشر چونکہ زمین کی پیداوار پر ادا کیا جاتا ہے لہذا جو بھی اس پیداوار کا مالک ہوگا وہ عشر ادا کرے گا یا ہے وہ بیون (یعنی بانی) اور بانی ہی کیوں نہ ہو۔ (فتاویٰ ماہنامی جلد 1 صفحہ 438) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 916)

سوال 7: کیا شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں! شرعی فقیر پر بھی عشر واجب ہے کیونکہ عشر واجب ہونے کا سبب زمین نامی (یعنی قابل کاشت) سے حقیقتاً پیداوار کا ہونا ہے، اس میں مالک کے معنی یا فقیر ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ (فیضانِ زکوٰۃ صفحہ 130 بحوالہ: ابن عثیمہ وادھانی جلد 2 صفحہ 188)

سوال 8: کیا عشر واجب ہونے کے لیے گزشتہ سال گزشتہ شرط ہے؟

جواب: ہنر واجب ہونے کے لیے پورے سال گزشتہ شرط نہیں بلکہ سال میں چند بار ایک ہی کیفیت میں زراعت (پیداوار) ہو تو ہر بار عشر واجب ہے۔

(الدر المنثور جلد 3 صفحہ 313) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 917)

سوال 9: جو سبب ادا کرنا چاہیے؟

جواب: ہنر اس وقت ادا کرنا چاہیے جب نفل اُٹھائیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور نہ ادا کرنا عذر ہو جائے تا کہ اسے بھی توڑنے کے لائق (یعنی قابل) نہ ہوئے ہوں۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 919)

سوال 10: کیا عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جب تک عشر ادا نہ کر دیا جائے یا پیداوار سے عشر انگ نہ کر لیا جائے اس وقت تک پیداوار میں

سے کچھ بھی استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر استعمال کر لیا تو اس میں جو شرعی مقدار مفتی ہے جتنا قاتوان ادا کرنا پڑے گا الیہ تنصیر اور استعمال کر لیا تو منافق ہے۔

(فتاویٰ ماہنامی جلد 1 صفحہ 440) (الدر المنثور جلد 3 صفحہ 321) (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 919)

سوال 11: کیا عشر شرفِ نصیب اور دینی ہوگی یا اس کی قیمت بھی دینی جاسکتی ہے؟

جواب: موجودہ فہم میں سے جس قدر غلہ یا پھل ہوں اس کا پورا پورا صلہ کرے یا اس کی پوری قیمت (ایلو بشر) دے وہ دوسرے طرح سے جائز ہے۔

سوال 12: اگر کسی شخص نے کسی سال شرف ادا کیا، وہ تو اب اسے کیا کرنا چاہیے؟
جواب: بشر کی عدم ادا ہو گئی تو پھر اسے اور سابقہ سالوں کا حساب لگا کر بقدر استطاعت (یعنی بقدری طاقت ہو) ادا کرنا ہے۔

سوال 13: اگر کسی کو دے سکتے ہیں اور کسی کو نہیں دے سکتے؟
جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان کو عشر بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ان کو عشر بھی نہیں دے سکتے۔

سوال 14: کیا سب کے کام کو عشر دے سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کا کام اگر شرعی فقیر ہے تو اسے عشر دے سکتے ہیں اور اگر امام صاحب عالم بھی ہوں تو انہی کو دینا افضل ہے (فتاویٰ ماہنامی جلد 1 صفحہ 441) مگر عالم دین کو دینے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اس کا احترام پیش نظر ہو اور دینے والا ادب کیساتھ دے دے چھپوئے بڑوں کو کوئی چیز تذکرے ہیں اور ماحاذ اللہ عالم کو دینے وقت احترام دل میں آئی تو یہ بات کہ بدعت بڑی بڑی بات ہے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 924)

سوال 15: کیا سب کے کام کو بطور نذرانہ عشر دے سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے کام کو (بشرطی کے بغیر) بطور نذرانہ عشر دینا جائز نہیں کیونکہ مسجد مصارفِ زکوٰۃ میں نہیں ہے اور عشر کے ادا کا وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

سوال 16: حمد و فطر کیسے واجب ہے؟

جواب: حمد و فطر مرسلمان مالک نصاب (یعنی جس کے پاس ساڑھے سات سو تولہ ساڑھے پانچ سو تولہ یا ندری یا قی قیست) ہو۔ اور حاجت اصلہ سے فارغ نہ ہو، اس پر حمد و فطر واجب ہے۔ حمد و فطر کے واجب کیلئے نصاب پر سال گزرنے یا سال یا صحران نصاب رہنا، عاقل بالغ ہو، مال ہی ہو، شرکاء نہیں کیونکہ حمد و فطر شخص پر واجب ہوتا ہے، بال نہیں۔ ہر صنف نصاب پر اس کی بالغی اولاد کا حمد و فطر ادا کرنا بھی واجب ہے جبکہ خود مالک نصاب نہ ہوں ورنہ حمد و فطر ان ہی کے مال سے ادا کیا جائے الیت یحیون اولاد اگرچہ بالغ ہوں ان کا حمد و فطر والد پر واجب ہے جبکہ اولاد مالک نصاب نہ ہو۔

(خلاصہ فتاویٰ عالمگیری جلد 1 صفحہ 445۔ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 935، تہذیب المسائل جلد 6 صفحہ 208) اور حمد و فطر نماز و غیرہ سے قبل ادا کرنا افضل ہے اگر کسی شخص کے پاس غیر الفطر کے دن یعنی یکم شوال المکرم کو قی ضرورت سے زائد کم از کم زکوٰۃ کے برابر رقم نہیں ہے تو اس پر حمد و فطر واجب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر بعد میں اس کی قضا واجب ہوگی۔ ہاں اگر غیر الفطر یعنی یکم شوال المکرم کو صاحب نصاب ہوتے ہوئے فطرہ ادا نہ کیا ہو تو جب تک اسے ادا نہ کر لیا جائے، سزا تھکڑیں ہوتا یا بعد میں جب بھی ادا کرے گا ادا ہی ہوگا قضا نہ ہوگا۔

سوال 17: کیا عید کے دن گھراٹے ہوئے مہمانوں کا فطرہ میزبان کا ادا کرنا پڑے گا؟

جواب: عید پر آنے والے مہمانوں کا حمد و فطر میزبان انہیں کر لیا اگر مہمان صاحب نصاب ہیں تو وہ اپنا فطرہ خود ادا کریں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 298)

سوال 18: جس شخص نے رمضان کے روزے نہ کیے ہوں تو کیا اس پر بھی حمد و فطر واجب ہوگا؟

جواب: حمد و فطر واجب ہونے کیلئے رمضان کے روزے رکھنا شرط نہیں ہے۔ لہذا کسی عذر مثلاً سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا عجزاً اللہ بلا عذر کسی نے روزے نہ کیے تو اس پر بھی حمد و فطر واجب ہوگا۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 936)

سوال 19: حمد و فطر کی کتنی مقدار ہے؟

جواب: حمد و فطر کی مقدار دو لکھ پچاس (50) گرام گندم یا آٹا یا اس کی قیست ہے اگر گندم فطر میں کیجیے،

کشتش یا جو یا اس کا پاستو یا ان کی قیست دینا چاہیں تو پھر چار لکھ 100 گرام ایک صدق فطر کی مقدار ہے۔ (اور امیر لوگوں کو اس مقدار سے کتنا بہتر ہے تاکہ غریب لوگوں کا فائدہ ہو)۔

(خلاصہ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 938، 939۔ فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 295)

سوال 20: حمد و فطر کسے دے سکتے ہیں؟

جواب: حمد و فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان کو حمد و فطر بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ان کو حمد و فطر بھی نہیں دے سکتے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 940)

☆☆☆.....قربانی کا بیان.....☆☆☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

(1) فَصَلِّ يَرْزُقْكَ وَآخِرَهُ

تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور پانی کرو۔
(پارہ 30 سورہ العنکبوت 2)

(2) لَنْ تَقَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

تُجِبُّوْنَ ۝

(پارہ 4 سورہ آل عمران آیت 92)

(3) لَنْ يَبُلَّكَ اللَّهُ لَعْنُهَا وَلَا يَمْلَأُهَا

ہرگز نہ (تو) اللہ (شکوہ ان قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون بھرے گا تمہاری طرف سے تقویٰ کی پہنچتا ہے۔

وَلَكِنْ يَمْلَأُهُ الْغُفْوٰى مِنْكُمْ ۝

(پارہ 17 سورہ آل عمران آیت 37)

☆☆☆.....قربانی کے فضائل کے متعلق احادیث مبارکہ.....☆☆☆

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خوں بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ اور قربانی کا خون قیامت کے دن اپنے پیٹھوں بالوں اور کھرو سمیت آگے گئے گا۔ اور جب تک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں

مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

(ترمذی شریف جلد 1 حدیث 1532، صفحہ 744)
(2) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ قربانیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تمہارے چدا علی حضرت ابراہیم ؑ کی سلت ہیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نئی ہے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بیٹروں کی اون کے بارے میں کیا حکم ہے ارشاد فرمایا: بیٹروں کی اون کے بدلے میں بھی ایک نئی ہے۔

(سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث 3117 صفحہ 331)
(3) حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی تو وہ (اس کے کرنے والے کے لیے) جہنم سے حجاب (رکاوٹ) ہو جائے گی۔

☆☆☆ قربانی کے مسائل ☆☆☆

سوال 1: قربانی کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی ہر بالغ عقیق، مسلمان مرد و عورت مالک، نصاب پر واجب ہے۔ (تذقی بائیری جلد 8 صفحہ 383) مالک نصاب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے پانچ اون تولے چاندی یا اتنی ایست کی رقم یا اتنی ایست کی تجارت کا مال یا ایست کا صاحب اسلیہ کے علاوہ اسانا ہو اور اس پر اللہ ﷻ یا بندوں کا اتنا خرد نہ ہو جسے اوکر کے ذکر و نصاب یا کی ضرر ہے۔ فقہائے کرام (مذہب اللہ) فرماتے ہیں حاجت اسلیہ (یعنی ضرورت یا غریبی) سے مراد وہ چیز ہیں جن میں کسی عمو یا انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور ان کے بغیر گزار و قات میں شدید غنی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے بھرے گھر، پینے کے کپڑے، سواری، علم دین کے متعلق کتابیں اور پیسے سے متعلق اوزار و وغیرہ۔ (امدادیہ جلد 1 صفحہ 66) اگر حاجت اسلیہ کی تعریف پیش نظر رکھی جائے تو غویٰ معلوم ہو جائے کہ ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں کہ جو حاجت اسلیہ میں داخل نہیں چنانچہ اگر ان کی قیمت ساڑھے پانچ اون تولے چاندی کے برابر پہنچے

گئی تو قربانی واجب ہو جائے گی۔

سوال 2: قربانی کس دن کرنا افضل ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن؟

جواب: قربانی پہلے دن یعنی نویں دن کو کرنا سب سے افضل ہے اور زیادہ ثواب بھی پہلے دن ہے اور پھر اس کے ثواب دوسرے دن والا دوسرے دن اس سے بھی کم ثواب ہے۔

(بخاری جلد 3 صفحہ 336)

سوال 3: کون کون سے جانور کی قربانی ہو سکتی ہے؟

جواب: قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں (1) اونٹ (2) گائے (3) بکری، ہر قسم میں اس کی پستی قسمیں ہیں سب داخل ہیں۔ ہر زور مادہ، فحشی اور غیر فحشی سب ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہو سکتی ہے جیسے گائے میں شاربونی ہے ایسا ہی اس کی بھی قربانی ہو سکتی ہے جیسے اور بکری میں داخل ہیں۔ ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

(تذقی بائیری جلد 8 صفحہ 391) (بخاری جلد 3 صفحہ 339)

سوال 4: قربانی کے جانور کی کتنی عمر ہونی چاہیے؟

جواب: قربانی کے جانور کی عمر اتنی ہونی چاہیے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا ایک سال کا، اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بکھڑا 6 ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دوسرے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(الدرالمنی جلد 9 صفحہ 633) (بخاری جلد 3 صفحہ 340)

سوال 5: اگر جانور میں خود اسامیب ہو تو اس کی قربانی ہو جائے گی یا نہیں؟ اور کیا جانور کا نقص ہونا عیب میں شمار ہوتا ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور خود اسامیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر کمزور ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی یا نہیں؟۔ جس جانور کے پیرا اٹنی سیٹنگ نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سیٹنگ سے کمزور ٹوٹ گئے اور سیٹنگ ایک تک (یعنی جزو سمیت) ٹوٹ گئے تو قربانی جائز ہے لیکن اگر اس سے کم ٹوٹے تو پھر قربانی جائز ہے۔ (یعنی صرف سیٹنگ اوپر سے ٹوٹے ہیں مگر جزو سمیت ہے تو قربانی ہو جائے گی) جس جانور میں جنون ہے اور اس حد کا ہے کہ وہ جانور چتا بھی نہیں ہے تو اس کی

قربانی نہ جائز ہے اور اگر جنوں اس حد کا نہیں ہے تو پھر جائز ہے۔ چنانچہ اتلاغر (کمزور) ہو کر اس کی ہڈیوں میں مغز درہا ہوتا ہے اس کی قربانی جائز نہیں۔ جیسے جانور کی قربانی جائز ہے، اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانہ جانور جس کا کانہ ظاہر ہو اس کی بھی قربانی جائز ہے۔ لنگڑا جانور جو چرنا نہ گاہ تک اپنے پاؤں سے چل کر نہ جاسکے اور اتلاغر کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کانہ یا ذم یا پٹھم کٹے ہوں یعنی وہ عضو (جسم کا حصہ) تہائی (1/3) سے زیادہ نہ کھائے سب کی قربانی نہ جائز ہے۔ اور جانور کا بخشی ہو یا عیب میں شائبہ ہو یا بخشی جانور کی قربانی نہ جائز ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: بخشی جانور کی قربانی فرمائی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے قربانی کے روز دو مینڈے بنگلوں والے دیکھے بخشی و خ فرمائے۔ (سنن ابوداؤد جلد 2، حدیث 1032، صفحہ 393) (تذکرہ ماہنامہ می جلد 8 صفحہ 392) (الدر الثانی جلد 9 صفحہ 535) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 340)

سوال 6: ہرن حلال جانور ہے یا اگر قربانی ہو سکتی ہے؟

جواب: ہرن حلال جانور ضرور ہے مگر اس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 340)

سوال 7: بہات افراد نے مل کر قربانی کی گائے کی اور ان میں سے اگر ایک شخص کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بہات افراد نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی اور بعد میں ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں اس کے ورثہ سے اجازت لے لی جائے تو ورثہ کا ورثہ کا حصہ سے یکہ دیں کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اگر ایک طرف سے قربانی کر دو اور انہوں نے نہ کر دی تو اس صورت میں سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر ورثہ کی اجازت کے بغیر کی تو اس صورت میں کسی کی قربانی نہ ہوگی۔

(الدر الثانی جلد 9 صفحہ 540) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 343)

سوال 8: کیا قربانی کی گائے یا اونٹ میں عقیقہ کا حصہ شامل کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کی گائے یا اونٹ میں عقیقہ کا حصہ شامل کر سکتے ہیں۔

(تذکرہ ماہنامہ می جلد 8 صفحہ 402) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 343) (الدر الثانی جلد 9 صفحہ 540)

سوال 9: قربانی کرتے وقت جانور اچھلاؤ گاؤں کی وجہ سے اس میں عیب پیدا ہو گیا تو کیا اس جانور کی قربانی ہو جائیگی یا نہیں؟

جواب: قربانی کرتے وقت جانور اچھلاؤ گاؤں کی وجہ سے اس میں عیب پیدا ہو گیا تو یہ عیب (نقصان) نہیں قربانی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلاؤ گاؤں نے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر جھاگ گیا اور فوراً پکڑ لیا گیا اور اسے ذبح کر دیا گیا تب بھی قربانی ہو جائے گی۔

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 342) (الدر الثانی جلد 9 صفحہ 539)

سوال 10: اگر جانور مر جائے یا غلیم ہو جائے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کا جانور مر گیا تو نفی (مالک نصاب) پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور قربان کرنا واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور غلیم ہو گیا یا پوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا یا وہ مال ہو گیا تو نفی کو اختیار ہے کہ جس ایک کی چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانی کرے۔

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 342)

سوال 11: قربانی کا گوشت کسی کافر یا مشرک، عیسائی، ہندو یا بدھ وغیرہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قربانی کا گوشت کسی کافر یا مشرک، عیسائی، ہندو، بدھ، وغیرہ کو دینا ناجائز ہے دینے والا گناہ گار ہو گا اور اس پر تو کفر لازم ہو گا۔ (مختصا بہار شریعت جلد 3 صفحہ 345) (تذکرہ ماہنامہ می جلد 8 صفحہ 395)

سوال 12: اگر ایک شخص نے قربانی کرنے کی منت کیا ہو تو وہ اس کا گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قربانی کی قربانت کی ہے تو اس کا گوشت خود کھا سکتا ہے اور نہ ہی انشیا (ایم لوگوں) کو کھلا سکتا ہے۔ بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔ ہمت ماننے والا فقیر یا نفی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا اور نہ ہی کو کھلا سکتا ہے۔ (مختصا بہار شریعت جلد 3 صفحہ 345) (تذکرہ ماہنامہ می جلد 8 صفحہ 486)

سوال 13: حلال جانور کے دو کوفے اعضاء ہیں جن کو کھانا مکروہ و ممنوعہ ناجائز حرام ہے؟

جواب: حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کھانا یا ممنوع یا مکروہ تحریمی ہیں۔

- (1) کروں کا خون (2) پتہ (3) پکھلا (یعنی شند) (4) علامت نر مادہ (5) پٹھم (یعنی کپڑے)
- (7) غدودہ (8) حرام مغز (9) گردن کے دو پٹھوں کے درمیان شائوں تک کھینچے ہوئے ہیں (10) جگر

(یعنی بچیں) کا خون (11) تھلن کا خون (12) گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے (13) دل کا خون (14) پت (یعنی دوزردیانی جو کہ پتے میں ہوتا ہے) (15) ناک کی رطوبت کہ بھیر میں آکر ہوتی ہے (16) پاخانے کا مقام (17) اونچڑی (18) آستین (19) لٹھ (یعنی مٹی) (20) وہ لٹھ کہ خون ہو گیا (21) وہ لٹھ کہ گوشت کا لٹھ ہو گیا (22) وہ لٹھ کہ پورا ہوا تو رہ گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔

(تذاتی رموزیہ جلد 2 صفحہ 240، 241، 242) (تھیم الرسل جلد 2 صفحہ 237) (تذاتی فیض الرسول جلد 2 صفحہ 434)

سوال 14: آستین اور اونچڑی کھانا کیسا؟

جواب: اونچڑی اور آستین کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ سائنات قرآن پاک میں اور شارفاتا ہے۔

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَاتِ

یعنی رسول اللہ ﷺ خبیثات چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

(ماہ 9 سورہ الاعراف آیت 157) اور خیانت سے مراد وہ چیزیں جن سے مسلم اہل کفر گنہگار ہیں اور انہیں گندی چاہیں، اور بے شک آستین اور اونچڑی بھی خیانت چیزوں میں داخل ہیں ان سے لوگ گنہگار کرتے ہیں۔ اس لیے اونچڑی کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(تذاتی رموزیہ جلد 2 صفحہ 240) (تذاتی فیض الرسول جلد 2 صفحہ 433)

سوال 15: اگر اونچڑی کو ابھی طرح صاف کر لیا جائے تو پھر کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اونچڑی کو ابھی طرح صاف کر کے نہیں کھاسکتے، کیونکہ اونچڑی کا اندر خلاصت (گندگی) بھری ہوتی ہے اس لیے اس کا کھانا مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ قدامت کی رموزیہ جلد 20 میں اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اسکو مکروہ تحریمی فرمایا، (مکملہ مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آجکل اسکو حرام سمجھتے ہیں) اور جہاں تک تعلق ہے اونچڑی کو صاف کر کے کھانے کا تو دیکھیں اگر پیچھا ہو کہ کونسی گاس میں ڈال دیا جائے اور Chemical کے ذریعے اسکو فلنڈ یعنی صاف کر لیا جائے اور اس میں موجود جراثیم کو بھی دال دیا جائے تو کیا کوئی انسان اس کو پینا کو مار کرے گا؟ یقیناً نہیں کرے گا اس لیے اونچڑی کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

سوال 16: قربانی کا جانور مر گیا یا چوری ہو گیا تو فقیر اور غنی کے لیے کیا حکم ہوگا؟

جواب: قربانی کا جانور مر گیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرے

جانور کی قربانی کرنا واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور انکی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اور وہ بھی مال گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کی چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانی کرے۔

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 342۔ الدر المنہج جلد 9 صفحہ 539) سوال 17: اگر کوئی شخص قربانی کرے بلکہ انکی قیمت کی فقیر یا مسکین وغیرہ کو مصدقہ کر دے تو کیا اسکو قربانی کرنے کا ثواب ملے گا نہیں؟

جواب: قربانی کی وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے انکی قیمت فقیر یا مسکین کو نہیں دے سکتے جیسا کہ فقہائے کرام (گرمم اللہ اسلام) فرماتے ہیں قربانی کی وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے تمام حق نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کوئی شخص بھانے قربانی کرنے کے بعد کسی کو یا اس کی قیمت کو مصدقہ کر دے یا نکال دیتا ہے۔ اس میں نیابت ہو سکتی ہے یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر دوسرے کو بھی اجازت دے دی اور اس نے کر دی تو قربانی ہو جائے گی۔

(تھیم الرسل جلد 2 صفحہ 335۔ بہار شریعت جلد 3 صفحہ 386۔ تھیم الرسل جلد 2 صفحہ 235)

سوال 18: زرات کے وقت قربانی کرنا کیسا؟

جواب: قربانی کی راتوں میں قربانی کرنا جائز ہے مگر رات کے اندھیرے میں غلطی کے امکان کی وجہ سے رات کو قربانی کرنے کو مکروہ قرار دیا گیا تھا لیکن اگر مناسب روشنی کی روشنی کر دی جائے کہ جس سے اندھیرا دور ہو جائے اور غلطی کا امکان نہ رہے تب رات میں قربانی کرنا جائز ہو جائے گا اور اس صورت میں کراہت بھی باقی نہ رہے گی۔

(تذاتی رموزیہ جلد 2 صفحہ 213) (تذاتی ابلیت حصہ 3 صفحہ 25 نکول الہدیہ جلد 4 صفحہ 357)

سوال 19: ایچ ایم آئی قربانی کا گوشت وزن کر کے تقسیم کرنا چاہیے یا اعلاز سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر شرائط میں گھانے کی قربانی کی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اعلاز سے تقسیم کرنا جائز نہیں، اگر کریں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ بخوشی ایک دوسرے کو کم زیادہ معاف کر دینا کمال نہیں ہے (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 335) ہاں اگر سب شرکاء یا ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کوئل کر ہی ہائیں گے اور کھائیں گے یا شرکاء اپنا اپنا حصہ لینے نہیں چاہتے ایسی صورت میں وزن کرنے کی

حاجت نہیں۔ اگر شرک یا پٹانا بنا حصہ لے جا چاہے ہوں تو وزن کرنے کی شفقت سے بچنے کے لیے یہ دو چیزیں کر سکتے ہیں (1) ذبح کے بعد اس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان شخص کو ہبہ (یعنی تحفہ) مالک) کروں جو ان کی قرنی میں شریک نہ ہو اور اب وہ شخص اعزاز سے سب میں تقسیم کر سکتا ہے۔ (2) دوسرا احیلہ اس میں بھی آسان ہے جیسا کہ فقہائے کرام (رحمہم اللہ السلام) فرماتے ہیں گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں کوئی دوسری چیز (مثلاً بھجلی، مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اعزاز سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ (الدر المنثور ج 9 صفحہ 527) اگر کسی چیز میں تو ہر ایک میں سے کچھ انکار اور لازمی نہیں گوشت کے ساتھ صرف ایک چیز دینا بھی کافی ہے مثلاً کئی، بھجلی، مری پائے ڈالے ہیں تو گوشت کے ساتھ کئی کوئل دے دی، کئی کوئل بھی بکھڑا، کسی ہاسے کوئی کوری، اگر ساری چیز دین میں سے کچھ انکار دینا چاہیں تب بھی حرج نہیں؛ مزید تفصیلات کے لیے فتاویٰ اہلسنت حصہ 3 صفحہ 12 کا مطالعہ فرمائیں یا اہلسنت کے کسی مفتی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

سوال 20: قصائی کو اجرت کے طور پر کمال دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قربانی کی کمال یا گوشت یا اس میں سے کوئی اور چیز قصائی کو اجرت کے طور پر نہیں دے سکتے اگر اسکو اجرت میں دینا بھی بیچنے کے معنی میں ہے۔ (بہار شریعت ج 3 صفحہ 346)

سوال 21: گوشت کے کتنے حصے کرنے چاہئیں اور یہ گوشت کتنے دن تک کھاتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں قربانی کا گوشت صرف تین دن تک کھاتے ہیں؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں ایک حصہ فطر کے لیے، ایک حصہ دوست احباب کے لیے اور ایک حصہ غریبوں کو دینے کے لیے (فتاویٰ عالمگیری جلد 8 صفحہ 395) لیکن اگر کسی نے سارا گوشت خود ہی کھالیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں گوشت کے تین حصے کرنا صرف احتیاطی امر (یعنی مستحب کام) ہے کچھ ضروری نہیں ہے تو سب اپنے صرف (یعنی استعمال) میں لائے یا سب مزید غریبوں کو دینے یا سب مسکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 253) تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھاتے ہیں حد یہ ہے کہ میں جو اسکی ممانعت ہے وہ منسوخ ہے جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی

پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اور میں نے جنہیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کھانے سے منع کیا تھا اب تم انہیں رکھ سکتے ہو۔ (مسلم جلد 3 ابواب 256 صفحہ 782)

سوال 22: ایک شخص پر قربانی کرنا واجب تھا مگر ذکی اور قربانی کے دن بھی گزر گئے اب وہ قربانی کرنا چاہتا ہے اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: قربانی واجب کی مگر ذکی اور قربانی کے دن گزر گئے تو قربانی کی قضا کرے یعنی ایک بکرا جو قربانی کے قابل ہو اسے صدقہ کر دے یا اسکی قیمت صدقہ کر دے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور جا نور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقر عید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا ما اس سال کرے یہ نہیں ہو سکتا اب بھی وہی حکم ہے کہ جا نور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد 8 صفحہ 390) (فتاویٰ السائل جلد 2 صفحہ 235) (فتاویٰ اہلسنت حصہ 3 صفحہ 24)

سوال 23: نابالغ بچہ اگر قربانی کا جا نور ذبح کرے تو قربانی ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: نابالغ بچہ اگر بھگداز سے اور ذبح کرنے کا طریقہ جانتا ہے اور اس پر قہر ہے اور ذبح کی شرائط کے مطابق ذبح کرے گا تو جا نور حلال ہوگا۔ اس میں نابالغ ہونے کی شرط نہیں بلکہ کچھ وار ہونے کی شرط ہے۔ لہذا نابالغ یا بھگداز ذبح کرے تو جا نور حلال نہ ہوگا۔ (فتاویٰ اہلسنت حصہ 3 صفحہ 44)

سوال 24: اگر ایک شخص نے عید کے دوسرے دن قربانی کر لی ہو تو کیا وہ عید کے بعد مال، ناخن وغیرہ کھو اسکا ہے یا نہیں؟ اور اگر اس پر عمل کرے تو بے مال یا ناخن کھائے تو بے مال؟

نیز وہ جو خلیقہ پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: نماز عید کے بعد ناخن وغیرہ کھو سکتا ہے کھش و ذی الحجہ میں ناخن اور بال وغیرہ نہ ترشانا سنت مستحب ہے (اور ان شاء اللہ رحمہ اللہ) اسے قربانی کا ثواب بھی ملے گا) مگر نہ ترشائے تو بہتر ہے اور اگر ترشائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر کسی وجہ سے (بال ناخن کو نہ کٹے) یا پس دین ہو گئے ہوں تو عشرہ ذی الحجہ میں کھوائے 40 دن سے زیادہ تک نہ کھو اگناہ ہے اور مستحب (پرمل کرنے) کے لیے

گناہ کی اجازت نہیں۔ (تذاتی احادیث جلد 2 صفحہ 245) اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ سب صرف احتمالی ہے کہ نہ تو بہتر نہ کرے تو مضرانہ نہیں۔ نہ اس کو کھم بھری کہہ سکتے ہیں نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی سدر کے سب خلوہ بلا نذرانہ میں نہ ترشوائے ہوں نہ خط بخویا ہو کہ چاندزی الحج کا ہو گیا تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو باختم و خط بخوائے ہوئے آن لیسواں دن ہو جائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بخوایا گناہ ہے اس لیے فعل مستحب کے لیے گناہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ (تذاتی ردو بیعتہ جلد 20 صفحہ 353)

سوال 25: اگر مکر 61 ماہ 11 ماہ کا ہو مگر دوسرے پورے عید سال کا کیا ہوگا کیا قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جواب: 6 ماہ کا 11 ماہ کے مکرے کی قربانی جائز نہیں اگرچہ دوسرے ایک سال ہی کا گئے کیونکہ قربانی کے لیے مکرے کا ایک سال کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ مکر کے کی عمر ایک سال ہونا لازمی ہے اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 340)

سوال 26: ڈوہڑی کھانا جائز مگر دوہڑی پتہ کیا اس کو کسی غیر مسلم کو سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب: ڈوہڑی غیر مسلم کو سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ (تذاتی بیعتہ جلد 2 صفحہ 251)

سوال 27: قربانی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ جواب: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چاہے قربانی ہو یا دوسرے ذبح کرنا ہو سنت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور چادور دونوں تہذیبوں۔ (دارے علامتہ یعنی پاک و ہند) میں قبلہ مغرب میں ہے۔ اس لیے سر ذبیحہ (یعنی چادور کا سر) جنوب (South) کی طرف ہونا چاہیے تاکہ چادور بائیں (یعنی اگلے) پہلو لیا جائے۔ اور اس کی پیٹھ مشرق (East) کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور ذبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں چادور کی گردن کے دائیں یعنی (سیدھے) حصے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذبح کرنے سے اور اگر غور و اپنا پاؤں چادور کا منہ قبلہ کی طرف نہ کرنا ترک کیا تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (تذاتی ردو بیعتہ جلد 20 صفحہ 216)

قربانی کا چادور ذبح کرنے سے پہلے ہی دیا جائے۔

يَتَى وَجْهَتْ وَجْهِي الَّذِي فَكَّرَ الشُّوَبِ
وَأَذْنُ حَسْبِي وَمَا قَابَسَ
الْمُشْرِقِينَ هَلْ فِي صَلَاتِي وَنُسُكِي
مَخْبِيٍّ وَمَسَائِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
شَرِيكَ لِي وَبِلَيْكِ الْفَرْقُ وَقَامِي
الْمُسْلِمِينَ

اور قربانی کا چادور ذبح کرنے کے بعد ہی دیا جائے۔

أَلْهَمْ نَفْسِي مَسِيٍّ كَمَا نَفَّسْتَنِي
خَلْقِي لِكِ الْإِسْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالسَّلَامُ وَخَبِيرِكَ مُحَمَّدٌ

اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کر لیں تو وہی کی بجائے مہینہ کی عمر کرنا اس کا نام لیتے۔

مدنی القادری نے فرمایا کہ اگر ان سے پہلے قبلہ کا تعین کر لیا جائے تو ان کے بعد انھوں نے بھڑکی زمین پر تکبیر کر لیا۔ ذبح کرنا بے زبان چادور کے تحت لذیت (تکلیف) کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں اتنا نہ کہ میں کا بھڑکی گردن کے ٹہرے (بڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بلا وجہی چادور کو تکلیف دینا ہے پھر جب تک چادور کھلے طور پر غصٹان ہو جائے نہ اس کے پاؤں کا میں نہ کھال ان میں ذبح کر لینے کے بعد جب تک روئے نہ نکل جائے بھڑکی کٹے ہوئے ٹکڑے پر مس (Touch) نہ کریں اور نہ ہاتھ بعض قصاص چادور کو ہلدی ٹھنڈا کرنے کے لیے ذبح کے بعد روٹے چادور کی کھال ہاتھ سے اور بھڑکی کو چھپ کر دلیں رنگیں گائے ہیں۔ یہ سنت مکروہ ہے (تذاتی باہمی جلد 8 صفحہ 395) اس طرح مکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن بچھا دیں۔ بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں جس سے ہو سکے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ چادور کو بلا وجہی اپنے اچھٹانے والے کدو کے۔ اگر باوجود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گناہگار اور مذہم کا حقدار ہوگا۔ بہار شریعت میں ہے چادور پر ظلم کرنا ذی کافر پر (اب

دنیا میں سب کافر جہلی ہیں (ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور وہی ہے ظلم کرنے پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا کوئی مددگار (اللہ ﷻ) کے سوا نہیں ہوتا اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔ (ہارث بیعت جلد 3 صفحہ 980) کھانے کرنے کے بعد روٹ ٹٹٹے سے پہلے پھڑپھڑا کر پیئے نہان جانوروں کو واجب تکلیف دینے والوں کو نہانا چاہیے اور طاقت سے زیادہ کم نہیں لیٹا چاہیے کہ کہیں مرنے کے بعد عذاب کے لیے جہنم جا نور مسلط نہ کر دیا جائے: جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: جس کا مقبوض ہے: نبی پاک ﷺ نے جہنم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لگی ہوئی ہے اور ایک لڑکی اس کے پیچھے اور سینے کو بوجھ رہی ہے اور وہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس نے دنیا میں اسے قید کر کے اور بھوکا رکھا کر اسے تکلیف دینی تھی جبکہ وہی صبر و دوام رہی۔ (علاء برناتے ہیں کہ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے)۔ (صحیح بخاری کتاب الباقی جلد 5 صفحہ 2384 صفحہ 78) (نور الباقی جلد 3 صفحہ 323)

کر لے تو یہ دہی کی رحمت ہے ہوی قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

مدنی اجماع: جانور کو قربانی سے پہلے چار اپنی ضرورتوں میں بھیج دیا جائے نہ کریں اور ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو نہ کریں اور پہلے سے بھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو کہ جانور کو گرانے کے بعد اس کے سامنے بھری تیز کر جائے کیونکہ حدیث پاک میں ہے: ہر کار دعاء ﷻ ایک آدمی کے قریب سے گزرے وہ کہہ کر گریں یا پوں رو کر بھری تیز کر رہا تھا اور بکری اٹکی کھل رہی تھی جی آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا تم پہلے اپنی انہیں سن سکتے تھے؟ کیا تم اسے کی موتیں مارنا چاہتے تھے؟ تم نے اسے لٹانے سے پہلے اپنی بھری تیز کر لیں؟ نہ کری؟۔ (تہذیب الہی ﷺ نے اس آدمی کو تیز قربانی)

(المستدرک جلد 5 صفحہ 7637 صفحہ 327)

سوال 28: بعض خواتین یہ کہتی ہیں کہ جو لوگ کھاتے ہوں ان پر قربانی واجب ہوتی ہے ہم پر واجب نہیں ہوتی کیونکہ ہم کھاتی نہیں ہیں؟ حالانکہ ان کے پاس سونا چاندی یا قیمتی صورت میں اقبال موجود ہوتا ہے کہ وہ مالک نصاب ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی قربانی نہیں کرتیں ایسی خواتین کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: جن کے پاس ساڑھے بان تو لے چاندی یا اس کی رقم موجود ہو ایسی خواتین مالک نصاب بن

جاتی ہیں اور ان پر قربانی واجب ہوتی ہے (بائش ساڑھے بان تو لے چاندی کی قیمت ساڑھے ہزار روپے ہوتو جس کے پاس اتنی رقم موجود ہو اس پر قربانی واجب ہوگی) قربانی نہ کرنے کی صورت میں گناہ گار ہوگی۔ اگر اس کے پاس رقم موجود نہ ہو تو نہیں چاہیے کہ قرض لے کر قربانی کریں یا کچھ مال فروخت کر کے قربانی کریں۔ (فتاویٰ مہینہ 3 صفحہ 315)

سوال 29: اگر دو افراد چار کو روٹ کر کھائیں تو کیا دونوں پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: دوسرے سے نہ کھوایا اور خود اپنا کھائی بھی پھر پھر کھوایا کہ دونوں سے ملکر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی جان بوجھ کر بسم اللہ پھوڑ دیا یا یہ خیال کر کے پھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی ہے مجھے کہنے کی ضرورت نہیں، دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوگا۔

(ہارث بیعت جلد 3 صفحہ 351۔ الدر الباقی جلد 9 صفحہ 551)

سوال 30: قربانی کی دعایا دہی مقبوض بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنے سے قربانی ہو جائے گی؟

جواب: قربانی میں حیثیت قربانی اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے دعا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے لہذا قربانی ہو جائے گی۔ (فتاویٰ بیعت جلد 2 صفحہ 251)

سوال 31: اگر قصائی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا جانور حلال ہوگا یا نہیں؟

جواب: قصائی ذبح کرنے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو جانور حلال ہے لیکن اگر جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی تو جانور حرام ہے۔ (ہارث بیعت جلد 3 صفحہ 316)

بیحاک کا بیان

شریعت اسلامیہ میں کھانے اور پینے کی غذا اور ایک گھر کا تھنہ، یا غلات اور قساقس، ہے مرد و عورت میں اہل سنت اور امی ایسی ہیں؛ انہی مناسبت کا کچھ روشتہ ہے، اور اس کا تھنہ و اسلی ہے کہ مرد و عورت کے میل ملاپ سے ایک کامل اور خوشگوار زندگی و جوہ میں آئے اور کھل انسانی کا سلسلہ بھی

حدود والی کی نگرانی کے درمیان بوجھتا اور چمکتا پھرتا ہے۔

قرآن وحدیث میں بھی نکاح کی ترغیب دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوا مَظَالِمَ بَيْنَ الْوَسَاءِ مَغْنًى
کرو، دودھ دینے، بھین تین سے، چار چار سے،
پس اگر تمہیں یہ بعد شہادہ ہو کہ تم (ان تین) عدل
نہ کر سکو گے تو (صرف) ایک سے نکاح کرو:

(پارہ 4 سورہ نساء، آیت 3)

☆☆☆..... نکاح کے متعلق احادیث مبارکہ ☆☆☆

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا اے جو اقوام میں سے جو شخص گھر یا سائے (یعنی نکاح) کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے ثبوت ٹوٹتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث 3396 صفحہ 779)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار وجوہات کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے، اس کے بال کی وجہ سے، اس کے نسب کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔ تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تو تم روزے دار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

(صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث 3530 صفحہ 964)

فارسین کرام! ان کے وقت عورت کا مال، جمال اور خاندان دیکھا جاتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں ان میں سے دین کو ترجیح دینے کی تلقین کی ہے، اگر لڑکی اور لڑکے کے اختیار میں ہم دین کو ترجیح دیتے ہیں تو مسلمانوں کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی وہ اپنی اور اخلاقی اور خطا و نظر نہ آتا جس کے باعث ہم رسوائے زمانہ ہوئے اور اقوام عالم کے سامنے سارمانی تفحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس صورت حال پر ہی تو یوں لودھ کھانے ہوئے تھے:

وائے نام کی ستار کاواں چا تار مار
کارواں کے دل سے احساس نیاں چا تار مار

(3) حضرت ابدا یب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں مسلمان دنیاویہ (طبیعیہ اسلام) سے ہیں۔ (1) حیا کرنا (2) عطر لگانا (3) مسواک کرنا (4) نکاح کرنا۔

(ترمذی شریف جلد 1 حدیث 1070 صفحہ 552)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے۔ جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کرو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ برپا ہوگا۔

(ترمذی شریف جلد 1 حدیث 1076 صفحہ 554)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جنھوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کریم ہے۔ ایک تو دو مکیات جس کا ارادہ بدل کتابت ادا کرنے کا ہو، دوسرا اس ارادے سے نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

(سنن نسائی جلد 2 حدیث 3218 صفحہ 350)

(6) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ساری کی ساری ایک۔ سامان ہے اور دنیا کا بہترین مال و متاع، بیک سیرت عورت ہے۔

(سنن نسائی جلد 2 حدیث 3232 صفحہ 356)

(7) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح چاہے کہ پیغام تدبیجیہ تک رسائی نہ کرے یا اسے چھوڑ دے۔

(سنن نسائی جلد 2 حدیث 3241 صفحہ 359)

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے سے نکاح کر لیا تو اپنا آدھ لالین مکمل (مختوف) کر لیا اب باقی آدھ سے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد 5 صفحہ 26)

(9) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کرنا میری

سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور تم کج کرو کیونکہ تمہاری کثرت کے ساتھ (دوسری) آیتوں پر فخر کرو گا۔
(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1835 صفحہ 573)

(10) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے کج کی وجہ سے باہم رو بہت کرنے والوں جیسا کہی کو باہم بہت کرنے والا نہیں دیکھا۔
(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1836 صفحہ 574)

(11) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔
(المعجم الکبیر جلد 12 حدیث 24778 صفحہ 128) (عبدان القرآن جلد 2 صفحہ 550)

(12) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کج کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ان دنوں تم نے مجھے اپنا دوست بنائی دین چاہا۔
(بخاری جلد 16 حدیث 44447 صفحہ 118)

(13) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کج کرنے کی مایہ وسوسہ (طاقت) رکھتا ہو پھر بھی کج کرتا رہے تو وہ میری سنت (یعنی میرے طریقہ کا مل) نہیں ہے۔
(المعجم الاوسط جلد 1 حدیث 993 صفحہ 528) (عبدان القرآن جلد 2 صفحہ 549)

(14) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورتوں کے ظاہری خُسن کی وجہ سے شادی نہ کر سکن ہے ان کو ہلاک کر دے اور وہی ان کے اموال کی وجہ سے شادی کرو ممکن ہے ان کا مال انہیں سرسبز بنادے بلکہ ان کی شادی ان کی دینداری کی وجہ سے کرو۔
(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1848 صفحہ 577)

(15) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت کا صرف مال دیکھ کر کج کرے گا وہ فقیر رہے گا جو صرف خاندان دیکھ کر کج کرے گا وہ ذلیل ہوگا اور جو دین دیکھ کر کج کرے گا اسے ہرست دی جائے گی (کیونکہ مال ایک شخص کے اور حسن و جمال ایک بیاری میں جا تا رہتا ہے) (مراۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 19)

☆☆☆.....نکاح کے مسائل.....☆☆☆

سوال 1: نکاح کی کیا طرف ہے اور نکاح کرنا کب فرض، واجب، مکہ سنت، مکروہ، مستحب و مکروہ و حرام ہے؟

جواب: نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا ہے جس کے ذریعے مرد و عورت سے بھار و غیرہ کرنا حلال ہو جائے نکاح کی مختلف صورتیں ہیں کبھی نکاح کرنا فرض ہوتا ہے کبھی واجب، کبھی سنت، مکروہ، کبھی مستحب، کبھی مکروہ اور کبھی نکاح کرنا حرام ہوتا ہے اُنکی تفصیل اس طرح ہے:

(i) فرض: جو شخص ہر اور ان افتقد دینے پر قادر ہو اور اسے مکمل یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے۔ (ii) واجب: اگر زنا کا فتنہ اندیش ہو یقین کامل نہ ہو اور ان افتقد (یعنی یہی کا خرچہ اٹھانے) پر بھی قادر ہو تو نکاح کرنا واجب ہے۔ (iii) سنت: مکروہ: اگر شہوت کا غلبہ ہو تو نکاح کرنا سنت مکروہ ہے۔ (iv) مستحب: اگر شہوت کا غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا مستحب ہے (v) مکروہ: اگر اندیش ہے کہ نکاح کرنے کی صورت میں بیوی کو ان افتقد نہیں دے سکے گا اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہیں کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے (vi) حرام: اور اگر ان باتوں کا یقین ہو (یعنی ان افتقد اور حقوق زوجیت ادا نہ کر سکے گا) تو نکاح کرنا حرام ہے، لیکن اگر نکاح کرے گا تو نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

(فتاویٰ درالمنہج والرد المحتار جلد 4 صفحہ 69۔ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 4، فتاویٰ فیض الربانی جلد 1 صفحہ 547)

سوال 2: نکاح کی تقیید شرائط ہیں؟

جواب: نکاح کی چند شرائط ہیں (1) عاقل ہونا: (جن کو یا نا سمجھ بنے کے نکاح کیا تو معتقدین نہ ہو گا) (2) بالغ ہونا: بالغ اگر سمجھ دے تو نکاح معتقد ہو جائے گا مگر ولی (یعنی سرپرست) کی اجازت پر موقوف نہ رہے گا (3) گواہ ہونا: یعنی ایجاب قبول دومر یا ایک مرد و دو عورتوں کے سامنے ہو، اور گواہ آزاد، عاقل، اور بالغ ہوں اور سب سے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں اور مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہو تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ (فتاویٰ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 11)

سوال 3: نکاح پر حائضہ کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نکاح پر حائضہ کا طریقہ یہ ہے کہ بطن اگر باقی ہو تو نکاح پر حائضہ والا دلہن سے در نہ اس کے ولی (یعنی سر پرست) سے اجازت لے کر پھر زہا کو نکاح اور ایمان مجمل و مفصل پر حائضہ کو تہن ہے پھر خطبہ نکاح پر ہے کہ ایجاب و قبول سے پہلے پڑھنا مستحب ہے اور بعد میں بھی جائز ہے اور کسی سے کہ دو گواہوں کی موجودگی میں وہاں کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے کہ میں نے فلاں بنت فلاں (مثلاً خالہ بنت بکر) کو اپنے ہر کے بدلے نکاح میں دیا کیا آپ نے قبول کیا؟ اگر وہاں نے کہا میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا مگر ضروری ہے کہ ایجاب و قبول کے الفاظ اُتھیں بلا آواز سے کہے جائیں کہ ازم حاضرین میں سے دو مختلف آدمی سنیں اور اگر الفاظ اُتھیں آہستہ کہے کہ دو مختلف آدمی سنیں تو نکاح نہیں ہوگا۔ جب وہاں قبول کر لے تو نکاح پر حائضہ والے کو چاہیے کہ دو گواہ، دو دلہن کے درمیان اُلفت و محبت کی دعا کرے اور ایک مسئلہ جس کا بیان کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ عہد طور پر جو طریقہ رائج ہے کہ عورت یا اس کے ولی سے ایک شخص اجازت لے کر آتا ہے جسے وہ قبول کرتے ہیں وہ نکاح پر حائضہ والے کو کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پر حائضہ سے یہ طریقہ شخص خطبہ سے کہے کہ وکیل کو یا اختیار نہیں کہ نکاح پر حائضہ کیلئے دوسرے کو کہہ جائے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوگا اور پھر یہ نکاح ڈولہا، دلہن کی اجازت پر موقوف ہوگا، اجازت سے پہلے باقی مرد عورت یا باقی کے اولیاء (سر پرست) میں سے ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے اس لیے یوں کرنا چاہیے کہ جو نکاح پر حائضہ وہ عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے، خواہ یہ خود اس کے پاس جو کال کرنا حاصل کرے یا دوسرا اُن کی وکالت کیلئے اذن (اجازت) لے آئے کہ فلاں بن فلاں کو تو نے وکیل کیا کہ وہ یہ نکاح اُتھیں فلاں بن فلاں سے کر دے، عورت کہے ہاں، اس طرح نکاح درست ہو جائیگا۔ سب کو اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہیے۔

(مختصر الدر المنثور جلد 2 صفحہ 295، ذی القیلت جلد 1 صفحہ 371، ہاشم بیات جلد 2 صفحہ 15)

سوال 4: اگر ایک شخص میں بیوی کا خرچہ اُٹھانے کی طاقت نہ ہو لیکن مکوشہوت بہت زیادہ ہو تو کیا کرتی ہو اس کے لیے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کو کثرت کے ساتھ مرد سے رکھنے چاہئیں کہ حدیث پاک میں ہے: حضرت محمد اللہ بن

محمود علیہ السلام سے روایت ہے: ہر گاہ کہ بے رحم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص گھر سامنے یعنی (نکاح) کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیا آتی ہے اور شرک و گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ مرد سے کہے کہ کیونکہ مردوں سے شہوت فطری ہے۔

(صحیح مسلم کتاب النکاح صفحہ 3398، صفحہ 779)

نوٹ: جس شخص کو بہت بہت زیادہ تنگ کرتی ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے کو ناف کھنڈ کر دے اور ارشاد اللہ علیہ السلام ضرور فائدہ ہوگا۔ (مسئل 1) 41 روز تک 111 بار یسے فلوٹو یسے کر دے (2) اور روز سے وقت یسے فلوٹو کر دے کہ سوچائے: ہمارا زون کی باندی ضروری ہے: اور اپنے آپ کو بد لگائی، فلوٹو اور زامروں وغیرہ کو کہتے سے بچنا بھی ضروری ہے۔

سوال 5: اگر ایک شخص نکاح کی طاقت رکھے کہ بعد نکاح نہ کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہے یعنی بیوی کا نان نقد اُٹھانے اور دیگر حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر ہے تو ایسے شخص کو نکاح کرنا چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا تو وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقہ پر نہیں) اور تم نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ساتھ دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث 1835، صفحہ 573)

نکاح کے بعد اُن کی احادیث مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود علیہ السلام سے روایت ہے: ہر گاہ کہ عالم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: اسے جو انو ام میں سے جو شخص گھر سامنے (یعنی نکاح) کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیا آتی ہے اور شرک و گناہوں سے محفوظ رہتی ہے (صحیح مسلم کتاب النکاح صفحہ 3398، صفحہ 779)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے نے نکاح کر لیا تو اس نے اپنا ادھار (یعنی شیطان سے) مکمل (محفوظ) کر لیا یا باقی آدھے سے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ (مراۃ المناجیح شریعت صفحہ 28، جلد 2 صفحہ 28) اس لیے اولیاء نکاح کو ترک نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا کرنے سے بندہ نبی پاک ﷺ کی عظیم سنت سے غم و براہ جاتا ہے اور نکاح نہ کرنے کی صورت میں دیگر گناہوں

میں پڑ جانے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

سوال 6: کیا سید زادی سے غیر سید کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: سید زادی کا نکاح غیر سید سے ولی (سر پرست) کی اجازت سے ہو سکتا ہے اور بغیر اجازت کے سید کا نکاح غیر سید سے باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 206، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 21)

سوال 7: کیا غلام اور سفر میں نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: غلام اور سفر میں اور سال کے بھی مہینے میں نکاح کر سکتے ہیں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 265، فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 562)

سوال 8: شادی بیاہ کے موقع پر سہرا، عشا، و صول، باجا بجانا اور مردوں اور عورتوں کا گانے گانا،

از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: سہرا، عشا، جائز ہے مگر مردوں اور عورتوں کا گانے گانا اور باجے بجانا یہ ضرورت میں ناجائز ہے،

خصوصاً شادی میں عورتوں کا اس طرح گانا گانا کہ انکی آواز باز پر غیر مردوں تک پہنچے، شادی کے متعلق

شریعت کا عشا وہ یہ ہے کہ بالا اعلان ہو کیونکہ اگر کوئی شخص چُھپ کر کسی عورت سے شادی کر کے لائے گا تو

لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوگی اور کوئی تہمت لگدے گا کہ عورت کو بھگا کر لایا ہے، اس لیے حدیث پاک

میں ہے، حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح کا

اعلان کرو اگرچہ یہ اعلان دف بکارتی ہو۔ (سنن ابن ماجہ جلد 4 حدیث 1884، صفحہ 589)

لیکن اب لائسنس لگائی جاتی ہیں کارڈ چھپوائے جاتے ہیں، شامیانے (ٹینٹ) لگائے جاتے ہیں اور

لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے یا تہن اعلان کیے جاتی ہیں لہذا اب دف بجائے کی بھی حاجت نہیں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 131)

سوال 9: بڑے والوں کا لڑکی والوں سے کثرت بھیڑ کا مطالبہ کرنا کیا اور شادی کے موقع پر دلہا کو

سوئے کی انگلی پھینا کر کیا؟

جواب: بڑے والوں کا لڑکی والوں سے کثرت بھیڑ کا مطالبہ کرنا ناجائز ہے۔ یہ انتہائی فحش کی بات

ہے کہ کثرت بھیڑ آج کل ایسی تکلیف دہ صورت حال اختیار کر رہی ہے کہ جس کی وجہ سے بہت سے

والدین کیلئے اپنی لڑکیوں کا رشید کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھین گیا

ہے بعض اس وجہ سے کہ رشید کرنے والوں کی طرف سے منہ بانگ بھیڑ نہیں دے سکتے، ان کی زندگی

اچترن ہو گئی ہے۔ اسلامی معاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے اس مسئلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر

پسند قدم اٹھانا چاہیے جو بے تمنا بھیڑ دیتے ہیں، وہ آگے آئیں اور اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون

کریں اور وہ بھیڑ کی مقدار اتنی کم کریں کہ جو غریب لوگ بھی دے سکیں۔ مگر کیلئے شادی کے موقع پر

یا اس کے علاوہ بھی سوئے کی انگلی پھیننا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 134، 135)

سوال 10: شادی کے موقع پر آتش بازی اور فائرنگ اور بیڑیا بے کے ساتھ بارات لے جانا کیا؟

جواب: شادی کے موقع پر آتش بازی اور بیڑیا بے کے ساتھ بارات لے جانے کی شرعاً اجازت نہیں

ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 135) یہ ہمارا الیہ ہے کہ آج کل مسلمانوں نے قرآن و سنت کو چھوڑ کر انیہار

کے طریقوں کو اپنا شروع کر دیا ہے شاید اس وجہ سے آج کل معاشرے میں بے برکتی نظر آ رہی ہے اور

آئے دن میاں بیوی کے درمیان جھگڑے اور طلاق تک فوجت پہنچ جانے کے معاملات سامنے آ رہے

ہیں۔ اور معاشرے میں جو اتنا زیادہ لڑ پید ا ہو گیا ہے کہیں انکی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اپنے معاملات کو

طے کرنے میں قرآن و سنت کے طریقوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں کو اختیار کرنا شروع کر دیا ہے اور

آتش بازی اور فائرنگ تو شرعاً اور قانوناً بھی جائز نہیں ہیں اس سے بھی آج کل کا نقصان نقصان ہو رہا ہے بعض

اوقات ان سے انسانوں کی قیمتی جانیں بھی چلی جاتی ہیں اور پھر شادی کا مگر ہم کدہ میں جاتا ہے اور

وینے کیسی آتش بازی اور فائرنگ فضول رسن ہیں اور اسراف میں داخل ہیں اور قرآن پاک میں اسراف

کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْإِنْسَانَ الْخَوَافِ السَّيِّئِينَ

اور اسراف اور فضول خرچ کرنے سے بچو، بیشک

فضول خرچ کرنا شیطان کے بھائی ہیں۔

(15 سورہ نساء، آیت 28، 27)

اور بیڑیا بے سے بھی مسلمانوں کو پتہ چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے، مگر کدہ بیڑیا بے ارشاد فرمایا:

وَدَّ اَزْوَاجُ دُنْيَا وَارْخَتْ فِيْ اَهْلَتِهَا (۱) خوشی کے وقت باجوں کی آواز اور بہت سے وقت رونے

پیشگی آواز۔

(ترجمہ: سنہ 53) (تائید: شوہد جلد 24 صفحہ 482)
اس لیے ہمیں ان خرافات سے بچنا چاہیے اور اپنے پرکام کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق کرنا چاہیے۔

سوال 11: رسول میرن کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

جواب: لڑکی اپنا شادی کا رد و عید ملنے سے پہلے یا کوئی بھی دستاویزی ثبوت پیش کر کے کسی مجاز عدالت کے سامنے اپنے آپ کو شہادت کرنا کے لیے بلوغت کا ثبوت پیش کر دے اور عدالت کو مطمئن کر دے کہ وہ اپنی آزادانہ مرضی سے شادی کرنا چاہتی ہے، عدالت اسکو مطمئن ہونے کے بعد اجازت دے دیے اور وہ اپنے پسندیدہ شخص سے یا قاعدہ نکاح کر لے تو اسے عرف عام اور قانون کی اصطلاح میں رسول میرن کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس میں والدین اور سرپرست کی مرضی اور اجازت شامل نہیں ہوتی تاہم قانوناً یہ شادی معتقد ہو جاتی ہے لیکن اس سے بہت معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات نوبت تک تک چاہتی ہے، مفتی نے اس سے روئے شادی کے لیے عاقلہ اور بالغ لڑکی کی رضا مندی ضروری ہے، لہذا والدین کو چاہیے کہ وہ شادی کیلئے لڑکی کی آزادانہ مرضی ضرور معلوم کر لیں۔ اور لڑکی کو بھی چاہیے کہ وہ جذباتی فیصلہ نہ کرے کیونکہ جذباتی فیصلے بعض اوقات جہاد کا ثبوت ہوتے ہیں اور اسکی شادیاں اکثر با کام رقی ہے لڑکی اگر لڑکی کی اجازت کے بغیر غیر کفو کے ساتھ شادی کرے تو دینی کعدالت کے ذریعے نکاح فسخ (یعنی نکاح ختم) کرانے کا حق حاصل ہے، کفو سے مراد یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی حسب و نسب، مال و دولت، دین و داری اور صنعت و حرفت یعنی پیشہ کے لحاظ سے ہم پیمان ہوں اور ان کی کل کے جدید شہری ماحول میں عہدہ و منصب اور تعلیم بھی اسی معیار میں شامل ہے۔

(تعمیم: المسائل جلد 1 صفحہ 243، دہ راتہ جلد 3 صفحہ 86)

سوال 12: ٹیلی فون نکاح کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

جواب: شرعاً نکاح کے جوڑ کیلئے شرط یہ ہے کہ مجلس نکاح میں دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہو، غیر لیٹن (یعنی لڑکا اور لڑکی) دونوں موجود ہوں اور براہ راست ایجاب و قبول کریں یا وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو تو اپنے آپ سے وکیل کے ذریعے ایجاب و قبول کر سکتے ہیں حکومت کے مجوزہ

نکاح نامے میں دونوں کے وکیل میں گواہوں کے کالم اور تختوں کی نشاندہی موجود ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ لڑکا شخص نکاح میں موجود نہ ہو اور لڑکی کی طرف سے اسکو وکیل مجاز ایجاب و قبول کرتا ہے، جو یا قاعدہ گواہوں کی موجودگی میں لڑکی سے نکاح کی اجازت لے کر آتا ہے۔ لہذا اگر لڑکے یا لڑکی نے جو مجلس نکاح میں اصالت یا وکالت موجود نہیں ہے، مجلس ٹیلی فون پر ایجاب و قبول کیا تو یہ نکاح شرعاً نہیں ہوا اور ہوا اور بدستور ایک دوسرے کے انتہی ہیں ایسے نکاح کے جوڑ کی شرعی صورت یہ ہے کہ لڑکا یا لڑکی جو مجلس نکاح میں موجود نہیں تجزیاتی طور پر ٹیلی فون پر کسی کو اپنا وکیل بنالے اور وہ وکیل اسکی جانب سے یا لٹا یا ایجاب و قبول کر لے تو یہ شرعاً جائز ہوگا۔ مزید مطالبات کیلئے: شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 829۔ فتیمہ: المسائل جلد 1 صفحہ 242۔ دہ راتہ جلد 3 صفحہ 52۔ دہ راتہ جلد 1 صفحہ 319 کا مطالعہ کریں۔

سوال 13: اکثر دیکھا گیا ہے کہ کھجی ہو جانے کے بعد لڑکا اور لڑکی باہر کھجوتے ہیں آیا کھجی والی کا کھجیے غیر کے ساتھ ہے یا وہ باہر جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مفتی وحدہ نکاح ہے، نکاح نہیں ہے۔ لہذا مفتی کے بعد بھی جب تک کہ با قاعدہ نکاح نہ ہوا ہو لڑکی لڑکے کے لیے بدستور باطنی رقی ہے جبکہ اگر کوئی بھی دوسری غیر عزم بالغ لڑکی۔ لہذا قبل از نکاح لڑکے لڑکی کا بلا تکلف اور عاجب شرعی کے بغیر آپس میں ملنا بخلوت (تہنیتی) میں رہنا اور گھومنا پھرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

(تعمیم: المسائل جلد 2 صفحہ 252۔ دہ راتہ جلد 3 صفحہ 148)

سوال 14: کھجی کی رسم میں لڑکا لڑکی کو گھونٹنا چاہیے یا نہیں یا شرعاً جائز ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے انتہی اور غیر عزم دونوں کو ایک دوسرے کو چھونا یا جائز ہے لہذا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو خود گھونٹیں نہیں پھانکتے۔ (دہ راتہ جلد 3 صفحہ 133)

سوال 15: کیا مرد کو دوسرا نکاح کرنے کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: مرد کیلئے شرعاً دوسرا نکاح کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ مرد (شرعاً) دونوں ازدواج کے حقوق صحیح طور پر ادا کرے اور دونوں کے درمیان عدل و مساوات قائم کرے، یعنی دونوں کو ایک معیار کی رہائش، ایک ہی معیار کی خوراک اور مصارف زندگی فراہم کرے اور دونوں میں ایسا ہی تقسیم بھی برابر کرے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اسرا ضافتا ہے:

مردوں یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں مرد اپنا بیکہ کرے یعنی عورت سے کہے میں نے اسے تمہارے بدلے میں آپ سے نکاح کیا عورت کہے، میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطیبہ دے یا سورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنا بیکہ کرے اور مرد کہے میں نے قبول کیا تو بھی نکاح ہو جائے گا۔ بعد نکاح اگر عورت اپنی خوشی سے مہر معاف کرنا چاہے تو معاف بھی کر سکتی ہے مگر مرد بلا حاجت عورت سے مہر معاف کرنے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

سوال 22: مہر کے کتنے ہیں اور ان کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو مال جو نکاح کے دوران مرد اور عورت کے درمیان ملے پائے مہر کہلاتا ہے۔ انکی تین اقسام ہیں۔ (1) مہر قبل، (2) مہر مطلق، (3) مہر مطلق، ان کی تعریف اور حکم مندرجہ ذیل ہے (1) مہر قبل: ایسا مہر جو خلوت سے پہلے دیا جائے مہر قبل کہلاتا ہے۔ اور مہر قبل وصول کرنے کے لیے عورت شوہر کو بھارا کرنے سے روک سکتی ہے۔ (2) مہر مؤجل: ایسا مہر جسکی ادائیگی کیلئے کوئی مدت مقرر کر دی جائے مہر مؤجل کہلاتا ہے مہر مؤجل میں ضرورت مکمل ہونے کے بعد بیوی شوہر کو بھارا کرنے سے روک سکتی ہے اس سے پہلے نہیں روک سکتی ہے۔ (3) مہر مطلق: ایسا مہر جسے نہ تو خلوت سے پہلے دینا ضروری ہو اور نہ ہی کوئی مدت مقرر ہو، مہر مطلق کہلاتا ہے مہر مطلق وصول کرنے کے لیے عورت شوہر کو بھارا سے کبھی نہیں روک سکتی۔ (ملاحظہ ہو شریعت جلد 2 صفحہ 74، فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 423، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 53)

سوال 23: مہر کی شرعی مقدار کیا ہے؟

جواب: مہر کی شرعی مقدار وہی ہے جس پر فریقین نکاح کا آپس میں اتفاق ہو جائے، اور شریعت نے انکی کوئی انتہائی حد مقرر نہیں کی بلکہ اسے فریقین کی باہمی رضا مندی پر چھوڑا ہے اور اس میں اختلاف مالی حیثیتوں کے انفرادی کیلئے کم یا زیادہ کی گنجائش رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زیادہ مقدار میں مہر مقرر کرنے پر گرفت فرما یا چاہی تو آپ کی عورت نے ٹھکڑے ہو کر دریافت کیا کہ جس چیز کو شریعت نے ٹھکڑا چھوڑا ہے تو آپ کو انکی حد مقرر کرنے کا کیا حق ہے؟ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو مولف کو درست حکم دے ہوئے فرمایا عورت سے درست کہا اور نو راجع فرمایا اور اپنا ادا ہو سکی کر دیا۔ (سنن بیہقی جلد 7 صفحہ 233) لیکن فریقین نکاح کو تا مہر مقرر کرنا چاہیے جسکی ادائیگی

آسان ہو کیونکہ حد بیٹ پاک میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو۔ (المسند، کتاب النکاح جلد 2 صفحہ 2798، 537) اور زیادہ مقدار میں مہر مقرر کر لیا اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا۔ جس روز مہر سے گا تو زانی مہر سے گا۔ (المجم الکبیر جلد 8 صفحہ 7302، 35) حد بیٹ پاک میں کم از کم مہر کی مقدار دس درہم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ 30.618 گرام) چاہنی یا انکی قیمت مقرر کی گئی ہے۔

(ملاحظہ ہو شریعت جلد 2 صفحہ 64، فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 246، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 54)

سوال 24: بیس (32) روپے مہر یا نہ ملنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ 30.618 گرام) چاہنی یا انکی قیمت) ہے اس سے کم مہر نہیں ہو سکتا۔ (الفرض اگر ایک تولہ چاہنی کی قیمت 1200 روپے ہو تو دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاہنی کی قیمت 3150 روپے بنے گی) (ملاحظہ ہو شریعت جلد 2 صفحہ 64، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 65)

سوال 25: بیوی کا مہر معاف کر دینے کے بعد دوبارہ مطالبہ کرنا کیسا؟

جواب: اگر بیوی نے اپنی خوشی سے مہر معاف کر دیا ہے تو اب بیوی کا مہر کا مطالبہ کرنا ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 355، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 60)

سوال 26: نکاح خواں کو اجرت دینا اور ان کا اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: نکاح خواں کو اجرت دینا اور ان کا اجرت لینا ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 255)

سوال 27: دو بیوی کی یا شرعی حیثیت ہے؟ اور اگر شادی کے ایک وقت یا ایک مہینے بعد یا ایک مہینے کے بعد دوبارہ نکاح کیا جائے تو از روئے شرع یہ درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوکوت وایر شست ہے اور اس کو کرنے میں عظیم ثواب ہے جبکہ وایر ادا کرنے والے کا مقصد ادا سے ملت ہو اور وایر دو کوت ہے جو بے زلفا کی بیعت کو ادا کرنے کے بعد دوبارہ نکاح کرنا ہے دوست احباب عزیز و اقارب اور محبت کے لوگوں کیلئے اپنے استطاعت کے مطابق کی جائے، اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے دن بھی وایر ہو سکتا ہے۔ دو دن کے بعد اس دوکوت وایر کا طریق نہیں ہوگا یعنی اس کے بعد اس دوکوت کو وایر نہیں کر سکتے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 88، فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 137)

تعلیم ہے کئی راضی میں آ کر کوئی کاروائی نہ کرے۔

(ii) لیکن اگر اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ

(3) لَمِطْزُوهْنٌ وَاضِرُوهْنٌ یٰ
مرد کی طرح سے کیلئے عورت سے بات چیت
ترک کریں ، آئین خواب گاہوں میں تنہا
المصاحیح و اضریوہن ۵

چھوڑ دیں اور تعلقات ہم بستری متعلق
کر لیں۔ (۱۲ سورۃ النساء آیت 34)

(iii) اگر یہ بھی فائدہ مند نہ ہو اور عورت اپنی سرکشی و نافرمانی پر قائم رہے تو اب تیسرا علاج یہ ہے کہ
واضریوہن یعنی تاویب (تغییر) کے طور پر کللی مار ماری جائے لیکن شوہر ایسی ضرب نہ مارے جس
سے جلد پر نشان پڑ جائے اور عورت کسی بھی بدعت یا عیبت کیوں نہ ہو جو کسی مایہ ناز اور راست پر آ جاتی
ہے تاہم بعض بد خصلت عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ کسی بھی تدبیر سے درست نہیں ہوتیں اور اپنی سرکشی و
نافرمانی میں حد سے تجاوز کر جاتی ہیں تو اب شریک زندگی سے تمنا و کے تمام رشتے بند ہو جاتے ہیں اور
اس عورت کی نافرمانی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گھر گھر رسوائی ہوتی ہے اور مرد و عورت دونوں کیلئے یہ دنیا جہنم کا
نمونہ بن جاتی ہے ایسی حالت میں شریعت مظہرہ پھر دونوں کو ایک اور موقع دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ:
فَلْيَتَعَزَّوْا مِمَّا بَيْنَ اَیْہِیْہِیْ وَحِکْمًا مِّنْ اَیْہِیْہِیْ ۵ (۱۲ سورۃ النساء آیت 35) یعنی آپس میں بیوی میں
نامواظقت اور ایسی گفتگوں سے بچنا جو ہر دو میں سے کسی کو درمیان میں یکجہاد بیندوں کو ڈال لیا
جائے تاکہ نزاع (عداوت) سے التواط (طہرگی) تک نہ پہنچے یا عدالت میں معاملہ جانے سے
بچلے ، ہر کے گھر میں ہی کوئی اصلاح کی صورت نکل آئے اور خاندان والوں کو بھی چاہیے کہ میاں
بیوی کے درمیان جو اختلاف ہیں ان کا اعلیٰ درجہ شریعت کی روشنی میں نکالیں ، لیکن اگر وہ بھی نہ مانیں تو
یہ پھر ان کا اختیار ہے اس صورت میں اگر شوہر بیوی کو طلاق دینا چاہے تو دیے۔ طلاق دینے کا طریقہ
بھی شریعت مظہرہ میں بیان کیا ہے جسے طلاق کے مسائل میں بیان کیا جائے گا اب ان شاء اللہ
قرآن کی چند آیات اور احادیث مبارکہ اور احکام شرعیہ بیان کیے جائیں گے۔

☆.....طلاق کے متعلق آیات مبارکہ.....☆☆

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا:

(1) اَلطَّلَاقُ مَرَّتَیْنِ فَلَیْسَ بِکَافٍ
بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیْحٍ بِاِحْسَانٍ ۵

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار
تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ رک (بھلا) ہے یا نکاح
(یعنی بھلائی ، عمرگی) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔
(۲ سورۃ بقرہ آیت 229)

(2) لَیْسَ عَلَیْہَا فَلَاحِلٌ لِّہِمْ ؕ بَعْدَ
حَتّٰی تَضَرَّیْعَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ؕ لَیْسَ عَلَیْہَا فَلَاحِلٌ
جُنَاحٌ عَلَیْہِمَا اَنْ یَّفْرَا جَعْلًا اِنْ عَلَّآ اَنْ
یُّفِیْسَا خُلُوًّا ۵ وَلَیْسَ عَلَیْہِیْ خُلُوًّا ۵
بَیِّنَہُمَا لِقَؤُمٌ یَّعْلَمُوْنَ ۵

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے
حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ
کرے ، پھر اگر دوسرے شوہر سے طلاق دے دی تو ان
دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں (طلاق کی عدت
کے بعد) نکاح کر لیں۔ اگر لیگان ہو کہ وہ دونوں اللہ
ﷻ کی حد کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ عز و جل کی
حدوں میں جن کو اللہ ﷻ ان لوگوں کیلئے بیان فرماتا ہے
جو ہمہ دہاے (مجھدار) ہیں۔

(۱۲ سورۃ بقرہ آیت 230)

(3) وَاِذَا عَلَیْکُمُ الْفِتْنَةُ فَلَیْلُنَ اَجَلُہُنَّ
فَاصْبِرْکُمْ بِمَعْرُوفٍ اَوْ سَرِّیْحُوْھُنَّ
بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَمْسِکُوْھُنَّ جِیْرًا اَوْ
تَفْعَلُوْا وَهِنَّ یَفْعَلْنَ ذٰلِکَ فَلَمَّ
نَفْسُہٗ وَلَا تَتَّبِعُوْا اَیْمَہُ الْہٰزِیْہِ
وَ اَذْخُرُوْا بِعَمَتِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَ مَا اَنْزَلَ
عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَ الْجَنَیْظَ یُعْظَکُمْ

اور جب تم عورتوں کو (رجعی) طلاق دو اور انکی
(عدت کی) مہیا دہری ہونے لگتے آئیں بھلائی
کے ساتھ رک رک لو یا خولی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ
دو آئیں ضرر (تلف) دینے کے لیے نہ دو کہ حد
سے گزر جاؤ اور جو ایسا کرے ایسا اس نے اپنی جان پر ظلم
کیا اور اللہ ﷻ کی آیتوں کو مذاق نہ بنا اور اللہ ﷻ
کی اہمت جو اس نے کتاب و حکمت تم پر اتاری ،

بَعْدَ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بَدَّلَ
حُجَّتَهُ عَلَيْكُمْ ۝
چہیں نصیحت دینے کی اور اللہ ﷻ سے ڈرنے
رو اور جان لو کہ اللہ ﷻ جانتا ہے۔
(پارہ سورہ بقرہ آیت 231)

☆☆.....طلاق کے متعلق احادیث مبارکہ.....☆☆

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمام چیزوں میں
طلاق سب سے زیادہ پسند ہے۔
(سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث 411 صفحہ 158)
(2) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت بلا وجہ (شرعی) اپنے
خاوند سے طلاق طلب کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(سنن ترمذی جلد 1 حدیث 1190 صفحہ 608)
(3) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان ہے: سید عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کیا کہ ایک شخص نے
اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ غصہ کی حالت
میں فرمانے لگے: کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا مذاق اڑایا جاتا ہے، حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔
(سنن ابی داؤد جلد 2 حدیث 3401 صفحہ 412) یہاں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے مذاق کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس
میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرنا۔

(4) ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں، آپ
ﷺ کے خیال میں مجھ پر کیا (حکم) ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا کہ تین طلاقیں کی
وجہ سے وہ عورت تم سے جدا ہو گئی اور باقی ستانوے طلاقیں کے ساتھ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیت کا مذاق اڑایا
ہے۔
(مؤطا امام مالک کتاب طلاق حدیث 1 صفحہ 561)

(5) حضرت حماد بن جہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! اللہ تعالیٰ نے
اس زمین پر آزاد کرنے سے زیادہ پیاری چیز کوئی نہیں بنائی اور طلاق سے زیادہ نارنجی والی بھی کوئی شے
نہیں بنائی۔
(سنن دارقطنی جلد 2 حدیث 3639 صفحہ 1161)

☆☆☆☆.....طلاق کے مسائل.....☆☆☆☆

سوال 1: طلاق کی تعریف، اسکی اقسام اور طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
جواب: طلاق کی تعریف: نکاح کی وجہ سے عورت کو اپنے شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے
انجام دینے کا نام طلاق ہے۔

طلاق کی تقسیم (1) طلاق دینے کے حوالے سے اسکی تین قسمیں ہیں (i) احسن (ii) احسن (iii) بدی
(i) طلاق احسن: عورت جب اپنے ایام مہواری سے پاک ہو جائے اور ان ایام میں مرد نے عورت
سے بھار نکاح یا بھو ان میں مرد صرف ایک طلاق دے، اسکے بعد عورت عدت گزارے، عدت گزارنے
کے بعد عورت بائو ہو جائے گی، اس صورت میں مرد و عورت کے باہم رضامندی سے طلاق کے بغیر
دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

(ii) طلاق احسن: جن ایام میں عورت حیض یعنی مہواری سے پاک ہو جائے اور مرد نے عورت سے
بھار بھی نہ کیا ہو تو ان ایام میں مرد ایک طلاق دے جب ایک حیض گزر جائے تو بھار کیلئے بغیر دوسری
طلاق دے اور جب دوسرا حیض بھی گزر جائے تو بغیر بھار کی تیسری طلاق دے جب تیسری مہواری
گزر جائے تو عورت اس بخل میں مرد پر حرام ہو جائے گی لہذا اس صورت میں اب طلاق کے بغیر پیا
شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(iii) طلاق بدی: طلاق بدی کی تین مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔
(i) مجلس واحدہ میں دفعتاً تین طلاقیں دینا چاہے بمنہ واقعا طلاق دے یا ایک ہی کلمہ سے مثلاً میں نے
تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ یا میں نے تمہیں طلاق دیں۔
(ii) طلاق بدی کی دوسری صورت یہ ہے کہ ایام حیض میں مرد نے عورت کو ایک طلاق دی۔ اس طلاق
میں مرد پر واجب ہے کہ وہ رخصت سے رجوع کرے کیونکہ حیض کے دوران طلاق دینا سخت گناہ ہے۔
(iii) جن ایام میں مرد نے عورت سے بھار کیا ان دنوں میں عورت کو ایک طلاق دی تو یہ طلاق بدی
کہلاتی ہے۔ اور طلاق بدی کی ان تین صورتوں میں مرد گناہ گار ہوگا۔

طلاق کی قسم 2: (i) طلاق رجعی (ii) طلاق بائنہ (iii) طلاق مغلط

(i) طلاق رجعی: لفظ صریح (یعنی ایسا لفظ جس کا معنی بالکل واضح ہو جیسے طلاق کے ساتھ ایک یا دو ملائیں دے اس میں (یعنی طلاق رجعی میں) مرد و عورت سے عدت کے دوران دوبارہ بغیر نکاح کئے زجر و سزا سے اسے طلاق رجعی کہتے ہیں لیکن طلاق رجعی میں سابقہ طلاق شامی کا جائے گی۔ مثلاً پہلے ایک طلاق دی تو بعد میں زجر و سزا دو بلا نکاح کا مانگا رہے گا۔

(ii) طلاق بائنہ: اگر لفظ نکاح یا (یعنی وہ لفظ جس کا معنی واضح نہ ہو جیسے کہا تو مجھ سے فارغ ہے) سے طلاق دی تو اس کو طلاق بائنہ کہتے ہیں اب اس جملے سے واضح نہیں تھا کہ اس کی مراد ان نفقہ وغیرہ سے فارغ کرنا مقصود تھا یا طلاق مراد تھی۔ لہذا طلاق کی نیت کی صورت میں طلاق بائنہ پڑ جائے گی۔ طلاق بائنہ کی صورت میں نکاح باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر تین ملا تو اس سے کم طلاق بائنہ ہوں تو دوران عدت دونوں کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن پچھلی طلاق شامی ہوگی۔

(iii) طلاق مغلط: ایک ساتھ تین ملائیں یا متعدد الفاظ سے طلاق دیں تو یہ ملائیں مغلط کہلاتی ہیں۔ کہ طلاق مغلط سے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے اور اس صورت میں مرد عدت گزارنے کے بعد عدالہ کی بغیر اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ مزید معلومات کے لیے ہمارے ریڈیو جلد 2 صفحہ 110 کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال 2: ایک شادی شدہ کی طلاق کے کتنے مسائل یکساں ضروری ہیں؟

جواب: ہر شخص کو اتنے مسائل کا یکساں ضروری ہے جس کی اُسے موجودہ وقت میں ضرورت اور جن چیزوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ مثلاً نماز کے لیے نماز کے فرائض اور اجابت اور نماز فاسد یا ناقص کرنے والی چیزوں کا یکساں ضروری ہے چونکہ نماز کے فرائض والے کے لیے روزہ کو توڑنے والی چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ تجارت کرنے والے کے لیے خرید و فروخت کے مسائل کا جاننا ضروری ہے جو لوگوں کے لیے تھن و نفاس اور شوہر کے حقوق کے متعلق مسائل کا جاننا ضروری ہے اور شوہر کے لیے بیوی کے حقوق اور خصوصیات میں اس کے قریب جانے کے مسائل کا یکساں ضروری ہے، اسی طرح طلاق کے مسائل کا یکساں ضروری ہے کہ جب تک طلاق کا موقع نہیں آیا تب تک طلاق کے مسائل کا یکساں ضروری نہیں (لیکن کچھ

لینا بہتر ہے) لیکن جب طلاق کا ارادہ ہو تو اُس وقت ضروری ہے کہ طلاق کے مسائل سمجھنے کے طلاق کس طرح دے؟ کن حالات میں طلاق دینا جائز ہے؟ کتنی ملائیں دینا جائز ہے؟ طلاق کے اور مسائل کیا ہیں؟ وغیرہ لہذا جو شخص بھی طلاق کا ارادہ کرے تو اس وقت اسے طلاق کے مسائل کا جاننا ضروری ہے اور اس سے پہلے سبب ہیں کہ موجودہ حاجت سے زمانہ مسائل یکساں مستحب ہے۔

(طفا: فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 623، 426)

سوال 3: کیا عورت بذات خود کوڑے سے طلاق دے سکتی ہے؟

جواب: طلاق کا اختیار شریعت نے مرد کو دیا ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا طلاق نہیں دے سکتا مگر آن پاک میں ہے۔

یٰدِیْہُ غُفْلَۃً الْکِیَاحِ

وہ جس کے (یعنی شوہر) ہاتھ میں نکاح کی گروہ ہے۔

(نہد: سورہ بقرہ آیت 237)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گروہ ہے وہ شوہر ہے (یعنی ان قرآن جلد 1 صفحہ 864) لہذا اگر کوڑے سے شوہر کے طلاق دینے بغیر یک طرفہ عورت کے حق میں فیصلہ کر کے طلاق دیدی تو اسے طلاق نہ ہوگی اور اس عورت کا دوسری جگہ نکاح کرنا حرام و ناجائز ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ فیض اربل جلد 2 صفحہ 128)

سوال 4: باوجود عورت کو طلاق دینا کیسا؟

جواب: باوجود عورت کو طلاق دینا جائز نہیں آجکل معمولی باتوں پر اور جلد بازی میں عورت کو طلاق دے دیتے ہیں اور بعد میں ملانے کرام کے پاس جا کر روئے ہیں ماس لیے انسان کو پہلے ہی سوچ سمجھ کر ایسا نازک فیصلہ کرنا چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سرکارِ ہمارا ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمام حلال چیزوں میں طلاق سب سے زیادہ نا پسند ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث 411 صفحہ 158) اس لیے باوجود عورت کو طلاق دینا منکر و ناجائز ہے۔

(فتاویٰ سید احمد جلد 2 صفحہ 184)

سوال 5: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ کاغذ لاؤ میں اپنی بیوی کو ابھی طلاق لکھتا ہوں تو جس سے اس کی

یہی پر طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں کہ ”کائنات میں اپنی بیوی کو بھی طلاق لکھتا ہوں“ سے طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ یہ بمل الفاظ طلاق نہیں ہے، بلکہ یہ ارادہ طلاق ہے اور ارادہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(فتاویٰ تہذیبیہ جلد 2 صفحہ 234۔ فتاویٰ تہذیبیہ جلد 2 صفحہ 25)

سوال 6: اگر شوہر نے اپنی بیوی کو اس حالت میں طلاق دی کہ وہ حاملہ تھی تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: شوہر کا اپنی بیوی کو حاملہ حمل میں طلاق دینا سنگ دلی، بے رحمی ہے اور بے رحمی کی بات ہے لیکن اگر خدا بخواتین کسی نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَأُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔

(پارہ 28 سورۃ طلاق آیت 4)

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۝

یعنی بچہ پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہو جائے گی اور اس دوران بیوی کا باطن نفقہ دینا شوہر پر ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا:

وَأَنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْطٍ فَاَنْفِقُوا

اور اگر وہ (یعنی طلاق یافتہ عورتیں) حاملہ ہوں تو وضع حمل تک (انہیں) ان نفقہ دو۔

عَلَيْهِنَّ ۝

(پارہ 28 سورۃ طلاق آیت 6)

اور قرآن کا حاملہ عورت کی عدت بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حاملہ حمل میں (اگر شوہر نے طلاق دی تو) طلاق واقع ہو جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 375۔ فتاویٰ مجلس اہل بیت جلد 2 صفحہ 174۔ المسائل جلد 1 صفحہ 255)

سوال 7: شوہر نے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دینا حرام ہے اور ایسا کرنے پر شوہر جنت گناہ گار ہے لیکن اس

حالت میں طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کی عدت اس حیض کے گزرنے کے بعد سے تین حیض تک ہے (یعنی جس حیض میں طلاق دی گئی وہ عدت میں شامل نہیں ہوگا) اور قرآن پاک میں بھی حیض والی عورت کی عدت بیان کی گئی ہے:

وَالْمَلَائِكُ يَتَرَقَّصْنَ بِتَرْقِصٍ ۚ

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو (کھاج سے)

تَرَقَّوْۥ

روکے ہیں تین حیض تک۔

(پارہ 28 سورۃ بقرہ آیت 228)

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 332۔ فتاویٰ مجلس اہل بیت جلد 2 صفحہ 245)

سوال 8: کیا شرعاً طلاق حق بیوی کو نکاح سے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: طلاق اصحاب اور بالذات شوہر کا حق ہے اور وہ جب چاہے اسے استعمال کر سکتا ہے لیکن شوہر یہ حق طلاق بیوی کو نکاح سے کیا جا سکتا ہے، خواہ نکاح کے وقت کرے یا بعد میں کسی وقت، اگر شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ تو جب چاہے، جب کبھی چاہے، جس وقت چاہے یا جس وقت بھی چاہے، اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے تو یہ حق تفویض دائمی اور موقت ہوگا، جب تک وہ اس شوہر کے نکاح میں ہے، اس حق کو استعمال کر سکتی ہے، البتہ اگر بیوی کسی خاص موقع پر اپنی بھی بھاری کدو اس شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے اور وہ جواباً کہے کہ تم اپنے آپ کو طلاق دے دو یا یہ کہے کہ تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے، یا یہ کہ تم اپنا فیصلہ خود کر لو غیر رکعات طلاق کی نیت سے کہے تو اگر بیوی اسی مجلس میں یہ حق استعمال کرے، یعنی یوں کہے کہ، ”میں نے اپنے آپ کو طلاق“، ”میں نے اپنے نفس کا فیصلہ کر لیا“، وغیرہ تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر مجلس میں یہ حق استعمال نہ کیا تو بعد میں اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا۔

(حرم مطہر، تہذیبیہ، فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 637۔ المسائل جلد 2 صفحہ 271 کا مطالعہ فرمائیے)

سوال 9: طلاق دینے کا شرط یہ کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو ان پاکی کے دنوں میں جن میں عورت سے جماع نہ کیا ہو تو ایک طلاق دی جائے اور چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ عدت کے دن گزر جائیں اور اس سے کم اچھا طریقہ متعدد صورتوں پر مشتمل ہے۔ (i) جس عورت سے غلط نہ ہوئی اسکو طلاق دی جائے اگرچہ

جنس کے دنوں میں ہو۔ (ii) جس سے غلوت ہو چکی، انکو تین طہروں (یعنی پاکی کے دنوں میں) تین طلاق دی جائیں۔ ہر طلاق ایک طہر میں واقع ہو اور کسی طہر میں عورت سے جماع نہ کیا ہو اور نہ ہی جنس کے دنوں میں عورت سے جماع کیا۔ (iii) آدھ عورت جسے پیش نہیں آتا مثلاً نہ باغض یا حاملہ یا پیش نہ آنے کی مدت کو پہنچی ہو عورت اس میں سے کتنیوں عیموں میں تین طلاق دیں اگرچہ جماع کرنے کے بعد یہ سب صورتیں بھی جائز ہیں ان میں کوئی کراہیت نہیں۔

(مختاراً بہار جلد 2 صفحہ 110-111 تا 120 قیوم پبلڈ 12 صفحہ 362۔ حلاق کے آسان سائے 25)

سوال 10: اگر مرد نے عورت کو گتھا جس میں تین طلاق دیں اور بعد میں سب کے سائے اٹھا کر کرتا ہے تو اس صورت میں عورت کیا کرے؟

جواب: شوہر نے عورت کو تین طلاق دیں پھر اٹھا کر کرت اور عورت کے پاس شرعی گواہ نہ ہوں تو اس صورت میں جس طرح ممکن ہو عورت اس سے چھپچھا چھڑوائے مہر، حاف کر کے اپنا مال دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے، وافر۔ جس طرح بھی ممکن ہو اس سے کنارہ کشی کرے اور کسی طرح مرد نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اس فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو اس سے رہائی حاصل کرے اور اس کی پوری کوشش کرے کہ وہ شہیت نہ کرنے پائے اور اس صورت حال سے بچنے کے لیے عورت خود کشی کر لے انکی ہرگز اجازت نہیں ہے بلکہ جب تک ان باتوں پر عمل کرے گی تو مقدور ہے اور شوہر بہر حال گناہگار ہے۔ (مختاراً بہار جلد 2 صفحہ 366۔ اندر باطن جلد 5 صفحہ 59۔ بہار جلد 2 صفحہ 181)

سوال 11: ایک وقت میں تین طلاق دیں کیا؟ اور اگر شوہر نے تین طلاق ایک ایک وقت میں دے دیں تو تین ہی طلاق واقع ہو گی؟

جواب: ایک وقت میں تین طلاق دینا گناہ ہے لیکن اگر کسی نے ایک وقت میں تین طلاق دیں تو تین طلاق ہی واقع ہوں گی حدیث پاک میں ہے: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "سید عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا: کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو یکسے وقت تین طلاق دی ہیں یہ سُن کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے اسے کہا: کہ اسے تین طلاق دینا گناہ ہے بلکہ کافرا کا ڈالیا جاتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں جو بدو ہوں۔ (مختاراً بہار جلد 2 صفحہ 3401 صفحہ 412)

اور ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خیال میں مجھ پر کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تین طلاقوں کی وجہ سے عورت تم سے جدا ہو گئی اور باقی ساتوں طلاقوں کے ساتھ تم نے اللہ ﷻ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔ (مواہبات لکتاب اللہ جلد 1 صفحہ 561 اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے

اپنی بیوی کو تین طلاق دیں تو واقع ہو جائے گا اور اس شخص نے اپنے رب ﷻ کی نافرمانی کی۔ (غیاث القرآن جلد 1 صفحہ 836) اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہو گیا کہ ایک وقت میں ہی تین طلاق تین ہی واقع ہوں گی اور اگر کوئی شخص سو، ہزار، لاکھ طلاق دے دے تو تین ہی واقع ہو جائیں گی باقی لغو جائیں گی مگر امامت کا قول ہے اس پر تمام ائمہ متفق ہیں اور وہ حدیث جو مسلم شریف میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں تیر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اور شروع خلافت فاروق میں ایک دم تین طلاق ایک بانی جاتی تھیں پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں تین طلاق قرار دیا وہاں تو یہ مراء ہے کہ کوئی شخص تین طلاق میں اس طرح دینا کہ تجھے طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق دوسری دو طلاق سے پہلی طلاق کی تاکید میں کرتا تھا اور کوئی شخص اپنی غیر مدخولہ بیوی جس سے صرف نکاح ہوا اور عہد نہ ہوئی ہو، اس سے کہے تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو اس سے صرف ایک طلاق ہی واقع ہوگی دوسری دو طلاق واقع ہونے والی نہ ہوں گی کیونکہ غیر مدخولہ عورت پر عہد نہیں ہوگی وہ پہلی طلاق سے ہی نکاح سے بالکل بی بی خارج ہو گئی پھر فاروقی میں حالات بدل چکے تھے لوگ اپنی مدخولہ بیوی کو تین طلاق ہی دیا کرتے تھے۔ لہذا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی تھا تیر درت درت تھا وہ دیکھے ہو سکتا ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خلاف قانون جاری فرماتے اور تمام سچا پر کام رہنے لگا لہذا حکم یہی ہے کہ اگرچہ اپنی مدخولہ بیوی کو جس سے غلوت کر چکا ہو اسے تین طلاق ایک ساتھ دے تو تین ہی واقع ہو گی۔ (مواہبات جلد 5 صفحہ 133)

سوال 12: اگر شوہر نے شہسے کی حالت میں بیوی کو طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر خدا سے حد کا ہو تو منسل جاتی ہے (یعنی آدمی کی حالت یا گلن والی ہو جائے) لیکن حالت میں دی ہوئی طلاق نہ ہوگی لیکن ایکن حالت ہزاروں کیا لاکھوں میں کسی ایک کی ہوگی اکثر یہ نہیں ہوتا

بلکہ غصے کی آخری حالت یہی ہوتی ہے کہ کہیں پھول جائیں اعضا کا غصے لگس، پھر سرخ ہو جائے اور الفاظ نکپا نکپس، ایسی حالت میں یا اس سے کم غصے میں طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر پہل میں صورت حال ہوتی ہے بعد میں کہتے ہیں، جناب ہم نے تم غصے میں طلاق دی تھی، ایسے حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ طلاق تو ما غصے میں ہی دی جاتی ہے خوشی اور پیار و محبت کے دوران تو شاید ہی کوئی طلاق دینا ہو، لہذا یہ نذر قائل قبول نہیں اور اگر کہیں کہ نکاح ایک شیشہ ہے اور طلاق پتھر ہے اب پتھر چلے ہے پیار سے مارا جائے گا غصے میں شیشہ بھر حال ٹوٹ جائے گا اس لیے غصے کی حالت میں اپنے آپ کو کنٹرول کرنا چاہیے اور کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس سے بعد میں شرمندگی اور ندامت کا سامنا کرنا پڑے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 383۔ فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 133)

سوال 13: طلاق کے بعد اور بیوی کے انتقال کے بعد بھی کلمہ کون کہے گا؟

جواب: بھیڑی کی خاص بات کہ عورت ہی ہے لہذا اور کوئی اس کا کلمہ نہیں ہو سکتا اور بیوی کے انتقال کے بعد بھی اس کے کورٹا میں (شریعت کے مطابق) تقسیم ہوگا۔

(مختصاً فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 203۔ فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 صفحہ 428)

سوال 14: اگر طلاق کے وقت عورت موجود ہو تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کے لیے بیوی کا وہاں موجود ہونا ضروری نہیں، شوہر بیوی کے سامنے طلاق دے یا دیگر رشتے داروں کے سامنے یا دو خوں کے سامنے یا بالکل تنہائی میں کھڑا ہو کر طلاق دے یا آواز سے الفاظ طلاق کہے کہ اس کے کالوں سے سُن لیے یا کالوں سے شور و غیر کہ وجہ سے سُنے تو نہیں لیکن آواز اتنی تھی کہ اگر گرا بہت سینے کا مرض یا شور و غیر نہ ہوتا تو کان سُن لیتے تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی اور کسی دوسرے شخص کا موجود ہونا یا بیوی کا یا کسی دوسرے کا طلاق کے الفاظ سننا کوئی ضروری نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 362۔ طلاق کے آسان سائل صفحہ 13)

سوال 15: اگر دو خوں سے یا بیوی سے مذاق کرتے ہوئے طلاق دیدی یا طلاق دے کر کہا کہ میں تو مذاق کر رہا تھا تو اس صورت میں کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کا معاملہ ایسا ہے کہ مذاق میں دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بعد یہ کلمہ کون کہے گا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیز نہیں (نکاح، طلاق، رجوع) ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور جن کا مذاق بھی حقیقت ہے۔

(اسعد کوکب جلد 2 صفحہ 280 صفحہ 764)

لہذا اگر کسی نے اپنی حقیقت بیوی کو مذاق میں یا قلم ڈرامے میں طلاق دی تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی اور اب یہ عورت نکاح سے نکل جائے گی اور بغیر حلالہ لکھ کر بھی بے پستل شوہر پر کھلے نہیں ہوگی۔

سوال 16: اگر کسی آدمی نے شوہر کو کلمہ دیکھا تو کہ طلاق دینے پر مجبور کیا اور دیکھا دینے والا اس شخص کو کلمہ چاہدہ پتا نہ ہو بھی قادر ہے اس صورت میں شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اس مسئلے کی چند صورتیں ہیں۔ (1) اگر مجبور کرنے پر زانی طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی (2) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی یا طلاق کے پرچے پر خطا کر دے اور دل میں بھی طلاق کی نیت کر لی تو طلاق ہوگی۔ (3) اگر مجبور کرنے پر تحریری طلاق دی اور زانی نے سچکھ نہ کہا اور نہ ہی دل میں نیت کی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 117۔ طلاق کے آسان سائل صفحہ 13)

سوال 17: اگر طلاق کے وقت عورت طلاق لینے سے انکار کر دے یا طلاق کا پرچہ پھاڑ دے یا عورت کا باپ یا بھائی طلاق کا پرچہ پھاڑ دے تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کے لیے عورت کا قبول کرنا ضروری نہیں، شوہر نے جب طلاق کے الفاظ زبان سے ادا کر دیئے یا پرچہ پر کھٹک کر دے دیئے تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی عورت یا اس کے گھر والے کو دل کر سیں یا نہ کر سیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 19 صفحہ 447)

سوال 18: اگر شوہر نے بیوی کو تشفی کی حالت میں طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: شوہر نے تشفی کی حالت میں بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 228۔ فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 صفحہ 133)

سوال 19: شوہر نے بیوی کو انگلیوں کے اشارے سے طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: شوہر نے بیوی کو انگلیوں سے اشارہ کر کے کہا کہ میں تجھے اتنی طلاق تو ایک، دو، تین، چھٹی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاق واقع ہو جائے گی یعنی چھٹی انگلی اشارہ کے وقت کھلی ہوئی انگلی

اقتدار ہے۔ نیکو اعتبار رکھیں اور اگر وہ کہتا ہے کہ میری مُراد بندگانِ اُنکھیاں یا عقلیاتی قیول دینا تھا معتبر ہوگا۔ قضاہ معتبر نہیں اور اگر تین اُنکھیاں سے اشارہ کر کے کہا جائے اسکی شکل طلاق اور نیت تین کی ہوتی تین ورنہ ایک طلاق بائن اور اگر اشارہ کر کے کہا جائے، اور نیت طلاق ہی کے اور لفظ طلاق نہ بولا تو جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 123-124 تا نوین شریعت صفحہ 281)

سوال 20: شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور اب دوبارہ اس عورت کو اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے اب اس نکاح کے دوبارہ نکاح کرنے کی کوئی صورت ہے؟

جواب: شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو فوراً عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور اب حلالہ شرعی کیلئے یہ وہ عورت مرد کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَیْسَ بِکُمْ طَلَاقٌ فَلَا تَحِلُّ لَہِ مِنْ مَّہْجَدٍ حَتّٰی

تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ ؕ لَیْسَ عَلَیْکُمْ فَلَاح

جُنَاحٌ عَلَیْکُمْ اَنْ یَّتْرَا جَعَا اَنْ طَلَّ اَنْ

یُعِیْسَا حُدُودَ اللّٰہِ وَتَلَکَ حُدُودُ اللّٰہِ

یُنْہِیْہَا لِیَقْرَمَ یَعْلَمُوْہٗ

ہے جو نکاح دار (علم والے) ہیں۔

(پارہ 2، رد المحتار ج 2 صفحہ 230)

حلالہ شرعی کا طریقہ یہ ہے کہ اگر عدولہ (یعنی وہ عورت جس سے بھابھ، چوٹی لگائی ہو) ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد کسی اور مرد سے نکاح صحیح کرے اور یہ دوسرا شوہر اس عورت سے بھابھ بھی کرے۔ اب اس دوسرے شوہر کے طلاق یا موت کے بعد اگر عدت پوری ہونے پر عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر غیر عدولہ ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد دوبارہ سے نکاح کر سکتی

ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں اور آجکل جو ترکیب (Setting) بنا کر نکاح کر دیا جاتا ہے ایسا کرنا درست نہیں اور ایسا کرنے والا شخص گناہگار اور احکامِ شریعت سے حدیث پاک میں ہے: حضرت عقیقہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اوجھار والے کبرے کی خبر دوں؟ صحابہ کرام (علیہم السلام) نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نکاح کر کے نکاح دلا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنے والے پر اور جس کے لیے نکاح کیا جاتا ہے اُس پر نعمت فرمائی ہے (المستدرک جلد 2 صفحہ 2805 صفحہ 768) لیکن اگر کسی نے ترکیب بنا کر نکاح کر دیا اور نکاح صحیح بھی ہوا اور دوسرے شوہر نے بھابھ بھی کیا (کیونکہ اگر دوسرے شوہر نے بھابھ نہ کیا تو عورت پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہوگی) اور بعد میں طلاق دیدی اور عورت نے عدت گزارنے کے بعد پہلی شوہر سے نکاح کر لیا تو اس صورت میں حلال ہو جائے گا مگر جو لوگ اس کام میں شامل ہوں گے وہ سب گناہگار اور احکامِ شریعت سے حدیث پاک میں ہے۔

(طیفا بہار شریعت جلد 2 صفحہ 180-181 تا الزنا ج 5 صفحہ 136)

سوال 21: نکاح کی کوئی ایسی صورت ہے کہ جس میں گناہ نہ ہو؟

جواب: اگر نکاح میں نکاح کی شرط نہ رکھی جائے تو گناہ نہیں۔ مثلاً کوئی قاضی، اعتبار آدمی ہے اس کے سامنے ساری صورتیں بیان کر دی جائے تو وہ عورت سے عدت گزارنے کے بعد نکاح کر لے اور نکاح میں نکاح کی شرط نہ رکھی جائے پھر وہ آدمی نکاح کے بعد بھابھ کر کے طلاق دے دے تو اس میں کراہیت نہیں بلکہ اگر ایسی نیت ہے تو یہ شخص اجرو ثواب کا مستحق ہے پھر پہلا شوہر عورت سے عدت گزارنے کے بعد اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ (طیفا بہار شریعت جلد 2 صفحہ 180-181 تا الزنا ج 5 صفحہ 136)

سوال 22: عورت کو جب طلاق ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ کیا طلاق کے بعد بھی شوہر کے ذمہ عورت کے کچھ حقوق رہتے ہیں؟

جواب: عورت کو جب طلاق ہو جائے تو عدت گزارے گی اور شوہر کے ذمہ عدت کے دوران عورت کو رہائش اور خرچہ دینا لازم ہے عورت اسی مکان میں عدت گزارے گی جس میں طلاق کی وقت شوہر کے ساتھ رہائش پر تھی اور اگر کسی اور مکان میں عدت گزارے گی تو اطلاع ملتے ہی شوہر کے گھر پہنچ جائے، لیکن اگر شوہر کے گھر عدت گزارنے میں اپنی جان کو یا فتنہ فساد کا اندیشہ ہو تو ماں باپ کے گھر بھی عدت

گزارا کرتی ہے۔ (تذکرہ فیض ارباب، جلد 2 صفحہ 269۔ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 263)

سوال 23: عورت عدت کیسے گزارے گی؟

جواب: اگر عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہے تو عورت عدت میں بناؤ سنگھار کر کے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو اس کے رجوع کرنے کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہیں یا عورت کو شوہر کے رجوع کرنے کی امید نہیں تو زینت نہ کرے اور شوہر کا رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو بھی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے اور جب عورت کے مکان میں جائے تو خبر دے دیے یا نکلتا رہ کر جائے یا اس طرح ککھورت جوتے کی آواز نہ دے اور اگر عورت طلاق بائن یا وفات کی عدت میں ہے تو اسے زینت کرنا حرام ہے زینت نہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ ہر قسم کے زیورات ہونے، چاندی، جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ہشیم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور کپڑے اور بدن پر خوشبو نہ لگائے نہ نیل۔ استعمال کرے نہ نکلتا کرے نہ سیاہ سرد لگائے نہ یومی سفید خوشبو داسر مدھن لگائے نہ یومی مہندی لگائے یا زعفران یا کسم یا گہرو کے رنگ ہونے کپڑے یا سرخ کپڑے پہننا یہ سب ممنوع ہیں ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ البتہ سردی کی وجہ سے سر میں تیل لگانا کتب ہے اور مونے دھوانوں کی کنگھی بھی کر سکتی ہے اور انگوٹھوں میں دودی جو سے بظرف ضرورت نہ سمدھن لگا سکتی ہے، اگر دات کو سر مدھن لگانا کتب ہے تو اسے رات ہی کو لگانے کی اجازت ہے، دن میں نہیں اور سر مدھن سے ضرورت پوری ہو جائے تو یا سر مدھن لگانا منع ہے۔ یومی عدت میں چوڑیاں پہننا، گلے میں ہار یا لاکٹ، کانوں میں یا ناک میں کانٹے یا ایاں پہننا سب ممنوع ہے اور دوداں عدت عورت گھر سے باہر بھی نہیں جاسکتی البتہ اگر وفات کی عدت میں ہو اور سب ممال کیلئے باہر جانا پڑے تو عورت دن کے وقت جاسکتی ہے۔ جبکہ رات کا آخر کھڑ گھر میں گزارے، اور یہ جانا بھی اسی صورت میں ہے جب شہر چلے کیلئے رقم نہ ہو، مگر بظرف لگانا ہے رقم نہ ہو یا ہر گھنٹا ممنوع ہے، اور جس مرض کا علاج کھر میں نہیں ہو سکتا اس کے لیے بھی جا سکتی ہے۔ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اس کو چھوڑ دینا کتب، البتہ شوہر یا مالکان مکان یا عدت وقت میں شوہر کے زور و نکال دین یا مالک مکان کرایہ مانگے اور کرایہ نہیں دیا جہاں مال، آدم (حزوت) کو گھنٹا اندیشہ ہو تو مکان بدل سکتی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ 544۔ بہار شریعت جلد 2 صفحہ 242۔ الدر المنثور جلد 5 صفحہ 217، 225)

سوال 24: عورت کتنے دن عدت گزارے گی؟

جواب: عورت کی تین اقسام ہیں۔ (1) اگر شوہر فوت ہو گیا تو عورت چار مہینے دن دن عدت گزارے گی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِينَ يَمُوتُونَ مِنْكُمْ وَهَلْ يَكُونُ لَكُمْ وَأَوْلِيَا يُرَبِّعُنَ فِيْكُمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۝ (2) اور اگر عورت حاملہ ہو تو عدت وفات بچہ پیدا ہونے تک ہے اب چاہے بچہ ایک گھنٹہ پیدا ہو جائے یا نو مہینے بعد پیدا ہو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَأُولَآئِ الْأَحْمَالُ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ ۝ (3) اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس میں متحدہ جوڑتیں ہیں۔ (i) اگر عورت حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے تک عدت ہے جیسا کہ قرآن پاک کی تفصیل آیت میں گزرا۔ (ii) اگر عورت کو حیض آتا ہے تو عدت میں مکمل تین حیض کا گزرجانا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَالْمُطَلَّاتُ يَرْبِعُنَ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۝ (4) طلاق والیاں اپنی جاؤں کو روکے ہیں تین حیض تک۔ (2) اور درمیان 28 (2) اور عدت میں دو حیض شمار نہیں ہوگا جس میں طلاق دی گئی ہو۔ اگر تین حیض گزر جائے کہ بعد ہر مہینے تین حیض کا گزر جانا ہے۔ (iii) اگر عورت کو حیض آتا ہے تو عدت میں شوہر ہو یا عورت یا عورت کی عورت ہو چکی ہے کہ حیض آتا بند ہو گیا ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَالَّذِي يُسَيِّرُ مِنَ الْمُجْبِضِينَ مِنْ لَيْسَاتِكُمْ
إِنْ أَرَبْتُمْ قَبْلَهُ لَكُنَّ لَفْظَةً أَشْهَرُ وَالَّذِي لَمْ
يُحْضَنْ ۝

ہے۔ (پارہ 28، روحانی علاج ص 4)
البتہ اگر کوئی کو بخش نہیں آیا تھا اور وہ مہینے کے حساب سے عدت گزار رہی تھی کہ حیض شروع ہو گیا تو اب تین حیض ہی سے عدت پوری کر کے رخصتی کی۔ وفات کی عدت تو عورت کو بہر صورت گزارنی ہوتی ہے چاہے عورت چھوٹی عمر کی ہو یا زیادہ عمر کی، اور شوہر سے طلاق ہوئی ہو یا نہ ہوگی۔ البتہ طلاق کی عدت اسی صورت میں گزارنے پر ہے جب کہ عورت سے مرد کی خلوت ہوئی ہو اگر مرد دو عورت کی خلوت صحیح نہیں ہوئی تو عدت بھی نہیں ہوگی بلکہ عورت طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔

نوٹ: عدت کے حوالے سے مسائل معلوم کر کے لکھے: فتاویٰ رضویہ جلد 11، 12، 13۔ بھارتیہ جلد 2 صفحہ 234 کا مطالعہ فرمائیں

سوال 25: عدت کے دوران نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَن يَأْتِيَنَّهِنَّ نِكَاحٌ
فَرَوْضَةٌ ۝

اس آیت میں واضح بیان ہے کہ طلاق عورت کی عدت مکمل نہیں ہونے تک اور جب عدت طلاق ہے اس دوران کسی سے نکاح کرنا تو درکنار نکاح کا بیٹھنا بھی ناجائز ہے حتیٰ کہ اگر نکاح کر لیا تو یہ نکاح سرے سے جائز ہی نہ ہوگا۔ (طحاوی: فتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 268، انوار الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 342)

☆ متفرق مسائل ☆

سوال 1: اللہ تعالیٰ کو لفظ ”میاں“ کے ساتھ پکارنا یعنی اللہ میاں کو کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو لفظ میاں کے ساتھ پکارنا منع ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں میاں آقا بشوہر مرد و عورت میں نہ کدال، اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے لفظ کی نسبت کرنا درست نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی

شان کے نامناسب۔ مانی کا شائبہ موجود ہو اس وجہ سے علما نے کرامت اللہ تعالیٰ کو ”میاں“ کے لفظ کیساتھ پکارنے سے منع فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 613) (فتاویٰ امیر بیہدہ جلد 4 صفحہ 418)

سوال 2: بعض مرد حضرات بڑی بڑی موبچیں رکھتے ہیں ان کا کیا کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: موبچیں اتنی بڑی نہ رکھیں کہ حرام گناہ اور شرکیں، بوجھ و بوجھ و بوجھ کے بعد بیٹ پاک میں سے سرکارِ دو عالم ﷺ کے ارشاد فرمایا: بیشکر میں کی مخالفت کرو، و لایحیوں کو زیادہ دو کرو اور موبچوں کو خوب پست (بشمک) کرو۔ (صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ حدیث 611، صفحہ 916) اس لیے بڑی بڑی موبچیں رکھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

سوال 3: پیرہ پرسی (فخوڑس) کرنا کیسا ہے؟

جواب: موجودہ دور میں انشورس کا نظام شریعی لحاظ سے درست نہیں ہے بلکہ انشورس کرنا جائز نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے اس بارے میں مزید تفصیلی جواب کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔

(شرعی مسائل جلد 5 صفحہ 846) (فتاویٰ رضویہ جلد 17 صفحہ 365)

سوال 4: عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کا مزارات پر یا قبرستان جانا ناجائز ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں سوال پر چھاپا تو جواب دیا: بلکہ میں بات جائز یا ناجائز کے بارے میں نہیں جانتے بلکہ یہ کہ چھوڑ کر جانے کی تو اس پر سختی عمت ہوگی۔ خیر وادب واجب دھانے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسکے فرشتے سے پناہ دیتے ہیں اور جب گھر سے پلٹتی ہے تو سب طرف سے شایتمین اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے تو میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور جب واپس چلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی لعنت کیساتھ لوٹتی ہے۔ اب عورتوں کا مزارات پر جانا بھی ناجائز ہے کیونکہ بے حیائی بڑھ چکی ہے عورتوں کو چاہیئے کہ گھر میں بیٹھ کر ہی اولیاء کرام (رحمہم اللہ اسلام) کو ایصالِ ثواب کیا کریں۔ (فتاویٰ امیر بیہدہ جلد 65)

سوال 5: بھول لگن قبول کو کبہہ کرتے ہیں اور ان کو بوسہ دیتے ہیں ان کا کیا کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: قبر کو کبہہ قطعی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت سے ہو تو کفر ہے اور کفر کو بوسہ دینے میں

اختلاف ہے مگر چنانچہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 423)

سوال 6: دن کے ابتدائی حصے میں اور عصر کے بعد مغرب اور عشاء کے درمیان سونا درست ہے یا نہیں؟

جواب: دن کے ابتدائی حصے میں اور مغرب و عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 436) اور عصر کے بعد بھی مناس سونا چاہیے کہ حد تک پاک میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص عصر کے بعد سونے اور اس کی غسل جانی کرے وہ اس میں اپنے آپ کو بی بی ملامت کرے۔

(مسند ابویہ جلد 4، حدیث 4887، صفحہ 278)

سوال 7: جاناوروں کو آپس میں شراوانا (شٹارغ، بنیر، دھچک، کسد فیرہ) کی کڑائی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جاناوروں کو آپس میں شراوانا ناجائز و حرام ہے اور ان کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے کہ بلاوجہ بے زبانی کیلئے ایذا ہے، حد تک پاک میں ہے، سرکارِ عالم ﷺ نے جاناوروں کو کڑا ان سے منع فرمایا ہے (ترمذی شریعت جلد 1، حدیث 1148، صفحہ 828) (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 855)

سوال 8: کانڑو کا کرنا کیا؟

جواب: کانڑو کا کرنا جائز ہے اور جو شخص ان کے کشر میں شریک کرے تو وہ خود کانڑے (فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 285) قرآن پاک میں بھی اللہ ﷻ نے کانڑوں کو کرنا کرہی مخاطب کیا ہے۔ فصل بٹا ٹھسا (ابو داؤد، ص 30، کراہت 1)

سوال 9: جو جو تیس تھو تیس منڈ وانی ہیں یعنی پٹنگلک کر وانی ہے ان کے بارے میں کیا حکم ہے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جو جو تیس خواہ صورت بننے کیلئے اپنی آبر و منڈ وادی ہیں یہ ناجائز ہے حد تک پاک میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 596) تم پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنعمیم: جو جو تیس بال گودیں یا گودو آئیں، مونڈیں یا منڈ وائیں، اللہ ﷻ کی پیدا کردہ صورت کو بدلیں تو ان عورتوں پر لعنت ہے۔ (سنن ابی داؤد جلد 3، حدیث 5114، صفحہ 431)

سوال 10: اگر شوہر اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اور ایسا فعل کرنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کے لیے عورت کا دودھ پینا شرعاً منع ہے اور شدہ پگنا ہے جو ایسا کرے اس پر تو یہ مکرا لازم ہے لیکن اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 373) (فتاویٰ مہریت صفحہ 116)

سوال 11: سراسر (سیدک، وصول، باسری وغیرہ) کیا اعتقالاتی منشا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سراسر کہ اعتقالاتی منشا تھیں یا نہ ہیں اور یہی ہیں انکے اعتقالاتی منشا جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 436) (فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 129) (کراہت مہریت صفحہ 173)

سوال 12: مہر کے لیے سونے کی انگوٹھی اور دیگر دھاتیں (کانسی، تانبا، چاندی، لوہا) پہننے کے بارے میں کیا حکم ہے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک ملک کی ساڑھے 4 ماہ سے کم وزن کی مر کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی گت کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماہ سے زائد چاندی کی اور سونے، کانسی، تانبے کی انگوٹھی، مطلقاً ناجائز ہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (مہرود کے لیے کڑے اور بھٹے پہننا بھی ناجائز ہے۔)

سوال 13: بندہ کو کیش پ کھانا کیا؟

جواب: بندہ کو کیش پ کھانا ناجائز و منوع و گناہ ہے اور کہنے والا گناہ گار ہوگا۔ حد تک پاک میں ہے سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ کو کیش پ کھائے اس پر تو یہ واجب ہے کہ بندہ یہ طیبہ ہے، بندہ یہ طیبہ ہے (ابو داؤد، ص 30، کراہت 1) (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 855) (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 855)

سوال 14: مسلمان کانسی کا کرنا یا لکڑی کے یہاں ملازمت کرنا کیا؟

جواب: مسلمان اگر کسی کانسی یا لکڑی کے یہاں ملازمت کرے تو خرچ نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 422) یہاں تک مشورہ ہے کہ اگر کانسی یا لکڑی کے یہاں ملازمت کرے تو حق پہلے اس سے ملے کر لے کر وہ اسکے اسلامی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا، یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ تاکہ بعد میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سوال 15: کفار کو تقسیم کے ساتھ سلام کرنا کیسا؟

جواب: کفار کو تقسیم کیسا تھا سلام کرنا منع ہے اگر کرے گا تو کرنے والا شخص کافر ہو جائے گا۔

(الدر المنثور جلد 2 صفحہ 251)

سوال 16: قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر کیا؟

جواب: قبلہ کی طرف قصد (یعنی جان بوجھ کر) پاؤں پھیلا کر وہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یہ ہیں مصحف شریف، کتب شریعہ (یعنی کثیرہ وحدہ کی کتب) کی طرف پاؤں پھیلا کر وہ ہے، ہاں اگر کتاب میں اور پائی پر ہوں کہ پاؤں کھڑا کرنا (یعنی سیدھ) ان کی طرف نہ ہو تو جہنم میں بہت دور ہوں کہ کفر کا کتاب کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ کیا جائے تو جہنم میں ہوں اور بچوں کو بھی قبلہ رخ نہ لایا جائے کہ یہ بھی مکروہ ہے اور اگر بہت اس آسانے والے پر عام ہوگی۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 644)

سوال 17: خطبہ کیلئے جواز ان دی جاتی ہے اسکا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: خطبہ کی آذان کا جواب نہ ان سے دینا معتدلوں کو چاہئے نہیں۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 473)

سوال 18: شہبہ برامت میں آتش بازی کرنا کیسا؟

جواب: شہبہ برامت میں آتش بازی کرنا حرام ہے اور آتش بازی کا سامان بنانا اسکا بیعتنا اسکا خریدنا اور خریدنا، اس کا چلانا اور چلوانا حرام ہے مسلمان کو ایسے کاموں سے بچنا چاہئے اور اس بارکرت رات کو بڑھو اور حرام کاموں میں شائع نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ مسطورہ جلد 442) (۱-۲) (سنی زکریٰ صفحہ 78)

سوال 19: قرآنی آیات کا ترجمہ، احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے اقوال وغیرہ سمجھ کر دینے دوست، احباب کو بھیجنا کیسا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کہیں سمجھیں چاہئیں کیونکہ یہ ہم سے Delete ہو جاتے ہیں اور یہ قیامت کی نشانی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے قرآن مٹائے گا کیا یہ بات درست ہے یا نہیں؟

جواب: قرآنی آیات کا ترجمہ، احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے اقوال اگر مکمل حوالہ جات کے ساتھ اور علمائے اہلسنت کی تصدیق کے بعد دوست احباب کو سمجھ کر دے کر بھیجے جائیں تو بہت اچھی بات ہے، وہاں یہ سوال کے لوگ اسکو Delete کر دیتے ہیں اور اسے قیامت کی نشانی بتاتے ہیں تو ایسی کوئی

حدیث نہیں ہے جس میں فرمایا گیا ہو کہ انسان قرآن مٹائے گا بھیج حدیث مبارکہ اس طرح ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن پر ایک ایسی رات گرے گی کہ لوگ بیچ کر بیس گئے تو دیکھیں گے کہ قرآن کے حروف اٹھ اٹھ لے گئے ہیں اور یہ قرب قیامت میں ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 4037، 4038) صحیح حدیث مبارکہ یہ ہے جو بیان کر دی گئی ہے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے دوسو سال میں نہ پڑیں اگر اسلام تک صحیح Delete کرنا چاہیں تو اسے پڑھ کر ذلیف کر سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ویسے بھی سکول کالجوں میں پورے بھی تو اساتذہ کرام آیات مبارکہ لکھتے ہی پھر بعد میں مٹاتے ہیں تو کیا اس سب کفر آن کو مٹانے والا کہا جائے گا؟ اور اسکو قیامت کی نشانی کہنا درست نہیں، لیکن اگر کوئی اپنے سوا کمال میں برکت کیلئے احادیث مبارکہ یا دوسرے اسلام سمجھ کر کھنا چاہے تو بہت اچھی بات ہے اللہ ﷻ میں دوسو سال سے نجات عطا فرمائے۔

سوال 20: اگر کسی انسان کو راستے میں سے کوئی مال یا کوئی اور چیز ملے تو اسکا بارے میں کیا حکم ہے کہ اسے اٹھالیا جائے یا بھیج دینا چاہیے؟

جواب: پڑا ہوا مال کہیں سے ملے اور یہ خیال ہو کہ میں اسکے مالک کو تلاش کر کے دوں گا تو اٹھالینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی اسکے مالک کو تلاش کروں گا تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب (غالب گمان) ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع ہو جائے گی تو اٹھالینا بہتر ہے لیکن اگر وہ دھانچا ہے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اس پر اتنا مال نہیں ہوگا۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 473) (رد المحتار جلد 6 صفحہ 422)

سوال 21: اگر کسی انسان نے راستے سے مال اٹھالیا اور اگر مالک کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو تو اسکا بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: جس نے مال اٹھالیا اس پر لازم ہے کہ بازروں اور شارع عام اور مساجد میں اسے زائد تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش کرنا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کی بعد اسے اختیار ہے کہ لٹھ (یعنی راستے میں ملے والا مال) کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔ اگر مسکین کو دینے کے بعد مالک آگیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو چاہے نہ کرے یا نہ کرے اگر چاہے نہ کرے تو

ثواب پائے گا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے تو اپنی چیز واپس لے لے اور ہلاک ہوگئی ہے تو نادان لے گا، یا اختیار ہے کہ جس نے اہل اہلیا اس سے نادان لے لیا مسکین سے لے جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت جلد 2، صفحہ 475)

سوال 22: ایک شخص نے کسی کو چوری کرتے دیکھا تو کیا چور کے بارے میں مالک کو بتا سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اگر یقین غالب ہے کہ مالک بخیر ہے گا تو چور اس پر غلام کرے گا تو خاموش رہے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو مالک کو بتا سکتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 9، صفحہ 81) (بہار شریعت جلد 3، صفحہ 617)

سوال 23: اگر کوئی انسان غلطی سے گناہ کر بیٹھے اور بعد میں اپنے گناہ پر تادم ہوا اور اللہ تعالیٰ کا بارگاہ میں جنتی ہو چکی ہے تو کب اس کے لئے حکام کا قاضی کے پاس جا کر آئے یا جھگڑوں بزم جنت کرنا کہا ہے؟
جواب: کسی انسان نے گناہ کیا پھر ہے دل سے تائب ہو گیا تو اسے چاہیے کہ قاضی یا حکم کے پاس اپنے جرم کو اس لئے پیش نہ کرے کہ اس پر حد شرع قائم کی جائے کیونکہ یہ روایتی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 9، صفحہ 81) (بہار شریعت جلد 3، صفحہ 617)

سوال 24: اگر کوئی شخص کسی کو برائی کرتا دیکھتا ہے اور اسے مرنے سے منع کرنا چاہتا ہے مگر غالب ممالک ہے کہ منع کرنے کا تو قذف اور گواہی دے کر ہی ہو سکتا ہے تو اس صورت میں منع کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: امر بالمعروف کی کوشش میں ہیں۔ (1) اگر غالب گمان ہے کہ یہ اس سے کہے گا تو وہ انکسابت مان لے گا اور مرنے کی بات سے باز آ جائے گا تو امر بالمعروف (یعنی نیکی کی دعوت دینا) واجب ہے اسکو منع نہ کرنا جائز نہیں۔ (2) اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ وہ طعن طرح کی جہت با دے گا اور گالیوں دے گا تو منع نہ کرنا افضل ہے (3) اور اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے مارے گا اور یہ جہر نہ کر سکے گا یا انکی جہت سے قذف و سب یا پس منظر لائی ہو جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے (یعنی نیکی کی دعوت نہ دے اور برائی سے بھی منع نہ کرے بس دل میں رہا جائے) (4) اگر یہ غالب گمان ہو کہ اگر وہ اسے مارے گا تو یہ صبر کرے گا تو اسے چاہیے کہ مرنے کا کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے۔ (5) اور اگر یہ غالب گمان ہے کہ وہ اس کی بات نہ مانیں گے اور نہ ہی ماریں گے اور نہ ہی گالیوں دیں گے تو اب اسے اختیار ہے (کہ جو چاہے کرے) افضل یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرے (فتاویٰ عالمگیری جلد 9، صفحہ 80) (بہار شریعت

جلد 3، صفحہ 615) حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ غالب گمان ہے کہ اس کی کو برائی سے روکنا اسے اس برائی سے بچا سکتا ہے اور کسی قذف و سب کا خطرہ نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے لیکن اگر یہ غالب گمان ہو کہ کسی کو برائی سے منع کرے گا اور نیکی کا حکم دے گا تو قذف و سب کا ہوگا تو پھر خاموش رہنا بہتر ہے، اس صورت میں اس کے کام کو دل میں نہ اُٹھانے۔

سوال 25: اگر کسی شخص نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا پھر گناہ کیا تو کیا اس کے مذکرہ مالک سے ملنا چاہیے؟
جواب: اگر کسی شخص نے گناہ کرنے کا ارادہ کیا مگر اسکو نیکی نہیں دیکھا تو گناہ نہیں بلکہ اس میں بھی ایک قسم کا ثواب ہے جبکہ یہ بخیر کرنا یا کہ یہ گناہ کا کام ہے نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث مبارکہ سے ایسا ہی ثابت ہے اور اگر گناہ کے کام کا بالکل ارادہ کر لیا جس کو کفر کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عزم کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 9، صفحہ 80) (بہار شریعت جلد 3، صفحہ 615)

سوال 26: بعض لوگ مردے کا مرقا یا کبریا میں دفن کر دیتے ہیں ان کا ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟
جواب: ان کا ایسا کرنا حرام ہے اور مال کو ضائع کرنا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 14، صفحہ 655)

سوال 27: اگر کوئی شخص اور کسی کو اپنی توہین کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟
جواب: داڑھی کی توہین کرنا اور اسکا مذاق اڑانا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21، صفحہ 215)

سوال 28: بعض لوگ شجرہ اشیا کی لوگوں کو زیارت کرواتے ہیں اور ہر گودھ کھینے کے پیچھے وصول کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے کیا یہ بدعت ہے یا نہیں؟

جواب: شجرہ اشیا کی لوگوں کو زیارت کروانا اس سے برکت حاصل کریں یقیناً بہت اچھا کام ہے لیکن ان اشیا کو جو لوگ دیکھنے آئیں اس سے لینے پائے نا جائز ہے ہاں اگر انہوں نے مطالبہ نہیں کیا اور زائرین خود اپنی خوشی سے ہدیہ وغیرہ دے جائیں تو حرج نہیں۔ (راہل اہل صحت جلد 23، صفحہ 233)

سوال 29: اگر کوئی شخص نبی پاک ﷺ کے نام کی قسم کھائے یا والدین نبوی، بچوں کی قسم کھائے تو اس سے قسم ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: نبی پاک ﷺ کے نام کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی یا طرح نبوی، بچوں، تمہاری قسم، یا نبی قسم تمہاری جان کی قسم، مذہب کی قسم، دین کی قسم، عسکری قسم، عرش الہی کی قسم وغیرہ کی قسم کھانے سے قسم

نہیں ہوتی اور اللہ ﷻ کے نام کے واسطے اور کے نام کی قسم بھی شرعی قسم نہیں کہلاتی۔

(طحاہار شریعت جلد 2 صفحہ 302)

سوال 30: اگر کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں یہ کام نہ کروں گا اور بعد میں وہ کام کر لیا تو اسکے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھائی اور بعد میں تو وہی تو اب اسکو کفارہ دینا ہوگا کفارہ یہ ہے کہ (1) غلام آزاد کرے (2) نکل اس کا دودھیں بنے، جو تین ماہ سے زیادہ تک پینے جا سکتے ہوں۔ (3) یا مسلسل تین روزے لگا کر رکھے یعنی درمیان میں چھوڑ دینا سنا کہ نہ کفارہ ادا نہ ہو تو روزے رکھنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اسے مسکینوں کو کھانا کھانا یا کپڑے ہی پہنانے ہوں گے۔ قسم کے حزیہ مسائل معلوم کرنے کے لیے بہار شریعت جلد 2 صفحہ 305 اور احقر مائیں۔

سوال 31: بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تمہیں میری قسم ہے یا تمہیں خدا کی قسم ہے کہ یہ کام نہ کرنا یا تمہیں میری قسم ہے کہ میرا کام کرو اس صورت میں تمہیں ہوجاتی ہے یا نہیں؟

جواب: دوسرے کی قسم دالنے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم ہے کہ یہ کام کرو تو اس کے کہنے سے اس پر قسم نہ ہوتی یعنی کام نہ کرے گا یہ کہ تو کفارہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ شرعی قسم نہیں ہے ہاں اگر کسی نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میرا کام کرو یا اس کے کہا ہاں مجھے قسم ہے کہ میں تمہارا کام کروں گا یا کرواؤں گا تو اب یہ شرعی قسم ہوگی بلکہ اب اگر کام نہیں کرتا یا کروا دیتا تو پھر اس قسم کا کفارہ دینا لازمی ہوگا۔

سوال 32: اگر کوئی شخص یہ شرعی قسم کھائے کہ میں کفارہ استعمال کرنا حرام ہے تو اسکے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے مثلاً کھانے کے کفارہ یا چیز جو حرام ہے تو اس کے کہہ دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہوگی کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہو اس کو کون حرام کر سکتا ہے مگر اس کے استعمال کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ قسم ہے۔

(بہار شریعت جلد 2 صفحہ 302)

سوال 33: اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ تجھ سے بات نہ کرنا مجھ پر حرام ہے اور بعد میں اس سے بات بھی کر لیتا ہے تو اب اسکے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر شرعی قسم کھائی اور بعد میں تو وہی ہے تو کفارہ دینا لازمی ہوگا۔ (بہار شریعت جلد 2 صفحہ 302) یہاں پر ایک بات کو سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم شرعی قسم ہوتی ہے اگر اسکو تو دیا تو کفارہ لازم آئے گا جسے نہ کر غیر خدا کی قسم کھائی تو یہ قسم کھانا مکروہ ہے اور یہ شرعی قسم نہیں ہے یعنی اسکو توڑ دینے سے کفارہ دینا لازم نہیں ہوتا۔

سوال 34: عزم الحرام میں کالے رنگ کے کپڑے پہنانا کیا؟

جواب: عزم الحرام میں کالے رنگ کے کپڑے پہنانا سوگ کی غلامت ہے اور سوگ حرام ہے اور یہ روافض کا طریقہ ہے اس لیے عزم الحرام میں کالے رنگ کے کپڑے نہ پہنیں جائیں۔

(امکا مثریعت صفحہ 144) (مرآۃ المناجیح جلد 2 صفحہ 510)

سوال 35: روافض (شیعوں) کی مجلس میں جانا اور ان کے سرخیموں وغیرہ منادیاں گئی یا ناکھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: روافض کی مجلس میں جانا اور ان کے نوے مرعہ وغیرہ و منادیاں جان کی ناپاکی چیز کھانا منج ہے اور انکی مجلس میں جانا سخت محلوں سے اور اس میں شرکت موجب اجتناب ہے اس سے بچنا چاہیے۔

(امکا مثریعت صفحہ 144)

سوال 36: عاشق و مشوق آپس میں جو ایک دوسرے کو تحائف وغیرہ دیتے ہیں اسکے بارے میں کیا حکم ہے کہ یہ چیز پہنچا دیا جائے؟

جواب: عاشق و مشوق آپس میں جو ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں یہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے اور یہ کام گناہ و کبیرہ قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(لمحرار النجی جلد 6 صفحہ 441)

سوال 37: بطل غفور الدین نام کھانا کیا؟

جواب: ظاہر ہے نام رکھنا نہیں ہے کہ یہ مقدسات قرآنیہ سے ہیں جن کے متعلق معلوم نہیں اس لیے ان

ناموں سے استرا (یعنی بیجا) لازم ہے (لفظ غلام کے اضافہ سے یہ نام رکھتے ہیں جیسے کہ تمام بیٹیں، غلام (بطر) اور غفور الدین نام بھی نہ رکھا جائے کہ مفتی کی مٹانے والا، چھپانے والا، تو غفور الدین کے مفتی ہونے دین کو طائے والا، اس لیے ایسے نام نہ رکھیں جائیں۔ (اعجاز مکتبہ صفحہ 90)

عدنی انتقام واجب ہے کسی لڑکا یا لڑکی کا نام نہ رکھنا جو قتل عام اہلسنت و شافعی اہلسنت سے رابطہ فرمائیں ان سے عرض کریں کہ آپ کوئی نام ارشاد فرمادیں تو وہ نام رکھیں ان شاء اللہ ﷻ اسکی برکتیں ضرور حاصل ہوں گی۔

سوال 38: اگر والدین نے اپنے لڑکے یا لڑکی کا غلط نام رکھ دیا ہو تو اکتوبر تک رکھتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر والدین نے لڑکے یا لڑکی کا نام غلط رکھ دیا ہو تو اسے تبدیل کر سکتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے پاؤں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے نام جیسے رکھا کرو۔ (بخاری و ابوداؤد جلد 3 حدیث 1513 صفحہ 550)

سوال 39: بشریت نے عورتوں کیلئے زیورات کو پہننا جائز کیا ہے لیکن اب مرد بھی زیورات پہنتے ہیں اور کان بھی چسپاں داتے ہیں اور اس میں بالیاں پہنتے ہیں ان کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: عورتوں کیلئے زیورات پہننا اور کان چسپاں دانا جائز ہے۔ مردوں کیلئے یہ یعنی زیورات پہننا اور کان چسپاں دانا اور کانوں میں بالیاں پہننا ناجائز حرام ہے۔

(بہار شریعت جلد 3 صفحہ 506) (الدر المختار جلد 9 صفحہ 639)

سوال 40: اگر کسی انسان پر غسل واجب ہو جائے اسکے لیے اس حالت میں بال منڈوانا اور ناخن کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حالت جنابت میں بال منڈوانا اور ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ ماہنامہ نبی جلد 9 صفحہ 89) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 585)

سوال 41: عینہ، ہتھ، ہاؤں اور پیٹھے پر جو بال ہوں ان کو صاف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: عینہ اور پیٹھے کے بال منڈوانا یا کترا دانا اچھا نہیں، ہاتھ اور پیٹ کے بال صاف کر سکتے ہیں۔

(فتاویٰ ماہنامہ نبی جلد 9 صفحہ 89) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 585) (الدر المختار جلد 9 صفحہ 670)

سوال 42: ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ہاتھ کے ناخن کاٹنے کا طریقہ: دہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ کی کلر کی انگلی سے شروع کریں اور پھٹھٹھ پائے ختم کر دیں پھر بائیں پھٹھٹھ پائے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کریں، اس کے بعد دہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں، اس وقت اس دور میں دہنے ہی ہاتھ سے شروع ہو گا اور دہنے ہاتھ پر ہی ختم ہو گا۔

پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ: پاؤں کے ناخن کاٹنے میں کوئی ترتیب متقل نہیں بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خدال کر کے اسی ترتیب سے اسی ترتیب سے ناخن کاٹیں یعنی دہنے (سیدھے) پاؤں کی پھٹھٹھ پائے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کریں، پھر بائیں کے انگوٹھے سے شروع کر کے پھٹھٹھ پائے ختم کریں۔

(فتاویٰ ماہنامہ نبی جلد 9 صفحہ 88) (الدر المختار جلد 9 صفحہ 970)

سوال 43: ناخن جو کہ دن کی کاتے جائیں یا اس سے پہلے بھی کات سکتے ہیں؟

جواب: جو کہ دن کا ناخن مستحب ہے۔ حدیث مبارکہ میں اسکی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے، لیکن اگر کسی شخص کے ناخن کافی زیادہ بڑھ گئے ہوں تو وہ جو کہ دن کا احتیاط نہ کر کے ناخن بڑے ہوں اچھا نہیں کیونکہ ناخن کا بڑے ہونا کھچنی رزق کا سبب ہے۔

(فتاویٰ ماہنامہ نبی جلد 9 صفحہ 88) (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 582)

سوال 44: بعض لوگ جب بھی کریم ﷺ کا نام لکھتے ہیں تو مکمل درود شریف نہیں لکھتے بلکہ س، م، سلم، SAWW اور صحابی اور ولی کے نام کے ساتھ ” ” ” ” ” لکھتے ہیں اور جن کا نام محمد ہو اس پر ” ” ” ”

بنادیتے ہیں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: درود شریف کی جگہ (س، م، سلم، SAWW) وغیرہ لکھنا ناجائز حرام ہے مکمل درود پاک لکھنا چاہیے اسی طرح صحابی کے نام کے ساتھ ” ” ” ” ” اور ولی کے نام کے ساتھ ” ” ” ” ” لکھنا بھی منع ہے اور جس کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین ہوں تو میں ان ناموں پر ” ” ” ” ” بنانا بھی منوع ہے۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 534) (خطا و تشریف جلد 1 صفحہ 6)

سوال 45: اگر کوئی شخص سب کے سامنے برے کام کرتا ہے اور اسے کوئی پرواہ نہیں کر کوئی اسے کیا کہے گا ایسے شخص کے کاموں کے بارے میں کیا کوتاہی مت ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص اطلاع نہ رکھتا ہے اور اسکو اسکی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو ایسے شخص اور اسکی حرکات کا کسی کو تاہم فہمیت نہیں حدیث پاک میں ہے جس نے حیا کا حجاب (پردہ) اپنے پیروں سے ہٹا دیا، اسکی فہمیت نہیں مگر اسکی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ظاہر نہ کیا جائے کہ یہ عینیت میں داخل ہے۔ (الدر المنثور جلد 9 صفحہ 674)

سوال 46: کبوتر پالنا کیا ہے؟ اور اگر کسی شخص نے کبوتر پالے ہوں اور ان کو اڑانے کیلئے چھت پر چڑھتا ہو جس کی وجہ سے بے پروائی ہوتی ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر پالنا اگر اڑانے کیلئے چھت پر چڑھتا ہو اور اگر کبوتروں کو اڑانے پر چڑھتا ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی فضول چیز ہے اور اگر کبوتر اڑانے کیلئے چھت پر چڑھتا ہے جس کی وجہ سے بے پروائی ہوتی ہے یا اڑانے میں لگتا ہے یا چھت پر چڑھتا ہے جن سے لوگوں کی جان، مال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو یہ جاننا حرام ہے اسکو خفی کے ساتھ منع کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 855)

سوال 47: اگر کسی شخص کو خطبہ کے دوران چھپکے آجائے تو اسکا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟
جواب: اگر خطبہ کے دوران کسی کو چھپکے آئی تو سننے والا اسکو جواب نہ دے۔ (نہدی فی البیہ جلد 9 صفحہ 40)
سوال 48: اگر مزارات پر کرک لوگ آجائے تو حرام کام کریں تو اس سے صاحب مزار کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلاشبہ صاحب مزار کو تکلیف ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی تو یہ کفر ماری ہے ورنہ جس جہل قدر نفوذ ہوتے تھے وہ اب کہاں۔

(مکتوبات اعلیٰ حضرت جلد 3 صفحہ 383)
سوال 49: کھانا کھاتے وقت اچھل باتیں کرنا کبھی؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کھانا کھائے تو خاموش ہو کر کھانا چاہیے، اس دوران باتیں نہیں کرنی چاہئیں، کیا یہ بات درست ہے؟
جواب: کھانا کھاتے وقت نہ بولنے کی عادت نبیوں (یعنی انفس پرستوں) کی بنا اور مردہ ہے اور لغو (فضول) باتیں کرنا ہر وقت مکروہ ہے اور ذکرِ رب (اچھی باتیں کرنا) کرنا یہ جائز ہے۔

(مکتوبات اعلیٰ حضرت جلد 4 صفحہ 448)

سوال 50: اکثر لوگوں سے جب ملاقات ہوتی ہے تو وہ کسی شخص کے بارے میں کہتے ہیں کہ کفار کو میرا سلام کہنا کیا اس طرح سلام کہنا درست ہے؟ اور اگر درست ہے تو جس کو سلام پہنچایا گیا تو وہ سلام کے جواب میں کیا کہے؟

جواب: سلام پہنچانا درست ہے کسی نے کہا کہ کفار کو میرا سلام کہہ دینا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے۔ اور جب اس نے سلام پہنچایا تو وہ شخص جواب یوں دے کہ پیغمبر اس پہنچانے والے کو پھر اسکو بعد اس کو جس نے سلام پہنچایا ہے جواب میں کہئے کو علیک وعلیہ السلام۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 463)

سوال 51: بعض لوگوں کو جب سلام کیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ کا اشارہ سے یا آنکھوں کے اشارہ سے جواب دے دیتے ہیں مندر ہے جواب دینے کی اس طرح اشارہ سے سلام کا جواب ہو جاتا ہے؟

جواب: اعلیٰ یا فاضل سے سلام کرنا ممنوع ہے حدیث پاک میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ ہو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہے اور یہودیوں کا سلام پتیلیوں کے اشارہ سے ہے۔ (تذیٰ خریف جلد 2 حدیث 593، صفحہ 249) بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوتا ان کو مندر سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 464)

سوال 52: بعض بڑی عمر کے لوگوں کو جب چھوٹی عمر کے لوگ سلام کرتے ہیں تو وہ جواب میں "جیتے رہو" کہہ دیتے ہیں اسکا بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر جگہ یہ طریقہ کہہ کر چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے "جیتے رہو" سلام کا جواب نہیں ہے بلکہ یہ جواب جاہلیت میں عطا فرمایا کرتے تھے وہ کہتے تھے خلیاک اللہ، اسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں کو علیک وعلیہ السلام کہنا چاہئے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 465)

سوال 53: اگر کوئی شخص کسی کے یہاں کھانے کی دعوت پر گیا اور کھانا کھاتے وقت سائل اسکیا تو کیا اس سائل کو یہ شخص چھپکھانا دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے یہاں کھانا کھاتا ہے اور اس سے سائل نے مانگا تو اسکو یہ جائز

سوال 61: بایں میں سے پہلی ہندی اور کا لاکھ کیا ہے؟

جواب: دارلہی اور سر کے بالوں کو رنگنا مستحب ہے جیسا کہ کثیر احادیث مبارکہ اور فقہ کی مہارت سے ثابت ہے لیکن احادیث مبارکہ میں سیاہ رنگ کو استعمال کرنے کی شدت سے ممانعت فرمائی گئی ہے جیسا کہ (1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: "سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ایسی قوم ہوگی جو آخری زمانے میں سیاہ خضاب لگائے گی کی توڑوں کے سینے جیسا اور وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔" (سنن ابوداؤد، جلد 5، حدیث 810، صفحہ 274) (2) حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے سیاہ خضاب لگایا تو قیامت کے دن اللہ ﷻ اس کا چہرہ سیاہ کر دے گا۔" (مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 183، شرح بحار، جلد 6، صفحہ 414) (3) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سر کا درو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زرد رنگ مومن کا خضاب ہے سر نہ رنگ مسلمان کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کا لڑکا خضاب ہے۔" (مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 183، شرح بحار، جلد 6، صفحہ 414)

ان تمام احادیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ کالا خضاب لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ ہندی کی صورت میں ہو یا کالا کو لائی صورت میں ہو یا کوئی اور صورت میں ہو: جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو چیز بالوں کو سیاہ کرے وہ خود اور بائبل ہو یا ہندی یا کوئی تیل، غرض بالکل بھی بوسبب ناجائز و حرام اور ان فحیوں میں داخل ہے (جو ان کی مخالفت میں وارد ہوئیں) (خلاصہ فتاویٰ، جلد 10، صفحہ 50)

سوال 62: آن کل بہت سارے جوان خصوصاً کوئی کے لیے سر کے بالوں کو لائی کر دیتے ہیں شرماس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جسمانی اعتبار سے انسان کو ایک مخصوص مہارت اور بناوٹ عطا فرمائی ہے اس طرح دیگر اعضا کے درمیان یا ان اعضا کے اجزاء کے درمیان ایک حد تک رنگ کا فرق بھی رکھا ہے جیسا کہ ہونٹ، ہتھیلی، بازو یا ٹکڑ اور بالوں کے درمیان فرق واضح ہے ان اعضا یا اجزاء پر دن کو اس طرح مختلف شکلوں اور متفرق رنگت کے ساتھ پیدا کرنا یقیناً عظیم حکمت الہیہ کا نتیجہ ہے شیطان لعن نے اسی حکمت الہیہ کے خلاف تحریک چلائے کہ دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مرد و مقرر دے جانے کے بعد اس نے کہا تھا: وَلَا تَسْخَرُوا مِنْهُمْ فَيَسْخَرُوا مِنْكُمُ الْغَلِيظُ ۚ إِنَّكُمْ كُنتُمْ مِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۚ

کردہ صورت کو بدل دالیں گے۔ (پارہ 5 سورہ اشاعت 119) اس آیت مبارکہ اور اسکی متعدد تفاسیر کی رو سے دیکھا جائے تو قید کے اجزاء کی قدرتی بناوٹ اور ان کی رنگت میں تبدیلی شیطانی منصوبہ کی تکمیل ہی معلوم ہوتی ہے۔ یہ طریقہ ہاتھ سے کرنا کل کے سنت کے نفی، فحش، زہیب و ذہبت اور خصوصاً کے لیے اختیار کے خلاف ہے اور خصوصاً کو اللہ ﷻ پسند فرماتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ خصوصاً ہی اس لیے اللہ ﷻ کے نزدیک وہی محبوب ہوگی جو نفسانی خواہشات اور شیطانی منصوبہ بجا کر ہی بدی سے پاک ہو اس لیے ہمارے نزدیک وہ لوگ نہیں اللہ ﷻ سے سیاہ بال عطا فرمائے ہیں اور انہیں جہنمی خصوصاً کی کیلئے تہذیبوں کی ضرورت نہیں پڑتی انہیں اپنے بالوں کو لائی کر دینے سے بچنا چاہیے۔ ہاں! جن کے بال عید ہو گئے ہیں انہیں چونکہ خود شریعت مطہرہ نے بالوں کو لگنے کی اجازت دی ہے اور سیاہ خضاب کے علاوہ دیگر رنگوں کا حکم فرمایا ہے لہذا وہ لوگ اپنے بال رنگ سکتے ہیں۔ (انوار اللہ، جلد 1، صفحہ 528)

سوال 63: ربیع الاول میں عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جلوس نکالنا اور چراغاں کرنا کیسا؟ بعض لوگ اسکو سراف اور جائز کہتے ہیں؟

جواب: موجودہ دور میں جلوس نکالنا اور چراغاں کرنا، اظہار شہرت اور دین کی شوکت کے اظہار کے معروف و مردم طریقے ہیں، جیسے جلوس میلاد النبی ﷺ، یوم شوکت اسلام کے نام پر جلوس، جلوس عفتت صحابہ وغیرہ ان طرح شادی، نکاح وغیرہ تقریبات میں اظہار شہرت کے لیے بھی چڑھا کر اٹھایا جاتا ہے اور مومن کی نگاہ میں آمد مصطفیٰ ﷺ، ولادت مصطفیٰ ﷺ اور ولادت مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر کسی دینی خوشی اور سعادت کا تصور نہیں کیا جاسکتا، میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں جلوس نکالنا اور چراغاں کرنا جائز اور مستحب امور ہیں اور چونکہ اس سراف اور جائز قرار دے دیے ہیں وہ علما ہیں کیونکہ سراف کے معنی یہ ہیں کہ جائز کام میں رقم خرچ کی جائے یا ایسے کام میں رقم خرچ کی جائے جس کا مقصد صحیح شدہ و مثلاً ستمنا کا وغیرہ ناجائز کاموں میں خرچ کرنا یا اپنی رقم کو دنیا میں پیچیدگی دینا یا جلا دینا وغیرہ یہ صورتیں اسراف کی ہیں نیکی میں خرچ کرنا اسراف نہیں ہے لیکن یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ بے لگ صرف ربیع الاول کے مہینے میں ہی جلوس نکالے اور چراغاں کرے یا ہر عرصہ میں کیوں کر دے؟ حالانکہ شادیوں اور دیگر تقریبات میں اور ان کے بھی جلوسوں اور تقریبات میں بھی چراغاں کیا جاتا ہے اس کے

شریعت میں انکی ممانعت نہ آئی ہو۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے مسلمانوں میں کسی ایک طریقہ کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس شخص نے مسلمانوں میں کسی نئے طریقہ کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہوگی۔“ (صحیح مسلم، کتاب اطعمہ، ج 6، صفحہ 6676، 409) جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: وَمَا سَنَكْتُ عَنْهُ وَلَهُمْ عَمَلًا عَمَلَهُ یعنی جس چیز سے شریعت خاموش اختیار کرے وہ چارز ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد 2، حدیث 3357، صفحہ 396) مراد یہ ہے کہ اگر چارز عمل سے شریعت نے منع نہ فرمایا ہو تو اسے کرنا جائز ہے، شب براء کی رات رات جاگنے اور افواہل پڑھنے سے شریعت نے منع نہیں فرمایا، لہذا یہ جائز ہے اور حدیث پاک میں تو اس رات میں عبادت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے جیسا کہ (1) حضرت علی ؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شبان کی پندرہویں رات آئے تو اس میں قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اس رات سورج کے غروب ہوتے ہی اللہ ﷻ کی رحمتیں آسمان دنیا پر نازل ہوتی ہیں اور اللہ ﷻ کی طرف سے تمہارا آئی ہے، ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟ ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا (ماری رات یہ تیرہ آئی ہے) یہاں تک کہ فرط طمع ہو جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد 1، حدیث 1377، صفحہ 438) حضرت عائشہ ؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں: ایک رات میں حضور ﷺ کو نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی کیا کہتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں ہیں (وہاں پر آپ نے فرمایا) اللہ ﷻ پندرہویں شبان کی رات کو آسمان دنیا پر (جیسا کہ انکی شایان شان ہے) نازل فرماتا ہے اور تفریقہ بنی ملک بنی بکریوں کے بالوں سے بھی تیرہ روزہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (ترمذی جلد 1، حدیث 718، صفحہ 403) معلوم ہوا کہ اس رات میں جاگنا، عبادت کرنا اور قریحان جانا سنت رسول ﷺ ہے نہاں وہ لوگ جو اس رات جاگ کر آتش بازی کرتے ہیں، اور لوگوں کو لذت دیتے ہیں وہ سخت گناہگار اور مذنب الہی ﷻ کے مقتدر ہیں لیکن ان کی وجہ سے

انھیں اعمال کو بدعت قرار دینا سخت نا انصافی ہے اس طرح شادیوں پر آجکل جو زلفات ہوئی ہیں سب کو معلوم ہیں لیکن کوئی بھی نہیں کہتا کہ شادیاں کرنا ہی چھوڑ دو کیونکہ ضابطہ یہ ہے کہ کسی ایسے کام میں لوگ برائی پیدا کریں تو لوگوں کو اس ایسے کام سے روکنے کے بجائے ان کو نکلنے سے منع کیا جائے گا۔ مثلاً اگر کوئی غلو نماز اور کثرت ہے تو اسے نماز سے روکنے کے بجائے غلطی سے روکیں گے اس طرح اگر بعض جہاد (جاہل لوگ) کسی مزار پر جا کر سجدہ کرتے ہیں تو لوگوں کو مزار کی حاضری سے روکنے کی بجائے جہاد کو سجدہ کرنے سے منع کریں گے اس طرح حسب براء میں اگر کوئی خلاف شرع کام کرتا ہے تو اسے اس پر عمل سے روکیں گے نہ کہ اس وجہ سے اسکو بدعت و ناجائز قرار دیں گے۔

سوال 66: مال حرام کے کیا شرعی احکام ہیں؟

جواب: حرام مال کی دو صورتیں ہیں (1) ایک وہ حرام مال جو پوری بدعت اور انھیں سے دیگر ذرائع سے ملا ہوا سکوا حاصل کرنے والا اسکا اصل مال یا کبھی نہیں بنتا اور اس مال کیلئے شرعاً فرض ہے کہ جس کا مال ہے اسی کو لوٹا دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو اس کے وارثوں کو دے اور ان کا پانچویں نہ چلے تو بلا مینیت ثواب (یعنی ثواب کی نیت کیے بغیر) فقیر کو بلا مینیت صدقہ دے (2) دوسرا وہ حرام مال جس میں قبضہ کر لینے سے ملک غنیمت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقیدہ فاسد کے ذریعہ حاصل ہوا ہو جیسے دوا دھمی موٹے نمونے کا پیشی کرنے کی اجرت وغیرہ اس کا بھی وہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مال یا کبھی اسکے دواہ ہی کو لوٹنا دفرش نہیں دلا فقیر کو بلا مینیت ثواب صدقہ میں دے سکتا ہے۔ البتہ انھیں یہ ہے کہ مال یا کبھی وراثت دین کو لوٹا دیا جائے۔

(فتاویٰ ہندیہ جلد 23، صفحہ 551، 552)

سوال 67: دوا دھمی موٹے کی اجرت لینا کیا ہے؟

جواب: دوا دھمی موٹے، حرام ہے یہ مال نہ کرنا بھی حرام ہے کسی سے کروا بھی حرام اور انکی اجرت بھی حرام ہے۔ (فتاویٰ دوقانون جلد 1، صفحہ 259)

سوال 68: پانچ دوا دھمی موٹے، موانع (مثلاً پیدائش کے بعد حقیقہ رسم رسم اللہ، رسم آئین، اور رسم ردوہ کشانی وغیرہ) پر ملے والی رقم اور تحائف کو اللہ بن استعمال میں لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: فقہا کرام نے اس کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) کسی تقریب اور خوشی کے بغیر بالغ کسی نے کوئی چیز دی اور وہ چیز کھانے پینے کی ہو یا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر دینے والے کے انداز سے معلوم ہو کہ خاص ایسے کو ہی دینا مقصود دینے والا دین اس میں سے نہیں کھاسکتے اور اگر دینے والے کے انداز سے معلوم ہو کہ بچے کے ہمارے والدین کو دینا مقصود ہے تو وہ کھاسکتے ہیں۔ (2) کسی تقریب اور خوشی کے بغیر بالغ کسی نے کوئی چیز دی اور وہ چیز کھانے پینے کی نہ ہو اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ والدین اس کو بلا ضرورت استعمال نہیں کر سکتے اور ضرورت ہو تو بلکہ ضرورت استعمال کر سکتے ہیں۔ (3) بچے کی والدت کی تقریب اس کی خوشی میں جو تھا نف (رقم)، لباس، اور دیگر اشیاء، دی جاتی ہیں۔ ان میں جن چیزوں کے متعلق معلوم ہو کہ یہ صرف بچے کے لیے ہیں (جیسے چھوٹے کپڑے) تو وہ صرف بچے کیلئے شمار ہوں گے اور جو چیزیں بچے کیلئے خاص نہ ہوں وہ والدین کیلئے شمار ہوں گی (جیسے رقم، اور بڑے کپڑے وغیرہ) (4) والدت کے علاوہ دیگر تقریبات (رحم بسم اللہ، روزہ، شادی وغیرہ) میں جو تھا نف آتے ہیں، ان میں جو چیزیں بچوں کیلئے خاص کر کے دی جاتی ہیں (جیسے ان کے مناسب کپڑے یا کھلونے) وہ انہی کے شمار ہوں گے، اور دیگر چیزیں (رقم وغیرہ) میں عرف اور رواج دیکھا جائے گا، اگر عرف میں وہ چیزیں بچے کی شمار ہوگی ہوں تو کسی اور کے لیے ان کا استعمال درست نہیں ہوگا اور اگر عرف میں وہ بچے کی شمار نہ ہوگی ہوں تو پھر وہ والدین کیلئے ہیں (مطابق ہاشمیہ جلد 3 صفحہ 78) (ذرائع الہی جلد 1 صفحہ 509)

سوال V.C.R. T.V:69: ملے ہوئے وغیرہ ٹھیک کر کے روزی کھانا کھلا ہے کیا حرام؟

جواب: V.C.R, T.V: وغیرہ مثلاً آلا ہیں، ان سے جائز کام بھی لے جاتے ہیں اور ناجائز کام بھی یہ صرف حرام کام کے لیے استعمال نہیں ہوتے اور نہ جنس نکالنا کاموں کیلئے لے جاتے ہیں جس طرح بھری اور بند کو وغیرہ جیسے آلات سے جھاڑی کیا جاتا ہے اور اپنے ذاتی کاموں اور فکارس میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں اور انہی سے انسان نقل کرنے والا اہل قبیح بھی کیا جاتا ہے، بالہا، اجزائے صرف معصیت (گناہ) کے لیے متعین نہ ہوں، ان کا نا اور مرمت کرنا جائز ہے V.C.R, T.V: وغیرہ کی مرمت کرنا بھی جائز ہے، اسی طرح ان کی مرمت کی اجازت بھی جائز ہے۔ (ذرائع الہی جلد 1 صفحہ 218)

سوال 70: چاند گرہن اور سورج گرہن کی کیا شرعی حیثیت ہے؟ عام زندگی میں سورج گرہن اور چاند گرہن کے وقت مختلف نظریات اور خیالات عوام الناس کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں بالخصوص سورج اور چاند گرہن کے وقت جو عوامی ایام میلے سے گزر رہی ہوتی ہیں لوگوں کے خیال کے مطابق حاملہ عورتوں کو ان دونوں میں سے بد حالینا پانچے یا پٹنے پھر تے رہنا چاہیے اور سورج اور چاند کے سامنے نہیں آنا چاہیے وغیرہ وغیرہ مگر سورج اور چاند گرہن مکمل طور پر ختم ہو جائے، ان باتوں کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: چاند گرہن اور سورج گرہن کے متعلق لوگوں کی جو توہمات ہیں انکی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ پہلے معاشرہ عرب میں بھی اسی قسم کی توہمات پائی جاتی تھیں لیکن نبی کریم ﷺ نے اسے رد فرما دیا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، حضرت وغیرہ بن شیبہ ؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ ﷻ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گھٹن لگتا ہے اور نہ حیات کی وجہ سے، جب تم یہ نشانیاں دیکھو تو اللہ ﷻ سے دعا کرو، اور نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔ (صحیح مسلم کتاب النکاح جلد 2، حدیث 2018، صفحہ 734) مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سورج اور چاند گرہن کا کسی شخص کی موت وحیات اور دیگر حوادث سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ اللہ ﷻ کی قدرت کا ملکہ کا ایک اظہار ہے کہ چاند اور سورج جیسی بڑی بڑی طاقتیں بھی اس کے قبضہ و قدرت میں ہیں اور جب وہ ان کو ٹوٹ کر سکتا ہے تو ان انسان کی اس کے حضور کیا محال اور طاقت ہے؟ سورج اور چاند گرہن کو کسی بیماری یا نقصان اور خطرات کا باعث قرار دینا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ کبھی لحاظ سے اس کے بعض اثرات انسانی جسم اور صحت پر مرتب ہوتے ہوں لیکن شریعت مطہرہ میں سورج گرہن کے ساتھ ان باتوں کا کوئی تصور نہیں دیا گیا اسی طرح گرہن کے بارے میں یہ سمجھنا کہ شرما اس کے اثرات حاملہ عورتوں پر مرتب ہوتے ہیں یہ بھی محض توہمات ہیں اور بالظاہر یہاں کا حصہ ہے سورج اور چاند گرہن شرعی نقطہ نظر سے انسان کے معمولات زندگی میں قطعاً مائل نہیں ہوتے البتہ وقت بوقت استغفار اور ذکر واذکار کا کلمہ ہے۔

☆☆☆ عقیقہ کے مسائل ☆☆☆

سوال 71: بچے کا عقیدہ کرنا کس دن بہتر ہے؟

جواب: عقیقہ کئےے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو چودھویں یا اکیسویں دن اگر ان میں بھی نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں ساتواں دن یا تین سات دن کا لحاظ رکھنا جائے یہ بہتر ہے اور اگر یا دوسرے طر اس طر کریں کہ جس دن بچہ ہوا ہے اس دن کو یا دیکھیں، اب اس سے ایک دن پہلے جو دن آگے کا دوسرا دن ہوگا، مثلاً جمعہ کو یا ہوا تو بھارت ساتواں دن ہے اور اگر مہینے کو یا ہوا تو بھارت ساتواں دن ہوگا۔ (طہطا) قدی رضی 20 صفحہ 586 (بہار یت جلد 3 صفحہ 358)

سوال 72: اگر کیا لڑکی کے عقیقہ میں کتنے جانور ذبح کرنے چاہئیں؟

جواب: بڑے کے عقیقہ میں دو جانور اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور ذبح کرنا چاہیے۔ حضرت ام گرز کعبہ رضی سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے کی طرف سے دو بھریاں (یا بکرے) جو کفایت کرنے والے ہوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بھری (یا بکر) ہے۔ اگر لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے کرنے کی استطاعت نہ ہو تو ایک بکرہ بھی کر سکتے ہیں، عقیقہ ہوجائے گا۔ (طہطا) قدی رضی 20 صفحہ 586 (بہار یت جلد 3 صفحہ 357)

سوال 73: اگر عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ کھا سکتے ہیں؟

جواب: عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا، دادی، ماما، مانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔ یہ عام میں غلط شبہور ہے کہ بچے کے ماں، باپ، دادا، دادی، ماما، مانی کو کھت نہیں کھا سکتے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ (قدی رضی 20 صفحہ 586) (بہار یت جلد 3 صفحہ 357)

سوال 74: عقیقہ کے گوشت کی ہڈیاں توڑا کیسا؟

جواب: عقیقہ کے گوشت میں بہتر ہے کہ اس کی ہڈیاں توڑی جائیں بلکہ ہڈیوں سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچہ کی سلامتی کی نیک فانی (یعنی نیک شگون) ہے اور اگر ہڈیاں توڑ کر گوشت بنایا جائے تو اس میں حرج نہیں۔ (بہار یت جلد 3 صفحہ 357) (قدی رضی 20 صفحہ 586)

سوال 75: کیا یہ درست ہے کہ جو بچہ عقیقہ انتقال کر گیا وہ اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرے گا؟

جواب: جی ہاں اگر کسی صورت میں ہیں: جس بچے نے عقیقہ کا وقت یا بعضی دوسرے سات دن کا ہو گیا اور بخانا نذر جبکہ استطاعت (یعنی طاقت) بھی ہو اس کا عقیقہ نہ کیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا۔

حدیث پاک میں ہے: حضرت سرہ رضی سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑا کتا عقیقہ کی جگہ رکھن (گردی) لکھا ہوا ہے: (سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 1064) (406) اور حضرت امام احمد رضی فرماتے ہیں: بچے کا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے تو اس کو والدین کے حق میں شفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد جلد 3 صفحہ 482) حضرت مفتی امجد علی رضی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ گردی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس لڑکے سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا، بچہ کی سلامتی اور اس کی نشوونما اور اس میں اچھے اوصاف (خوبیاں) ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار یت جلد 3 صفحہ 354) اعلیٰ حضرت رضی فرماتے ہیں: جو بچہ قبل بلوغ مر گیا اور اس کا عقیقہ کر دیا تھا، یا عقیقہ کرنے کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا، ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ بچہ پیدا نہ ہوا یا ایمان لگے ہوں۔ (قدی رضی 20 صفحہ 586)

سوال 76: بچے کے کس کس ماں اور اس کا ماں میں اقامت کبھی چاہیے اور کبھی چاہیے اور کبھی کا نام کس دن رکھنا چاہیے؟

جواب: جب بچہ پیدا ہو تو مستحب ہے کہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کی جائے کہ اذان کی نکتہ سے انشاء اللہ ﷻ دائیں اور بوجہ نہیں گئیں گی۔ حدیث پاک میں ہے: جس بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں کبیر (اقامت) کی جائے تو اسے ان شاء اللہ ﷻ ائمہ اقصیٰ (پچیس کی مرگی جس میں بچہ ٹوٹتا جاتا ہے) نہیں ہوگی۔ (شعب الایمان جلد 6 صفحہ 8819) (390) بہتر ہے کہ دائیں کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں کان میں تین مرتبہ اقامت کی جائے، بہت لوگوں میں یہ روایت ہے کہ لڑکا یا عقیقہ اذان کی جاتی ہے اور جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے، اس طرح نہیں کرنا چاہیے بلکہ جب لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان اور اقامت کی جائے اور ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر موٹو دیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کر دیا جائے۔

کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔
(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 185)

سوال 81: کیا اہل کتاب بھی ایمان نہیں ہیں؟

جواب: یہود و نصاریٰ (یعنی یہودی اور کرستین) اہل کتاب ہیں مگر اس بنا پر انہیں اہل ایمان نہیں کہا جاسکتا کی الوقت ان کے مذہب اہل عقل میں اور دین اسلام کے سوا کوئی اور دین قابل قبول نہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ اِسْلَامٍ يَمُوتْ مَلِكًا
اس سے قول نہ کیا جائے گا۔

(پارہ 3 سورہ آل عمران آیت 85)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ہے: جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین تلاش کرے یا نبی آخر الزمان ﷺ کی تحریف آوری کے یا جو کوئی ان کی شریعت کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش کرے خواہ شرک و کفر کو یا یہودیت و نصرانیت کو کہ وہ ادیان (یعنی یہودیت و نصرانیت) اپنے وقت میں اسلام پر تھے لیکن ان مذہب کا اختیار کرنا مکران و کفر ہے۔
(گھیر جیسی جلد 3 صفحہ 575)

سوال 82: کیا دنیاوی قانون پر عمل کرنا ضروری ہے؟

جواب: وہ دنیاوی قانون جو خلاف شریعت نہ ہو اس پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ عمل نہ کرتے ہوئے پکڑے جانے کی صورت میں ذلت اٹھانے، جھجھٹ بولنے، بارش و غیرہ کے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اہل حضرت بلوچ فرماتے ہیں کسی جرم قانونی کا ارتکاب کر کے اپنے آپکو ذلت پر پیش کرنا بھی منع ہے۔ حد یہت پاک میں ہے جو شخص بغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو خوشی ذلت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں۔
(اتریب و اتریب جلد 2 صفحہ 558) (مخلصا فتاویٰ رضویہ جلد 29 صفحہ 83)

سوال 83: جس کو کھانا یا دھن تک کرواتے وقت یہ طے کرنا کہ کیا اگر ہم نے بھنگ منسوخ (Cancel) کروائی تو ہماری پیشگی حق کروائی ہوئی قیمت بیکار لینا اور گرتے (یعنی گاڑی والے نے) بھنگ منسوخ کی تو قیمتیں بڑھ گئی تو ہمیں دینا ہوگی۔ یعنی جو رقم ہم نے دی تھی وہی اسی حق ہی مزید دی ہوگی؟

جواب: گاڑی والے کی طرف سے منسوخ کی صورت میں جیسے کہ وہ نداشت سے واپس آئے قیمتیں ملے سکتے

کیونکہ یہ تقویر باہمال یعنی مالی جرمانہ ہے اور مالی جرمانہ اسلام میں جائز نہیں ہے۔ (نادر الحق جلد 1 صفحہ 328) (فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 111) گاڑی والے کو بھی چاہیے کہ بطور ضمانت لی ہوئی رقم واپس آئے، اگر کر کے لے گا تو گنہگار ہوگا۔

سوال 84: کسی کے پاس چند سے لے کر امانت رکھی ہوئی تھی اور وہ گم ہو گیا یا کسی نے چر لیا یا بھینس لی تو کیا اس صورت میں اس کو تاوان دینا ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر امانت کا مال ابھی طرح سنبھال کر رکھا اور اسکی حفاظت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو اسکی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ اگر امانت کا مال ابھی طرح سنبھال کر رکھا اور اسکی حفاظت کرنے میں کوتاہی کی تو اس صورت میں تاوان دینا ہوگا۔
(مخلصا فتاویٰ رضویہ جلد 16 صفحہ 569, 570)

سوال 85: جھوٹی شہادت کا دھماکہ میں کچھ دینا ہوگا؟

جواب: جھوٹی شہادت سب سے کیلتے ہیں جو کرنا مال و فتنہ کی تفرص دے یا بطور قرض اپنے تصرف میں آئے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 16 صفحہ 574)

سوال 86: دینی کاموں کیلئے غیر مسلموں سے چندہ لینا کیسا؟

جواب: دینی کاموں کیلئے غیر مسلموں سے چندہ لینا ممنوع اور سخت معیوب ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی شکر کے سے مددیں لیتے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 566)

سوال 87: سود کے بیٹوں سے حج کرنا کیسا؟ اور یہ قول بھی نہیں؟

جواب: سود کے بیٹوں سے حج کرنا جائز حرام ہے، حد یہت پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حرام مال سے حج کرتے ہوئے لیکن کہتا ہے تو فرشتہ ہوتا ہے نہ میری قبول لیکن نہ خدمت پہنچے قول، اور تیرا حق میرے منہ پر مرد ہے۔ (کتاب اکابر صفحہ 193) اور ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ﷻ پاک ہے اور پاک چیز ہی کو قبول فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 2242 صفحہ 988) لیکن اگر کسی نے حرام مال سے حج کیا تو فرض اتر جائے گا لیکن قبولیت کی امید نہیں کیونکہ کسی شے کا قبول ہونا اور فرض ساقط ہو جانا دونوں ایک نہیں بلکہ۔ اگر ایک چیز میں ہیں یعنی قبولیت شے اور چیز ہے اور حق و فرض (یعنی فرض کا اتر جانا) اور چیز جیسا کہ کوئی شخص جائز حق و بندہ میں

پر نماز پڑھتے ہو اگر فرض سہا تو ہوجائے مگر نماز مقبول نہ ہوگی۔

(طحاوی، تہذیب السنن، جلد 23 صفحہ 541-542) (بخاری، شریعت جلد 1 صفحہ 1051)

سوال 88: اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے نوپ والا، پونا کہا؟

جواب: اللہ ﷻ کی ذات کیلئے لفظ ”نوپ والا“ بیان کفر ہے کہ اس لفظ سے اس کے لیے جنت (یعنی نعمت) کا ثبوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جنت (نعمت) سے پاک ہے جیسا کہ حضرت علامہ سعد الدین کفایتی فرماتے ہیں اللہ ﷻ مکان میں ہونے سے پاک ہے اور جب وہ مکان میں ہونے سے پاک ہے تو جنت (یعنی نعمت) سے بھی پاک ہے (اسی طرح) اور پڑھتے ہوئے سے بھی پاک ہے (شرع ہدایت صفحہ 33) اور حضرت علامہ انجم مصریؒ فرماتے ہیں: جو اللہ کو نوپ یا نیچے قرار دے تو اس پر حکم کر لگایا جائے گا (الحرار الکرام جلد 5 صفحہ 120) لیکن اگر کوئی شخص یہ بے بنیاد بیانیہ برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر حکم کر دیا نہیں گئے مگر اس قول کو رد اکہیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔

(فتاویٰ مجلس اہل اسلام جلد 1 صفحہ 2) (کفریہ کلمات کے بارے میں اہل جہاد جلد 1 صفحہ 110)

سوال 89: یہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں، کہنا کیا؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے جبکہ علماء کی حقیر تصدق ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 244) (کفریہ کلمات کے بارے میں اہل جہاد جلد 1 صفحہ 354)

سوال 90: دین پر عمل کرنے کو مولویوں میں مشکل بنا دیا ہے، کہنا کیا؟

جواب: یہ علماء کی توہین کی وجہ سے کہنا مشکل نظر ہے کیونکہ فقہائے کرام (رحمہم اللہ الامام) فرماتے ہیں: اشراف (سادات کرام) اور علماء کو بے حقیر (یعنی نفی اہمیت گھایا جانا) کفر ہے۔

(مجمع الزہد جلد 2 صفحہ 509) (کفریہ کلمات کے بارے میں اہل جہاد جلد 1 صفحہ 355)

سوال 91: کعبہ شریف کی طرف تھوکانا کیا؟

جواب: اگر تھوکنے میں توہین کی نیت ہو تو کعبہ شریف کی طرف تھوکانا سخت منع ہے حدیث پاک میں ہے: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قبلہ کی جانب مدد کے تھوکا تو قیامت کے روز وہ شخص اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان اس تھوک کو لے کر حاضر ہوگا۔“

(یعنی وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان وہ تھوک موجود ہوگا۔)

(سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث 424، صفحہ 155)

سوال 92: سبیل تولید (Birth) کی کیا شرعی حیثیت ہے آیا یہ جائز ہے یا ناجائز اور ایسا

کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ وقفہ کرنا جائز ہو؟

جواب: وقفہ کی معنی ہوتی ہیں زمانہ میں ہونے والا طریقہ یا جدید ہیں لیکن وقفہ کرنے کا تصور قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے چنانچہ پہلے لوگ اسے ”عزل“ سے تعبیر کرتے تھے عزل کا مطلب ہے کہ شخص کے دوران جب معنی لفظ کے وقت قریب آئے تو مرد اپنا عضو مخصوص باہر نکال دے تاکہ معنی اندر نہ جانے پائے (احادیث مبارکہ میں بھی ”عزل“ سے متعلق تفصیل موجود ہیں لیکن احادیث اس بارے میں مختلف ہیں بعض احادیث سے جواز معلوم ہوتا ہے اور بعض سے ممانعت۔ بہر حال عزل (Birth Control) کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا رد وادرا اس کے سبب ہے۔ اگر پیدائش میں وقفہ اس بنیاد پر ہو کہ اولاد زیادہ ہونے کی وجہ سے رزق میں کمی ہوگی تو پھر وقفہ کوئی طریقہ جائز نہیں اس لیے کہ قرآن کریم میں صراحتاً انکی ممانعت ہے۔ اور شادی باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغُوا ۖ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ جَهَنَّمَ ۚ وَتُكْفَرُ بِهِ ۚ
فَمَنْ زَنَىٰ فَلْيُزَنِّ ۖ وَمَنْ زَنَىٰ فَلْيُزَنِّ ۖ وَمَنْ زَنَىٰ فَلْيُزَنِّ ۖ (زورق) دیں گے اور تمہیں

بھی۔ (پارہ 15، روزیہ ابراہیم آیت 31)

اسی طرح اگر وقت اس بنیاد پر ہو کہ آدمی بچپن کی پیدائش اور کثرت سے بچتا چلتا ہے تو بھی وقفہ کوئی طریقہ جائز نہیں۔ اس لیے کہ یہ نیت زمانہ جاہلیت کے مشرکین اور کفار کی ہوا کرتی تھی کہ وہ بچوں کی پیدائش کو عامار (بشریعت) سمجھتے تھے اور بچپن کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے مسلمانوں کو حدیث پاک میں یہ سبق دیا گیا کہ کسی کو بچوں سے لگا کر مرد جوہت کرنے والی اور اولاد دینے (پیدا کرنے) والی ہو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث 282 صفحہ 112)

ہاں اگر وقفہ کرنے کی وجوہات یہ ہوں کہ کثرت ولادت سے عورت شدید بیمار ہو جائے گی یا بچوں کی مسلسل پیدائش سے ان کی تربیت و نگہداشت میں حرج واقع ہوگا تو پھر وقفہ کی جو طریقہ جائز ہیں مشائخ

استعمال شرعاً درست ہے مگر متقین نے جائز ہونے کے باوجود ان کے مضر اثرات بھی بیان کئے ہیں کہ استعمال حاصل کر کے کیلئے گلیاں کھائی جائیں، کیسائی اور شکائی یا خیمیا یا خارجی حامل (ساقی، پھلہ وغیرہ) استعمال کیا جائے، ان میں سے کوئی چیز بھی صل سے رکاوٹ یا تقیید نہیں ہے لہذا اوقات دوامین اور کیسائی اشیاء یا زہریں کرتیں، بعض اوقات پھلنے کے استعمال کے باوجود بچہ پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات Condom (ساقی) پھٹ جاتا ہے اور قطرے دم میں چلے جاتے ہیں اس لیے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے: جس پانی سے پیچے نے پیدا ہوا ہے اگر تم اسکو پھیر بھی ڈال دو تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی بچہ پیدا کرے گا اور یہ بار بار مشاہدہ ہوا کہ منظرِ تولید کے تمام ذرائع استعمال کرنے کے باوجود بچہ پیدا ہوا ہے جن علاوہ ازیں ان تمام چیزوں کے مضر اثرات بہت زیادہ ہیں، پھلہ اور ڈالیا فرام کے استعمال سے الری اور التفکیک کی شکایت عام ہیں اور کھانے والی دواؤں کے بارے میں سنایا ہے کہ چھائی کا کینسر ہو جاتا ہے ظاہر ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے فطری اور طبعی نظام سے ہٹ کر کوئی کام کرے گا تو مشکلات میں گرفتار ہوگا۔ اس لیے ناگزیر حالات کے علاوہ منظرِ تولید سے احتراز کرنا (حق پکنا) کام چاہیے تاہم اگر ایسے حالات پیش آجیں جن میں منظرِ تولید کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہو تو اصل عمل سے کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ منہ حمل کی فرض سے عورت کے دم کا دم بند کرنا جائز ہے۔

(لقد ارادہ 6 ص 329) خلاصہ اثرات منظرِ تولید 3 صفحہ 889 (نور الفوائد جلد 1 صفحہ 414)

سوال 93: کیا سلیٹیکل ٹیسٹ (Medical Test) سے بچہ کا نقش معلوم ہونے کی بناء پر اسقاط کرنا جائز ہے؟ آج کل سائنسی آلات کے ذریعہ ٹیسٹ میں موجود بچے کے بارے میں تمام معلومات حاصل ہو جاتی ہیں پس اگر ٹیسٹ کے ذریعہ یہ معلوم ہو جائے کہ بچہ میں کوئی خلقی عیب ہے یا کوئی موروثی مرض ہے تو اس صورت میں کیا عورت کے لیے حمل کو راقہ کرنا جائز ہے؟

جواب: اس مسئلہ کے بارے میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کی تصریح سے مطابق بچہ میں روں بچو گئے جانے کے بعد اس کی کسی خلقی یا موروثی عیب کی وجہ سے حمل کو راقہ کرنا جائز نہیں ہے

کیونکہ خلق روح کے بعد وہ انسان ہو گیا اور شرعاً نفل سے محفوظ ہو گیا اور جس طرح زمین پر چلنے والے انسان میں اگر کوئی خلقی عیب یا مرض ہو تو اس کو نفل کرنا جائز نہیں ہے اس طرح پیٹ کے اس بچے کو بھی نفل کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر استنزاع حمل کے بعد چار ماہ گزارنے سے پہلے سلیٹیکل ٹیسٹ سے یہ معلوم ہو جائے کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو اس میں کوئی غیر معمولی خلقی یا مرض ہوگا مثلاً فیوٹیلوٹیا (کیناری ہوجس) میں جسم سے خون (نفلے) کے بعد جمنائیں ہیں یا مونستر (Monster) ہوجس میں کھوپڑی میں پوریا اصطلاحاً غائب نہیں ہوتا، بالکل صورت میں اسقاط کرنا جائز ہے۔

(خلاصہ اثرات منظرِ تولید 3 صفحہ 887) (قدی رضی 24 جلد 2 صفحہ 207)

سوال 94: ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے حلقہ ملانے کر اس کی کیا رائے ہے؟ کیا اس طرح بچہ حاصل کرنا جائز ہے اگر جائز ہے تو کن صورتوں میں اور کرنا جائز ہے؟ کی کوئی صورتیں ہیں؟

جواب: ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube baby) کے حلقہ ملانے کر ام کی رائے یہ ہے کہ یہ عمل نہ تو بالکل جائز ہے نہ مکمل حرام، بلکہ اس کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔ فقہاء احناف کی معتقد ہیں یہ مسئلہ موجود ہے کہ عورت سے ہمسری کے بغیر اگر شوہر کا مادہ عورت کے دم میں پہنچا دیا جائے جس سے عورت حاملہ ہو جائے تو اس سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب اس عورت سے ثابت ہو جائے گا۔ جیسا کہ امامانِ امام اللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ کسی شخص سے ثبوت نسب سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نے جماع بھی کیا ہو، کیونکہ بغیر جماع کے بھی عورت کی اندام نہانی میں لطف پہنچانے سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ (جہ 2 جلد 4 صفحہ 171) یعنی بہت کم صورت حال ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی بھی ہے کہ مرد کے جراثیموں اور بیوی کے انڈوں کو ٹیوب میں ملا کر عورت کے دم میں منتقل کر دیا جائے اور یہ عمل چند وجوہات کی بناء پر کیا جاتا ہے۔ (i) مرد کو تولیدی جراثیم سے کوئی نیکن مریض قرار نہ ہو۔ (ii) مرد کو تولیدی جراثیم سے بھی اور ملز تروتنج بھی قرار نہ ہو لیکن کسی خرابی کے باعث وہ تولیدی جراثیم سے نسوانی، ہائی تک نہ پہنچ سکیں۔ (iii) نسوانی، ہائی سکر جائے یا اس میں لکھن ہو یا کوئی اور خرابی ہوجس کی وجہ سے کاشت شدہ اندلے دم رکھ کر طرف سفر نہ کر سکیں۔ (iv) دم کی ساخت میں خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کے جراثیم نسوانی، ہائی تک نہ پہنچ سکیں۔ ان وجوہات میں سے کوئی ایک وجہ بھی پائی گئی تو ٹیسٹ

مُیُوب ہے یا مکمل جائز ہے مگر اس کی شرائط ہیں (i) جڑ سے شوہر ہی کے ہوں (ii) اٹلے سے اس شوہر کی بیوی کے ہوں (iii) اور اٹلے بیوی کے دم میں رکھے جائیں۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نمیت مُیُوب ہے یا مکمل جائز نہ ہوگا۔ مثلاً (i) جڑ سے شوہر کے نہ ہوں، بلکہ کسی اور کے جڑ سے نکلنے والی بیوی کے اٹلوں کے ساتھ نمیت مُیُوب میں رکھے جائیں اور ان بیوی کے دم میں سے اٹلے کو منقطع کر دیا جائے۔ (ii) بیوی کے اٹلے نہ ہوں بلکہ کسی اور عورت کے اٹلے سے شوہر کے جڑ سے اٹلے کے ساتھ نمیت مُیُوب میں لائے جائیں بعد ازاں بیوی کے دم میں اس کو منقطع کر دیا جائے (iii) شوہر کے جڑ سے بیوی کے اٹلوں سے نمیت مُیُوب میں ملا کر کسی اور عورت کے دم میں رکھے جائیں یہ تمام صورتیں ناجائز ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں مرد کا غیر کی ملکیت کو استعمال کرنا ہے جو نہ صرف ناجائز بلکہ بہت برا گناہ ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ بھلاؤ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کیلئے حالائیں نہیں ہے کہ اپنا بیانیہ دوسرے (یعنی غیر) کی بکیتی میں ڈالے۔ (سنن ابوداؤد جلد 2 صفحہ 391، 149) (طحاوی شریعتی مسلم جلد 3 صفحہ 935) (نور الثانی جلد 1 صفحہ 418)

سوال 95: اگر مرد میں کافی قرآن مجید ہو گئے ہوں تو کسی اور مرد میں کچھ قرآن دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مرد میں کافی قرآن مجید ہو تو اس سے قرآن مجید مانع ہو گئے اور سب استعمال میں نہیں آتے اور کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ہر دین سے دور ہے ہیں تو ایسی صورت میں قرآن مجید دوسری مساجد میں جہاں ضرورت ہووے سکتے ہیں۔ (طحاوی تفسیر صریح جلد 16 صفحہ 164)

سوال 96: اگر قرآن مجید کافی پڑھا ہو گیا ہو اور پڑھنے کے قابل نہ رہا ہو تو اس صورت میں قرآن مجید کو دُفن کرنا چاہیے یا جلا دینا چاہیے؟

جواب: اگر قرآن پاک کا پڑھنا ہو گیا ہو اور پڑھنے کے قابل نہ رہا ہو یا اس کے اوراق منتشر ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں قرآن مجید کو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر اٹھایا جائے جگہ دُفن کر دینا چاہیے اور دُفن کرنے کیلئے لحد بنائی جائے (یعنی کھدوا کر چاروں طرف کی دیوار کو اتار کر کھودیں کہ سارے مقدس اوراق اس میں سما جائیں)۔ تا کہ ان پر پٹی نہ پڑے یا اس پر تحفہ لگا کر پھینک دیا جائے یا اس کو دُفن کر دیا جائے۔ تا کہ ان پر پٹی نہ پڑے اور قرآن مجید یا مقدس اوراق کو گھر سے باہر نہ لے جائے یا گھر میں نہ ڈالا جائے کہ عموماً یہ کر

کھارے پر آجاتے ہیں اور سخت ہے اور اس میں قرآن مجید یا مقدس اوراق کو خٹکا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی چھتلی یا خالی پوری میں بھر کر اس میں دُفن کر دیا جائے نیز چھتلی پوری پر چند جگہ اس طرح پیرے (خریش) لگائے جائیں کہ اس میں فوراً پانی بھر جائے اور پوری تھمیں چل جائے اور نہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلون تک تیریقی ہوئی کنارے پر پہنچ جاتی ہے اور کسی گنوار یا کنارہ کی پوری حاصل کرنے کے لالچ میں قرآن مجید اور مقدس اوراق کھارے میں ہی پڑھ کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت دہیادیں ہوتی ہیں کہ اگر ان کو بیان کیا جائے تو سن کر عناق کا کچھ کانپ اُٹھے، اس لیے اگر قرآن مجید یا مقدس اوراق پانی میں خٹکے کر کے پانی میں تو کسی (مسلمان) کشتی والے سے ترکیب بنا کر گھر سے پانی میں خٹکے کر دلائیں اور قرآن مجید کو جلا دینے سے۔

(تذیب ما فیہ من جلد 9 صفحہ 36) (ہارث بیروت جلد 3 صفحہ 495) (تہذیب الہم جلد 3 صفحہ 480)

سوال 97: اگر قرآن مجید غلطی سے زمین پر گر جائے تو اس کا کیا کارہ ہے؟

جواب: اگر قرآن مجید غلطی سے گر جائے یا طاق وغیرہ سے زمین پر پھریٹ لے لے (یعنی گر جائے) تو اس میں نہ گناہ ہے اور نہ ہی کارہ ہے لیکن اگر کسی شخص نے گستاخی یا بیعت تو چن قرآن مجید زمین پر گرا دیا یا اس پر پاؤں رکھ دیا تو ایسا کرنے والا شخص کا فرج جائے گا۔

(طحاوی تفسیر صریح جلد 9 صفحہ 35) (ہارث بیروت جلد 3 صفحہ 495)

سوال 98: اگر کوئی شخص غلامت قرآن، ذکر، بیان کر یا سن رہا ہو اس کو سلام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص غلامت میں مشغول ہے یا دوسرے میں یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے اس طرح ان اوقات، خطبہ، مسجد وغیرہ میں کہ وقت بھی سلام نہیں کرنا چاہیے، سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے یا سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہیں کرنا چاہیے، مثلاً عالم وظاہر کہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر فقہ پر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں تو آئے والا شخص بچنے سے آکر بچ جائے، یہ سلام نہ کرے۔

(تذیب ما فیہ من جلد 9 صفحہ 40) (ہارث بیروت جلد 3 صفحہ 482)

سوال 99: اگر کسی شخص نے گھر میں قرآن مجید خرید کر پھینک دیا ہو اور کوئی بھی اس کی غلامت نہ کرنا ہو تو

اس صورت میں یہ شخص کچھ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی شخص نے قرآن مجید کو شخص غیر ویرت کیلئے گھر میں رکھا ہو اور کوئی بھی اس کی تلاوت نہ کرتا ہو تو گناہ نہیں بلکہ اس شخص کی یہ نیت (یعنی خیر و برکت حاصل کرنے کیلئے) قرآن مجید رکھنا یا عیب ثواب ہے۔ (بہار شریعت جلد 3 صفحہ 498) لیکن اس شخص کو اور گھر کے دیگر افراد کو بھی چاہیے کہ قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کیا کریں کہ حد سے پاک میں ہے، مگر میں جب قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے تو اس گھر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، شیائین اس گھر سے دور چلے جاتے ہیں اور اس گھر والوں کو شادی کی عطا کی جاتی ہے۔ ان کی اچھائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں اور برائیاں کم ہو جاتی ہیں اور وہ گھر جس میں قرآن پاک کی تلاوت نہیں کی جاتی تو اس میں شیائین حاضر ہوتے ہیں فرشتے اس سے دور چلے جاتے ہیں اور اس گھر والوں پر کبھی مسلط ہوتی ہے ان کی اچھائیاں کم ہو جاتی ہیں اور برائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

(کنز العمال جلد 1 حدیث 2434، صفحہ 578)

سوال: 100- مجمع میں سب لوگوں کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا کیسا؟

جواب: مجمع میں سب لوگوں کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے، اکثر مجلسوں میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ بھی حرام ہے اس لیے اگر چند افراد پڑھنے والے ہوں تو کھڑے یہ ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہار شریعت جلد 1 صفحہ 552) تلاوت قرآن مجید ہو رہی ہو تو اس وقت حاضرین پر جو تلاوت سننے کیلئے آئے ہوں ان کے لیے خاموش رہنا اور کوچہ سے سنا کر غرض ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا قُؤِیَ ۤالْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(پارہ 9 سورہ الاعراف آیت 204)

سوال: 101- بازاروں میں بلند آواز سے یا بیکتیکر پر بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا جبکہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہوئے کیسا ہے؟

جواب: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام کا محنت یا تعلیمات میں مشغول ہوں، وہاں بلند آواز سے

تلاوت قرآن سنت کر دے لیکن اگر مسجد میں بیکتیکر پر تلاوت قرآن کی جارہی ہو یا کوئی مجلس ہو رہی ہو اور اس کی آواز باہر بازار میں بھی آ رہی ہو تو بازار والوں کا سنا نہ رہی نہیں صرف مسجد میں جو لوگ تلاوت قرآن سننے کی غرض سے بیٹھے ہیں، ان کا سنا سنا کافی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 9 صفحہ 24)

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 552) (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 353) (دارالافتاء جلد 2 صفحہ 94)

سوال: 102- راستے میں چلتے ہوئے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: راستے میں قرآن مجید کی تلاوت، دھڑاکنگ کے ساتھ جائز ہے (1) ایک یہ کہ وہاں کوئی نجاست نہ ہو اگر نجاست ہو تو بدبو ہو وہاں خاموش رہے جب وہ جگہ چل جائے پھر پڑھے (2) دوسری یہ کہ راستے میں چنانچہ قرآن مجید پڑھنے سے غافل نہ کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 378)

سوال: 103- تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر کسی کو ایک قرآن کا ثواب دینا کیسا؟

جواب: تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر ایک قرآن کا ثواب دینا درست نہیں ہے اور جس حد میں تین بار سورہ اخلاص پڑھنے کو ایک قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر فرمایا گیا وہاں صرف سورہ اخلاص کی فضیلت بتانا مقصود ہے اگر ہرگز مطلب یہ نہیں کہ ہر اعتبار سے سورہ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے اگر ایسا ہو جائے تو پھر تو تراویح میں پڑھنا قرآن مجید پڑھنے کے بجائے صرف تین بار سورہ اخلاص پڑھ کر ایسا ہی کافی ہو جائے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 290)

سوال: 104- سورہ قہ کے شروع میں بم اسم اللہ شریف پڑھنا کیسا؟

جواب: اگر سورہ قہ سے تلاوت شروع کریں تو الحمد للہ، یا اللہ، اور بم اسم اللہ دونوں پڑھیں میں اور اگر پہلے سے تلاوت کر رہے ہوں اور سورہ قہ پڑھ رہے ہیں میں آجے تو اب الحمد للہ اور بم اسم اللہ نہ پڑھیں۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 551)

سوال: 105- اگر T.V پر آیت محمدیؐ تو سجدہ تلاوت کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر T.V پر LIVE تلاوت ہو رہی ہو اور آیت سجدہ آ جائے تو سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا اور اگر تلاوت LIVE نہ ہو تو سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 4 صفحہ 80)

سوال: 106- عورت کا بھتیجی مرد کے ہاتھوں سے چوڑیاں پہنانا کیسا؟

جواب: عورت کا جنسی مرد کے ہاتھوں سے چوڑیاں پہننا یا ان کو ہاتھ دکھانا جائز و حرام ہے ایسی عورت سخت گنہگار اور جہنم کی حقدار ہے اگر شوہر و محارم غیرت نہ لکھیں اور باوجود قدرت مرد کو یہ وہ بھی دیت (ایسا مرد نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ ہو اس کی بیوی کسی غیر محرم یعنی غیر مرد ملتی ہے) اور دیوث شخص جنم کا حقدار ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، جلد 2، صفحہ 247)

سوال 107: لے پاگ بچے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا کو دلہنیے ہوئے بچے کی دلہریے میں حقیقی باپ کے بجائے مُرَوّقی باپ کا نام لکھنا اور یوں درست ہے؟ کیا نکاح کے وقت ایسے لڑکے یا لڑکی کے حقیقی باپ کا نام لیا جائے یا اس کا جس نے اسے گود لیا اور پالا ہے؟

جواب: ہنسی کے بچہ یا بچی کو گود لینا، ان کی پرورش کرنا شرعاً جائز اور باعثِ ثواب ہے ہمارے ہاں شرف عام میں اپنے کسی عزیز یا کسی اجنبی شخص یا لاوارث بچے کو گود لیا جائے تو اسے لے پاگ یا مِسْنَسی کہتے ہیں، اس کے اکادمِ حقیقی بچے یا بچی جیسے نہیں ہوتے، گود لیے ہوئے بچے کی دلہریے میں حقیقی باپ کے بجائے مُرَوّقی باپ کا نام لکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ نسب کا برہنہ ہے اور نسب بدلنے کی اجازت نہیں ہے قرآن وحدیث میں اس کی مذمت موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَفَهَاءٌ مُّذْمُومَاتٌ لِّمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ ذَنْبًا** اور نہ تمہارے لے پاگوں کو تمہارا بیٹا بنایا، یہ

فَوَلِّكُمْ مَا يَمْشُونَ ۝ تمہارے اپنے بچے کو نہ کرنا ہے۔
(پارہ 2، سورہ الزمر، آیت 4)

اور احادیث مبارکہ میں ہے: (1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے لے پاؤ کے نسب کا انکار نہ کرو، جس شخص نے اپنے باپ کے نسب سے انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ (کنز المہل، ج 1، صفحہ 126، حدیث 485) (2) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور میں نے دل میں اور دیکھا کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنا باپ کسی اور شخص کو بتلایا حالانکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔ (کنز المہل، ج 1، صفحہ 128، حدیث 486) اس لیے حقیقی باپ کا نام ہی برکتاً استعمال کیا جائے گا۔

سوال 108: لے پاگ بچے کو جائیداد میں سے حصہ لے پایا نہیں؟ اور کیا لے پاگ لڑکے سے بھی پردہ ہے؟

جواب: لے پاگ بچے کو جائیداد میں سے حصہ نہیں ملے گا کیونکہ وہ شرعاً اور قانوناً اس شخص (جس نے گود لیا) کا وارث نہیں ہے البتہ اپنی زندگی میں کوئی شخص انہیں ہبہ (Gift) کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اس بچے یا بچی کے مُرَوّقی والدین کے درمیان نسب یا رضاعت کے حوالے سے مُرمت نکاح کا کوئی رشتہ پہلے سے موجود نہیں ہے تو یہ لڑکا جب بالغ ہو جائے گا تو اس کی مُرَوّسی، ام اور اس کے درمیان شرعی حجاب (پردہ) ہوگا، ام یا اس طرح سے وہ لے پاگ بچی ہے تو اس کے باوجود بونے کے بعد اس کے اور اس کے مُرَوّقی باپ کے درمیان شرعی حجاب (پردہ) لازم ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ (دہ راتوں جلد 3، صفحہ 154، 41) (فتاویٰ رضویہ، جلد 1، صفحہ 316) (انوار النکاح، جلد 1، صفحہ 468)

سوال 109: بیکاری میری کا ثبوت قرآن مجید میں ہے؟

جواب: جی ہاں! قرآن مجید میں بیکاری میری کا ثبوت موجود ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِمَا جَاءَهُمْ ۝

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پارہ 15، سورہ اعراف، آیت 71)

اس آیت کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح (نیک) کو اپنا یا بتلانا چاہیے شریعت میں تقید کر کے، اور طریقت میں تقید نہ کر کے نہ کوشش اچھوں کے ساتھ ہو، مگر صالح امام نہ ہو تو اس کا امام شیطانی ہوگا۔ اس آیت میں تقید تیس اور میری سب کا ثبوت ہے۔
(ذوالقرائن فی تفسیر القرآن، جلد 15، سورہ اعراف، آیت 71)

سوال 110: بیہیت کسے کہتے ہیں، اس کی تقی قسم؟

جواب: بیہیت کے معنی ہیں خود کو گنہگار یا بیک جانا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ فرماتے ہیں بیہیت کی دو اقسام ہیں (1) بیہیت برکت (2) بیہیت ارادت۔ (1) بیہیت برکت: یعنی صرف برکت حاصل کرنے کے لیے بیہیت ہو جائے، آج کل عام زمینیں ہیں وہ بھی ایک فیئوں کی، ورنہ بہت سے لوگوں کی بیہیت دنیاوی اغراض فاسدہ کیلئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہیں اس بیہیت کیلئے شیخ اتصال (اس کا تعارف آگے آچکا) کافی ہے۔ یہ بیہیت بھی بیک نہیں بلکہ بہت مفید ہے اور دنیا و آخرت میں اس

کے کئی فائدے ہیں مجبوراً خدا کے غلاموں کے فخر میں نام لکھا جائے اور ان سے متصل ہو جائے بھی بڑی سعادت ہے۔ (i) ان خاص خاص غلاموں اور ماکان راہِ طریقت سے اس امر (کام) میں مشابہت ہو جاتی ہے اور سید عالم نور مجسم ﷺ مانتے ہیں: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔ (حسن ابوالکتاب جلد 14 صفحہ 632 تا 622) (ii) ان اربابِ طریقت کے ساتھ ایک سلسلہ میں شملک ہو جائے بھی لغت سے حدیث سے پاک میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس پیٹھ والا وحی بدیعت (حرم) نہیں رہتا۔

(حکیم مسلم کتاب ذکر دعاء صفحہ 6715 تا 6716 صفحہ 485)

(2) بیعت ارادت بیعت ارادت ہے کہ مرید اپنے ارادہ و اختیار تم کر کے خود کو شیخ مرشد بادی برحق کے بالکل پر دکر دے، اسے مطلقاً اپنا حاکم و متصرف جانے، اس کے چلانے پر راہِ ملوک چلے، کوئی قدم بغیر اس کی مرضی کے نہ کرے، اس کیلئے مرشد کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے چکا کام، اگر اس کے نزدیک صحیح نہ بھی معلوم ہو تو انہیں حضرت خضر علیہ السلام کی مشیت سے اپنی عقل کا تصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر کے دوران جو باطنی صاف ہوئی تھیں جہاں ہر موسیٰ کو ان پر اعتراض تھا پھر جب حضرت خضر علیہ السلام اس کی بات سے متفق ہوئے تو پھر ہوا کرتا تھا کہ نبی خدا جو انہوں نے کیا فرض اس کے ہاتھ میں مردہ زندہ ہو کر ہے، یہ بیعت سنا کر ہے، یہی الکتب تک پہنچتی ہے، یہی حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام علیہم السلام سے کی ہے۔

(شرح صحیح مسلم جلد 4 صفحہ 869 تا 870 رقمیہ جلد 21 صفحہ 507 تا 508) (تذاتی فریقہ صفحہ 126، 125)

سوال 111: مرشد کی کئی اقسام ہیں، اور پیر و مرشد میں کن صفات کا پایا جائے ضروری ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ السلام فرماتے ہیں: مرشد کی دو اقسام ہیں: (1) مرشد افعال (2) مرشد ایصال (1) مرشد افعال: یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پرورد سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو جائے، اس کیلئے چار شرائط ہیں (i) شرائط کا پیر و مرشد میں پایا جائے ضروری ہے (ii) مرشد کا سلسلہ یا اتصال (یعنی درست واسطوں کیساتھ تعلق) حضور اقدس ﷺ تک پہنچتا ہو،

شیخ (یعنی درمیان) میں منقطع (یعنی جدا) نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ اتصال (یعنی تعلق) باہم نہیں ہے بعض لوگ بیعت (یعنی بغیر مرید ہونے) شخص بزعوم و ذات (یعنی وارث ہونے کے گمان میں) اپنے باپ دادا کے ساتھ (یعنی لکڑی) پر بیٹھ جاتے ہیں، بیعت کی جتنی کھم غفلت نہ جی جی بلا اذن (غیر اجازت) مرید کا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہو کر قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا گیا، لوگ برائے ہوں اس میں اذن اور غفلت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں منقطع (یعنی جدا) ہے ان تمام صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال (یعنی تعلق حاصل نہ ہوگا) (ii) پیر و مرشد سنی صحیح ائمہ پر ہو۔ بد مذہب گروہ کا سلسلہ ایسا تک پہنچنے کا نہ کہ رسول اللہ ﷺ تک۔ آج کل بہت گھٹے ہوئے بدذاتیوں بلکہ بدذاتیوں کے جو بیعت کرے سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں، مہکاری کے ساتھ پیری مریدی کا چال پھیلا رکھا ہے (ان کے پاس جانے سے) ہو شیار، خردوار، احتیاط و سخت احتیاط (کریں)۔ (iii) پیر و مرشد عالم ہو، یعنی کم از کم اتنا علم دین ضروری ہے کہ بلا کسی کی مدد کے اپنی ضروریات کے مسائل کتاب سے نکال سکے، کتب نبی (یعنی مطالعہ کر سکے) اور انو اور رجال (یعنی لوگوں سے سُن سُن کر) بھی عالم بن سکتا ہے (مطلب ہے کہ قاریغ تحصیل ہونے کی سند نہ شرط ہے نہ کافی۔ بلکہ وہ چاہیے) علم فقہ (یعنی احکام شرعیات) اس کی اپنی ضرورت کے قیل قائل ہیں، اور عقائد اہلسنت سے ایسی طرح واقف ہو اور کٹر و اسلام، گرائی و دہانت کے فرق کا جواب عارف (یعنی جاننے والا) ہو، وہ نہ آج بد مذہب نہیں تو کل ہو جائے گا۔ (iv) پیر و مرشد فاضل عقل (یعنی اعلائے گاہ کرنے والا) نہ ہو، ان چار شرائط کا پیر و مرشد میں ہونا ضروری ہے اگر ان شرائط میں سے ایک بھی کم ہو تو اس کی بیعت کرنا جائز نہیں) (2) مرشد ایصال: یعنی شرائط مذکورہ (یعنی جن شرائط کا ذکر کیا گیا) کے ساتھ، (i) مناسبات نفس (نفس کے فتنوں) (ii) کمالات و شیطانیات (یعنی شیطانی چالوں) (iii) اور (iv) احکام و احکامات نفس کے چالوں سے آگاہ و (v) دوسرے کی تربیت کا جانتا ہو اور (v) اپنے متوسل پر شفقت نادر رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے (vi) جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں انہیں حل فرمائے۔

(شرح صحیح مسلم جلد 4 صفحہ 868) (تذاتی رقمیہ جلد 21 صفحہ 491، 505 تا 506) (خان غفر علیہ 111)

سوال 112: کیا نیت (مرید) ہونے کیلئے والدین یا شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: نیت کیلئے والدین یا شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 28 صفحہ 584)

سوال 113: اگر ایک شخص کا چچا شراک کا مالک یا ہوگا کیا وہ کسی اور پر سے مرید ہو سکتا ہے؟

جواب: جو شخص کسی جامع شراک الہی کے ہاتھ پر نیت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر نیت ہونا درست نہیں کہ جو مرید دوسروں کے درمیان مشترک ہو وہ کسی نہیں ہوتا مہاں کسی اور پر سے طالب ہو سکتا ہے اور اس سے بھی جویش حاصل ہوگا۔ اسے اپنی پیش کا فیض جانے۔

(مختصا فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 579) (شرح مسیحیہ جلد 4 صفحہ 871)

سوال 114: اگر کسی شراک نے پورا نام نہ پڑھو کیا اور سے نیت کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر یہ ان شراک یعنی (1) مسیحی، (2) عقیدہ ہو (2) ضرورت کے مطابق علم دین رکھتا ہو (3) اطلاع نہ گناہ نہ کرتا ہو (4) اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک صحیح اتصال سے ملا ہو، اگر وہ ان پر پورا نہ اترے تو کسی اور پر صاحب جن کے اندر یہ چاروں شرطیں موجود ہوں۔ نیت ہو سکتا ہے۔

(مختصا فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 588)

سوال 115: کیا بذریعہ قاصد یا خط یا ای میل (Online Email) کے ذریعے نیت ہو سکتی ہے؟

جواب: بذریعہ قاصد یا خط کے ذریعے نیت ہو سکتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 585)

سوال 116: راستے کی کچھ پاک ہے یا پاک؟

جواب: راستے کی کچھ (چھپے بارش کی بویا کوئی اور) پاک ہے جب تک اس کا بغیر (نا پاک) ہوگا معلوم نہ ہو، اگر یہ کچھوں پر لگ گیا اور بغیر روضے کسی کچھوں میں نماز گاہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر وضو لینا بہتر ہے اس طرح اگر بارش کے بعد نہ پا پانی اور بارش کا پانی منع ہو جائے تو اگر اس میں نجاست کے اجزا چھو ہوں یا اس کا گند دیکھو محسوس ہو تو یہ نا پاک ہے۔ اگر ایسا کچھ نہ ہو تو پھر پاک ہے۔

(مختصا ہدایت جلد 1 صفحہ 330)

سوال 117: بچہ یا بڑا یا شرعی حیثیت ہے؟ آیا اس کا کلین دین اور اس پر ملنے والا انعام کو لینا جائز ہے یا

نا جائز؟

جواب: بچہ یا بڑا (etc. 100, 200, 750, 1500, 7500) کا لین دین اور اس پر ملنے والا انعام شراک یا جائز ہے بعض لوگ اسکو کچھ اور موقوفہ کر دے کر نا جائز کہتے ہیں یہ درست نہیں ہے کیونکہ جوئے میں دونوں فریق میں سے کسی ایک کے مال کے ذوب جانے کا خطرہ ہوتا ہے جبکہ بچہ یا بڑا نہیں لیا نہیں ہے اسی طرح نو دس منافع کو کہتے ہیں جو لین دین کے وقت شرط نہ کر دیا جائے۔ یعنی ایک منعمین یا غیر منعمین منافع کی شرط لگا دی جائے، بچہ یا بڑا لین دین میں یہ صورت نہیں تھی ہے اسی طرح بچہ یا بڑا ہولڈرز کے درمیان جو انعام تقسیم کیا جاتا ہے وہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوتا ہے اور قرعہ اندازی قرآن و سنت سے ثابت ہے حاصل کلام یہ کہ بچہ یا بڑا لین دین نہیں ہے البتہ بچہ یا بڑا لین دین کی چیزوں کا کاروبار کرنا جائز و حرام ہے اس مسئلہ میں مزید حلومات کیلئے ان کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ (شرح مسیحیہ جلد 4 صفحہ 126) (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 228) (تہذیب السالک جلد 1 صفحہ 334) (انوار الہدیٰ جلد 1 صفحہ 438)

سوال 118: برشت کسے کہتے ہیں اس کی کتنی اقسام ہیں اور اس کے کیا شرعی احکام ہیں؟

جواب: برشت کی تعریف: وہ چیز جو کسی کے حق کو باطل کرنے کے لیے یا باطل کو حاصل کرنے کے لیے دی جائے یا کسی خاص شخص یا کسی بھی دوسرے شخص کو اس لیے کوئی چیز دینا تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کر دے یا حکم کو اپنا مقصد پورا کرنے پر ابھارے یا اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے روپے دے تو اسے برشت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے برشت لینے اور دینے کی شدید مذمت فرمائی ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِلَاطِلٍ وَ تَذَلُّوا إِلَيْهَا أَلَيْسَ الْخَبَامُ فَاكُلُوا فَرِيقَانِ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اور ایک دوسرے کا مال آپس میں حق نہ کھاؤ اور نہ دیکھو (برشت) (وہ مال حاکموں کو دودتا کرنا جس پر بوجہ کر لوگوں کا کچھ مال گناہ کے ساتھ کھاؤ۔

(پارہ 2 سورہ بقرہ ج 188)

اور حدیث پاک میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے برشت دینے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 1 حصہ 2 صفحہ 672)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برشت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جا سکیں گے۔
(ترغیب و ترہیب، کتاب ریشہ، جلد 2 صفحہ 131)

رشت کی اقسام: علامہ قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جب قاضی رشت دے کر منصب قضا کو حاصل کر لے تو وہ قاضی بنوگا۔ اور قاضی اور رشت لینے والے دونوں پر رشت تمام حرام ہے، رشت کی چار قسمیں ہیں۔ (1) آپس میں ہے کہ منصب قضا کو حاصل کرنے کیلئے رشت دے، دینا اور رشت کا لینا اور (2) کوئی شخص اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لیے قاضی کو رشت دے، یہ رشت چاہیں سے حرام ہے، خود وہ فیصلہ حق اور انصاف پر مبنی ہو یا نہ ہو، کیونکہ فیصلہ کرنا قاضی کی ذمہ داری (Duty) ہے۔ (3) اپنی جان اور مال کو قلم اور فرسے بھانسنے کے لیے رشت دینا یہ لینے والے پر حرام ہے دینے والے پر حرام نہیں ہے۔ اسی طرح آپ مال کو حاصل کرنے کے لیے بھی رشت دینا جائز ہے اور لینا حرام ہے۔ (4) کسی شخص کو اس لیے رشت دی کہ اس کو بادشاہ یا حاکم (صدر و وزیر اعظم) تک پہنچا دے تو اس رشت کا دینا جائز ہے۔ اور لینا حرام ہے۔

(شرح منیٰ مسلمہ جلد 5 صفحہ 71، بحوالہ: قاضی خان جلد 2 صفحہ 326-363) (فتاویٰ رضویہ جلد 18 صفحہ 469)

سوال 119: رشت کو ہذا من فضل رہی کہا گیا؟

جواب: رشت کا لین دین قبیح حرام اور مجرم میں پہنچانے والا کام ہے۔ محاذ اللہ ﷺ اسکو پروردگار کا فضل قرار دینا نفی ہے۔
(فتاویٰ خلیفۃ کے بارے میں سوال جواب صفحہ 180)

سوال 120: قاضی اور دیگر سرکاری افسروں کو خائف دینا اور ان کا تحائف لینا کیا؟

جواب: حضرت شمس الانبیر محمد بن احمد سرخسی لکھتے ہیں کہ قاضی بد پر اور خد کو قبول نہ کرے، ہر چندر کہ شریعت میں بد قبول کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو بد پر دوار ایک دوسرے سے نوبت کرو، لیکن بد پر لینے کا جو ازاس غش کیلئے ہے جو مسلمانوں کے افعال میں کسی عمل کے لیے تعین نہ ہو، اور جو غش کسی عمل کیلئے تعین ہو گیا۔ جیسے قاضی اور حاکم دینا، کیونکہ بد پر دینے والا کسی کام یا قضا کو اپنے حق میں کرنے کے لیے بد پر دیتا ہے اور یہ بھی رشت اور رشت کی ایک قسم ہے اور اس کی اصل یہ حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان الغنیہ کو مسلمانوں سے صدقات وصول کرنے کے

لیے مقرر فرمایا، جب وہ صدقات لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ عمل تمہارا مال ہے اور یہ مجھے لوگوں نے بد پر دیا ہے، نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا خیال ہے جن کو ہم کسی جگہ کا عامل بنا کر بھیجے ہیں اور وہ اپس آ کر یہ کہتے ہیں کہ تمہارا مال ہے اور یہ میں بد پر ملا ہے۔ یہ لوگ اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے، پھر یہ دیکھا جا تا کہ ان کو کوئی بد پر دیتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی جگہ کا عامل بنایا، ان کے پاس کا کافی مال جمع ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس یہ مال کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا: خودوں کی کس بوسی اور لوگوں نے تحفے دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن تم اپنے گھر میں کیوں نہ بیٹھے، پھر ہم دیکھتے کہ کوئی بد پر دیتا ہے یا نہیں؟ اور وہ مال بیت المال میں داخل کر لیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کو کسی منصب کی وجہ سے بد پر دے تو وہ رشت ہے۔ لہذا جو لوگ قاضی کو منصب قضا پر فائز ہونے سے پہلے تحفے دیتے تھے ان کے اسوہ اور کسی شخص سے قاضی کو بد پر اور تحفہ قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

(تجلی القرآن جلد 1 صفحہ 709) (شرح منیٰ مسلمہ جلد 5 صفحہ 72) (بحوالہ: اسوہ جلد 16 صفحہ 82)

سوال 121: کہتے دن کے اندر یا غن، موغشیں موغے بغل اور موغے زیر ناف صاف کر لینے چاہئیں؟

جواب: نہائیں دن کے اندر اندر ان کاموں (یعنی ناخن، مونچھوں کو تراشنا اور موغے بغل سے موغے زیر ناف کو ضرور صاف کر لینا چاہیے۔ حدیث پاک میں ہے: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے مونچھیں ترشائے، ناخن کاٹنے بغل کے بال پونے، زیر ناف بال صاف کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت پائیں حال ستر فرمائی ہے (کنز الدقائق جلد 1 صفحہ 507) لہذا معلوم ہوا کہ پائیں دن کے اندر اندر بد پر ضرور کر لینے چاہئیں۔ جنت میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف سترا رکھنا اور موغے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور پائیں دن سے زیادہ گز اور دینا مکروہ و منوع ہے۔ موغے زیر ناف آسترے سے موغے پائیں آگس پاؤں اور غیرہ کے ذریعے صاف کر لینا بھی جائز ہے۔
(فتاویٰ ماہنامی جلد 9 صفحہ 88۔ بہار شریعت جلد 3 صفحہ 584)

سوال 122: چھری کا مال خریدنا کیا؟

جواب: چھری کا مال دانستہ (یعنی چھری کو بوجھ کر) خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مثلاً (یعنی

مکمل ہو چکا ہے اور اگر نہ معلوم ہے تو کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو اور ان کا بھی یہ متاع سکھتے پھر فرمودہ کر دینا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 17 صفحہ 165)

سوال 123: کیا غناغنیہ رسول کریم ہے؟

جواب: بے شک غناغنیہ رسول کریم ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی پاک ﷺ کی شان میں جو شخص غناغنیہ کرے وہ کافر ہے اور جو اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 30 صفحہ 335)

سوال 124: مخلوط تعلیم (Co-Education) کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نابالغان کی مخلوط تعلیم کا سلسلہ اسرارہ جائز اور منہج میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ اس میں شرعی پردہ کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ (پہلے کے بارے میں سوال جواب صفحہ 176)

سوال 125: انگریزی اور دوسری زبانیں سیکھنا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ برزی علم مسلمان اگر ہنیت ترقی انگریزی یا ہندوستان کے اور دنیا کے لئے ضروری زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جازبہ ہونے میں حرج نہیں ہوتا بلکہ ہر مسلمان اس میں مصروف ہو کر اپنے وطن سے ناقل نہ ہو جائے ورنہ جو چیز اپنا دین و علم بظرف فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 533)

روزی کا سبب

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے روزے میں وہ بھائی تھے جن میں ایک کو نبی کریم ﷺ خدمت بابرکت میں (علم دینی سیکھنے کے لیے) آتا تھا اور دیکھائی کا رنگہ تھا (ایک روز) کارنگہ بھائی نے نبی کریم ﷺ نے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا روزہ جھگڑے ڈال دیا ہے) اس کی صورت کا بیان میں ہاتھ پٹا دیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید اچھے اس کے سب سے بڑی ایسی جانی ہے۔ (سنن ترمذی جلد 2 صفحہ 227 نمبر 105)

سوال 126: عورت کا ملازمت (JOB) کرنا کیسا؟

جواب: عورت کا ان پانچ شرائط کے ساتھ ملازمت کرنا جائز ہے۔ (i) کپڑے باریک نہ ہوں جن میں سر کے بال یا کھانسی وغیرہ، سر کا کوئی حصہ (ii) کپڑے ہلکے (iii) کپڑے ہلکے، گنگے، ہلکے، کھانسی یا پٹنڈی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو (iv) کبھی دھرم کے ساتھ خفیف (یعنی مہولی سی) دیر کے لیے بھی نہ جاتی نہ ہو (v) اس کے وہاں رہنے یا پرانے جانے میں کوئی مصلحت (یعنی فائدہ یا نقصان) نہ ہو یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرم نہیں اور ان میں سے اگر ایک بھی کم ہے تو (ملازمت وغیرہ) حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 248)

سوال 127: عورت کا محرم دروزی کو اپنے بدن کے ذریعے ناپ دینا کیسا؟

جواب: عورت کا محرم دروزی کو اپنے بدن کے ذریعے ناپ دینا سخت گناہ اور حرام اور منہج میں لے جانے والا کام ہے۔ اور دروزی بھی سخت گناہ کا اور نظر اس پر کار کا احترام ہے کیونکہ بغیر کافین، جمائے اور بدن پر ہاتھ لگانے بغیر ناپ نہیں لیا جاسکتا۔ ممکن ہو تو اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں سے ہی کپڑے سلوانے چاہئیں۔ یہ نہ ہو سکے تو پھر گھر کی خاتون ناپ لے لے اور کوئی محرم چاکر دروزی کو سلوانے کے لیے دے آئے۔ اسلامی بہن بات بات پر گھر سے باہر نہ دوڑتی پھرے۔ کیونکہ اسلامی بہنوں کو صرف شرعی مصلحت کی صورت میں پردے کی تمام قیودات (یعنی شرائط) کے ساتھ باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ (پہلے کے بارے میں سوال جواب صفحہ 283)

حافظہ مضبوط کرنے کا وظیفہ

جو شخص نماز کے بعد سجدہ صلاحتہ پر رکھ کر 21 بار یہ قافیہ کا ورد کر لیا کرے تو ان شاء اللہ اس کا حافظہ قوی (مضبوط) ہوگا۔ (امروزانہ جلد 1 صفحہ 217)

